

فهرس الجلد الثاني من الهداية

صفحة	مطلب	صفحة	مطلب	صفحة	مطلب	صفحة	مطلب
١	كتاب النكاح	١٠٨	باب الخيبر	١٩٢	باب اليمين في الدخول على المرأة	٢٩٤	باب الواحدة
٣	فصل في المحرمات	١١٣	باب الطهارة	١٩٤	باب اليمين في الخروج وغيره	٣٠١	فصل في احكام الامان
٩	باب الاولياء والاکفاء	١١٦	فصل في نفقة الطاهر	١٩٩	باب اليمين في الاكل والشرب	٣٠٣	باب الفناء وقسمتها
١٤	فصل في الكفاءة	١٢١	باب العيبان	٢٠٥	باب اليمين في الكلاخ	٣١٣	فصل في كوفية القمعة
١٩	فصل في الوكالة	١٢٥	باب العنين وغيره	٢٠٤	باب ما يتعلق بالزمان	٣٢٢	فصل في التفصيل
٢٠	باب المهر	١٢٤	باب العبد	٢٠٩	باب اليمين في النكاح والطلاق	٣٢٥	باب استبراء الكفارة
٣٦	فصل في احكام النكاح في الكفر	١٣٣	فصل في الحد	٢١١	باب اليمين في البيع والشراء والزوج	٣٣٣	باب المستامن
٣٤	باب نكاح الرقيق	١٣٤	باب ثبوت البسب	٢١٣	باب اليمين في الحج والصلوة والصوم	٣٣٥	فصل في حكم المستامن
٣٢	باب نكاح اهل الشرك	١٣٠	باب حضنة الولد	٢١٦	باب اليمين في البسر والشيء	٣٣٩	باب العشر والمخراج
٣٤	باب القسمة	١٣٢	فصل	٢١٤	باب اليمين في القتل وغيره	٣٣٣	باب الجزية
٣٩	كتاب الرجوع	١٣٣	باب النفقة	٢١٨	باب اليمين في تقاضي الدية	٣٣٨	فصل في ما ينبغي للزمن
٥٢	كتاب الطلاق	١٣٤	فصل في نفقة الزوجة على النكاح	٢١٩	مسألة متفوت	٣٥٢	فصل في ما ينبغي للمهر
٥٨	فصل	١٣٩	فصل في نفقة المطلقة	٢٢٣	كتاب الحدود	٣٥٣	باب احكام المرتدين
٦٠	باب انقاع الطلاق	١٥٠	فصل في نفقة الاولاد والصغار	٢٢٣	فصل في كيفية الحد	٣٥١	باب البغاة
٦٥	فصل في انقاع الطلاق الى الزمان	١٥١	فصل في نفقة المملوك	٢٢٣	باب الحد وما لا يوجب	٣٥٤	كتاب القبط
٦٤	فصل في انقاع الطلاق الى النكاح	١٥٥	كتاب العتق	٢٢٣	باب الشهادة على الزنا	٣٥٩	كتاب القطة
٤٠	فصل في تشبيه الطلاق بوصف	١٥٥	كتاب العتق	٢٥١	باب الحد الشرب	٣٤٥	كتاب الابان
٤٢	فصل في الطلاق قبل الدخول	١٤٠	فصل في عتق المهر	٢٥٣	باب الحد القذف	٣٤٤	كتاب المفقود
٤٤	باب تفويض الطلاق لغيره	١٤٢	باب عتق البعض	٢٥٠	فصل في العتق	٣٨١	كتاب الشبهة
٤٩	فصل في الامر باليد	١٤٩	باب عتق احب العبد	٢٤٢	كتاب السرقة	٣٨٣	فصل في عتق الشبهة
٨١	فصل في المشقة	١٤٣	باب الخلف بالعتق	٢٤٦	باب ما يقطع ولا يقطع	٣٩١	فصل في الشركة العتق
٨٦	باب الامان في الطلاق	١٤٥	باب العتق على جعل	٢٤٢	فصل في الحروز والاخذ من	٣٩٢	فصل في ما ينبغي للشركة
٩١	فصل في الاستثناء	١٤٨	باب التدبير	٢٤٦	فصل في كوفية القمعة	٣٩٣	كتاب الوقف
٩٣	باب طلاق المريض	١٨٠	باب الاستبراء	٢٨٥	باب ما يوجب السبق في الشركة	٣٠٢	فصل في وقف المسجد
٩٤	باب الرجعة	١٨٤	كتاب الحضانة	٢٨٤	باب قطع الطريق		
١٠٢	فصل في ما قبل به المطلقة	١٨٨	باب ما يكون ميثاقا ولا يكون	٢٩١	كتاب السبق		
١٠٣	باب الاولياء	١٩١	فصل في الكفارة	٢٩٣	باب كوفية القمعة		

بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب الذکر

والا کس بات پر اعتراض ہے۔ یہ تو وہاں اہل علم کے منکر و منہجی اعلان بالذکر کیوں نہ الٹ ملاحظہ (رفع) تم انکی حقیقت کے الی الی عہدہ رعایت تم عقد کیوں باطل الی عقد

[illegible]

ولا حلال ولا حرام لما قلنا ولا بلفظة الوصية لأنها توجب للمالك مضاعفان

بالغنيين مسلمين رجلين او رجل وامرأتين عدوك كانوا او غير عدوك وعلمك

لا نكاح الا بشهود وهو حجة على مالك في ان شرط الاعلان دون الشهادة

فإن الله لا يهدي القوم الظالمين

الشهادات ان شاء الله ولا تشترط العدالة حتى منعقد بحضور الفاسقين

الاهانة ولثانته من اهل الولاية فيكون من اهل الشهادة وهذا

وولان صلح مقلدا فی صلح مقلدا و کذا اشاهد او المحدث و فی القندی من اهل

بالنہی لجریمتہ ولا یبائی بفواتہ کما فی شہادۃ العثمان
 اے قولہ سے کہ وہ تین ائمہ سے جدا ہو گئے اور عثمان سے جدا ہو گئے

و اما در این باب که از آنجا که در این کتاب مذکور است که هر کس که بخواهد در این علم وارد شود باید که ابتدا در علوم دینی و فقهی تسلط یابد و بعد از آن به مطالعه این کتاب بپردازد.

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَلَمًا لَّيِّنًا

[illegible]

ولا يثبت امرأة التي حملت ثبوت قيد الدخول بالنسبة اعوانت في شجرة او بحجر غير ان كان كـ
 صفت امرأة ١٣
 كذا ورد ١٣ ربيع ١٣

[illegible][illegible]

لقوله عليه السلام لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا على ابنتها ولا على ابنة اختها
وهذه مشهور يجوز الإيابة على الكتاب بمنتهى ولا يجمع بين امرأتين لو كانتا أحدهما رجلا لم يجوز
أن يتزوج بالآخرى لأن الجمع بينهما يفضي إلى القطعية والقرابة المحرمة للنكاح محوطة للمقطع لو كانت
المحرمة بينهما بسبب الرضاع ثم لم يروى من قبل ولا بأس بأن يجمع بين امرأة وبنات زوج كان لها
من قبل كنه لا قرابة بينهما ولا رضاع قال فلا يجوز أن ابنة الزوج ولو قد تزوجها ذكر لا يجوز له التزويج
بأمرأة أبية قلنا امرأة الأب لو صوتهما ذكر أجاز له التزويج بهذا والشرط أن يصح ذلك من كل
جانب ومنع من بأمرأة حرمت عليه ما وبنتها وقال الشافعي لا يجوز جمعة واحدة لا غفلة
فلا تنال بالخطوة كذا أن الوطى سببا لجرمته بواسطة الولد حتى يضاهي كل واحد منهما كذا
أصولها وفروعها كاصول وفروع كذا على العكس الاستقراء بالجزء حرام في موضع الضرورة
وهي الموطوعة والوطى محرم من حيث أنه سبب لولد لمن حيث أنه ذو ومن سببه امرأة
لشبهة حرمت عليه ما وبنتها وقال الشافعي لا تحرم على هذا الخلاف فمسا امرأة بشبهة وطى
إلى فرجها ونظرها إلى ذكره عن شبهة لأن السبي النظر ليس معنى لدخولها لا يتعلق بها فساد
الصوم والأحرام وجوب الغتسال فلا يفتان به كذا أن المس من النظر سبب إعراب الوطى
في مقام مقامه موضع الاحتياط ثم إن المس بشبهة إن ينشأ لالة أو تزود انتشارا هو الصحيح
والمعتبر النظر إلى فرج الدخول لا يفتن ذلك الاعتدال كذا وكذا ومن قال فأنزل فقد قيل
أنه يوجب الحرمة وأصحها أن لا يوجب كذا بالأنزال تبين أنه غير مفضي إلى الوطى
وعلى هذا أتينا المرأة في الدبر وإذا طلق امرأته طلاقا ثلثا أو رجعا لم يجز له

المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا على ابنتها ولا على ابنة اختها
وهذه مشهور يجوز الإيابة على الكتاب بمنتهى ولا يجمع بين امرأتين لو كانتا أحدهما رجلا لم يجوز
أن يتزوج بالآخرى لأن الجمع بينهما يفضي إلى القطعية والقرابة المحرمة للنكاح محوطة للمقطع لو كانت
المحرمة بينهما بسبب الرضاع ثم لم يروى من قبل ولا بأس بأن يجمع بين امرأة وبنات زوج كان لها
من قبل كنه لا قرابة بينهما ولا رضاع قال فلا يجوز أن ابنة الزوج ولو قد تزوجها ذكر لا يجوز له التزويج
بأمرأة أبية قلنا امرأة الأب لو صوتهما ذكر أجاز له التزويج بهذا والشرط أن يصح ذلك من كل
جانب ومنع من بأمرأة حرمت عليه ما وبنتها وقال الشافعي لا يجوز جمعة واحدة لا غفلة
فلا تنال بالخطوة كذا أن الوطى سببا لجرمته بواسطة الولد حتى يضاهي كل واحد منهما كذا
أصولها وفروعها كاصول وفروع كذا على العكس الاستقراء بالجزء حرام في موضع الضرورة
وهي الموطوعة والوطى محرم من حيث أنه سبب لولد لمن حيث أنه ذو ومن سببه امرأة
لشبهة حرمت عليه ما وبنتها وقال الشافعي لا تحرم على هذا الخلاف فمسا امرأة بشبهة وطى
إلى فرجها ونظرها إلى ذكره عن شبهة لأن السبي النظر ليس معنى لدخولها لا يتعلق بها فساد
الصوم والأحرام وجوب الغتسال فلا يفتان به كذا أن المس من النظر سبب إعراب الوطى
في مقام مقامه موضع الاحتياط ثم إن المس بشبهة إن ينشأ لالة أو تزود انتشارا هو الصحيح
والمعتبر النظر إلى فرج الدخول لا يفتن ذلك الاعتدال كذا وكذا ومن قال فأنزل فقد قيل
أنه يوجب الحرمة وأصحها أن لا يوجب كذا بالأنزال تبين أنه غير مفضي إلى الوطى
وعلى هذا أتينا المرأة في الدبر وإذا طلق امرأته طلاقا ثلثا أو رجعا لم يجز له

المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا على ابنتها ولا على ابنة اختها
وهذه مشهور يجوز الإيابة على الكتاب بمنتهى ولا يجمع بين امرأتين لو كانتا أحدهما رجلا لم يجوز
أن يتزوج بالآخرى لأن الجمع بينهما يفضي إلى القطعية والقرابة المحرمة للنكاح محوطة للمقطع لو كانت
المحرمة بينهما بسبب الرضاع ثم لم يروى من قبل ولا بأس بأن يجمع بين امرأة وبنات زوج كان لها
من قبل كنه لا قرابة بينهما ولا رضاع قال فلا يجوز أن ابنة الزوج ولو قد تزوجها ذكر لا يجوز له التزويج
بأمرأة أبية قلنا امرأة الأب لو صوتهما ذكر أجاز له التزويج بهذا والشرط أن يصح ذلك من كل
جانب ومنع من بأمرأة حرمت عليه ما وبنتها وقال الشافعي لا يجوز جمعة واحدة لا غفلة
فلا تنال بالخطوة كذا أن الوطى سببا لجرمته بواسطة الولد حتى يضاهي كل واحد منهما كذا
أصولها وفروعها كاصول وفروع كذا على العكس الاستقراء بالجزء حرام في موضع الضرورة
وهي الموطوعة والوطى محرم من حيث أنه سبب لولد لمن حيث أنه ذو ومن سببه امرأة
لشبهة حرمت عليه ما وبنتها وقال الشافعي لا تحرم على هذا الخلاف فمسا امرأة بشبهة وطى
إلى فرجها ونظرها إلى ذكره عن شبهة لأن السبي النظر ليس معنى لدخولها لا يتعلق بها فساد
الصوم والأحرام وجوب الغتسال فلا يفتان به كذا أن المس من النظر سبب إعراب الوطى
في مقام مقامه موضع الاحتياط ثم إن المس بشبهة إن ينشأ لالة أو تزود انتشارا هو الصحيح
والمعتبر النظر إلى فرج الدخول لا يفتن ذلك الاعتدال كذا وكذا ومن قال فأنزل فقد قيل
أنه يوجب الحرمة وأصحها أن لا يوجب كذا بالأنزال تبين أنه غير مفضي إلى الوطى
وعلى هذا أتينا المرأة في الدبر وإذا طلق امرأته طلاقا ثلثا أو رجعا لم يجز له

ان يتزوج بامته كتابته لان جواز نكاح الاماء ضروري عندنا لما فهم من قولهم الجوز على لوق وقد
^{على جواز زواج امه ١٢}
انما فعلت لضرورة بالمسئلة ولها ما جعل طيلة الحرية ما نأمنه عندنا الجواز مطلق لا طلاق
^{على بالاحرام سنة ١٢} ^{قدرة ١٢} ^{لأنه من الجواز الامه ١٢} ^{لأنه جواز نكاح الاماء ١٢}
المتعفى فيه متناع عن تحصيل الجوز ارقاقه ولما ان لا يحصل الاصل فيكون له
ان لا يحصل له عصف لا يتزوج امته على حرة لقوله عليه السلام لا تنكح الامه على الحرة وهو
^{رواه الماروقني ١٢}
بأطلاق حجة على الشافعي في تجوز ذلك العبد على مالك في تجوز به رضاء الحرة وكان لوق
^{لأنه نكاح الامه على الحرة ١٢} ^{لأنه من الجواز الامه ١٢}
ان اتي تصييف التمتع على ما تقره في الطارق ان شاء الله فيثبت جلال الحلية حالة الاقرار دون
^{على}
حالة الاضام ويجوز تزوج الحرة عليها لقوله عليه السلام تنكح الحرة على الامه لانها من المحلات
^{على}
في جميع المحلات فلا منقوص في حقها فان تزوج امته على حرة في عقد من طلاق بائن لم يجز
عندنا حذيفة ويجوز عندنا لان هذا ليس بتزوج عليها وهو المحرم ولها لو حلفت لا يتزوج
^{فان الحرة مطلقة ١٢} ^{لأنه من الجواز الامه ١٢}
عليها لم يجز بشئ ولا يابى حذيفة ان نكاح الحرة بائي من جمل بقاء بعض الاحكام فيبقى
^{لأنه من الجواز الامه ١٢}
المنع احتياطا لاختلاف اليعين لان المقصود ان لا يدخل غيرهما في قسمها والعوان يتزوج اربعاً
^{لأنه من الجواز الامه ١٢}
من الحوائر والاماء وليس ان يتزوج اكثر من ذلك لقوله تعالى فانكحوا ما طاب لكم من
^{لأنه من الجواز الامه ١٢}
لنساء مثوى ثلث ورابع والتخصيص على العدة يمنع الزيادة عليه قال الشافعي لا
تزوج الامه واحدة لانه ضروري عندنا الحجة عليه ما تلوا اذ الامه المتكوحة ينتظمها
^{لأنه من الجواز الامه ١٢}
سمر النساء لما في الظاهر ولا يجوز للعبد ان يتزوج اكثر من اثنين وقال مالك
يجوز لانه في حق النكاح بمنزلة الحرة حتى ملكه بفراوان المولى ولكن ان
^{لأنه من الجواز الامه ١٢}
لوق منصف في تزوج العبد اثنتين والحوا ربعا اظهرا لشرف الحرية

ان قلت فاحكي اطالب لم يطق شيئا من الحروف العبدية قلت نعم لكنا نغيرنا واما مقربة الاما عيت ان لا حرج من مقربة على ان الرق منصف ۱۱۲ ابدالو ع فان الولد تابع للام على الحرية والرق اب ع ع ردا وعبدالرزاق في هذه

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ایک نیا عالم بنا دے گا۔

[illegible]

فَقَرَأَ الْجَمْعُ وَالنَّكَاحَ لِلْوَقْتِ وَاطْلُوعِ الشَّمْسِ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً بِشَهَادَةِ شَاهِدَيْنِ عَشْرًا أَوْ أَمَّا قَالِ

أمره بغيره لا يجوز ولا يجوز له أن يفعل ما يشاء من غير موافقة غيره
 وأمره بغيره لا يجوز ولا يجوز له أن يفعل ما يشاء من غير موافقة غيره
 وأمره بغيره لا يجوز ولا يجوز له أن يفعل ما يشاء من غير موافقة غيره

للعاني ولا فريقيين ما اذ اطلقت مدة التاقيت وقصوت لان التاقيت هو المعين بجهتها

وقد جعل من تزوج امرأتين في عقد واحدة طاحرها لا يحل له بها ما يحل له بها في النكاح القامح التام

وَمَا كَانَ لَأَيِّهَا أَنْ يَبْلُغَ الْهَرَبَ وَلَا يَمُوتَ فِي السَّجْدِ لِأَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ يُبْلَغُونَ فِي السَّجْدِ لِأَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ يُبْلَغُونَ فِي السَّجْدِ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

الفاسد وجعل الله فيكم شرا من ذلك

يقسم على قسمين أحدهما مسألة الأصل والآخر من أدعت عليه امرأة زنتها بمقامه

الفاخر المكنى بالشيخ الموقر الملقب بـ "المقام مدني" تلميذ العلامة العظمى

۱۳۰۰ هجری قمری ۱۹۱۸ میلادی

دینی خدائے تعالیٰ کی حکمت سے انکار نہ کیا جائے

القاضي لما سمع أن الشهود قد أتوا فصار كما إذا ظهر غريمي وكنافوا في حقيقته (الشيخ)

صدقة عند الحاجة لتعد الوقوف على حقيقة الصدق بخلاف الكفر بالحق لأن الوقوف على

باب فی الإوکلاء والإکفاء

ويعقد كاح الحجة العاقلة البالغة برضاها لان لم يعقد عليها ولا يكون كانت او شيئا عند

الحزب الشيوعي في مصر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

قلنا كانت الدنيا كسائر
 وكان ذلك الحكم غائبا
 ملوكه باطل مثل ان يتردد
 لا يطالب بالشروط الفا
 اذ كانت مدة ائنا قيتا
 اثنان في عقد واحد قط
 ط في حلها بخلاف ما
 في الشرط فبره بجمع الم
 مسألة الاصل من اج
 المقام من
 الاصل من
 الشهود كونه فصار حكما
 من تعدد الوقوف على حقيقة
 على الحجة وامكن تنفيذ
 المرسله لان في الا
 ب في الاول
 قلنا الباقية برضاها
 ظهر الرواية وعن ابي ي

٤
 فيبقى الملك يظهر ناسخه
 ففقره الا جاع والناح
 زور في جميع الامم لان الله
 للمعاني والافريقين ما ذا
 وقد جعل من تزوج ام
 وطول الخ لا يخفى لان المية
 الفاسدة وقبيل هذا
 يقسم على عمر مثليها وهو
 الفاضل امه والملك
 قول الي يوسف ان افوق
 القاضي خطا الحق اذا
 صدقة عند وهو الحق
 متيسر فاذا اتبني للاقط
 للمنافعة بخلاف الاملا
 وينعقد نكاح الحرة العا
 الى حنيفة والي يوسف في
 دلس في مقال القوي ب
 صدق في مقال القوي ب

نورد عوا به الحجة وان لم تكن لم يثبت عليه عندنا في حجية وهو مسألة
الاختلاف في الاشياء الستة مسائل في الدعوى من شأن الله ويجوز كاح الصغير
اذ انجز الولي بركات الصغيرة او شيئا والولي هو العصبة مال كالحق في غير الاب
والشافعي في غير كالحج في الاشياء الصغيرة ايضا وجعل الولي الثاني الولي على ما اعتبره الحنابلة
ولا حاجة لانعدام الشهوة الا ان ولاية الاب تثبت نصا بخلاف القياس في الجديس في
معناه فلا يلحق به قلنا لا بل هو موافق للقياس لان النكاح يتضمن المصالح ولا تتوفر
الابن المتكافين عادة ولا يتفق الكهوف في كل زمان فالثبتا الولاية في حالة الصغر
احراز الكهوف قول شافعي ان النظر يتم بالتفويض الى غير الاب والمجد لقصور
شعقة وبعد قليلته ولهذا الاملاك التصرف في المال مع انه اقل رتبة من الاب
واملاك التصرف في النفس انه اعلى اولي ولنا ان القرابة ادعية لا النظر في الاب والمجد
وموافقه من القصور اظهرناه في سلب ولاية الامتياز بخلاف التصرف في المال لانه
يتكرر فلا يمكن تداركه الخلل فلا تقبذ الولاية الاملازمة ومع القصور
لا يثبت ولاية الامتياز وجه قول في المسألة الثانية ان الثبوت بعد جواز ان يثبت له
لوجود المصلحة فادرك الحكم عليها تيسيرا ولنا ما ذكرنا من تحقق الحاجة وقبول الشفقة
ولا حيلة في تدبير الراي بدو الشهوة فيدرك الحكم على الصغير الذي هو قيد
كلامنا فيما تقدم قوله عليه السلام النكاح الى العصبات من غير تفرقة مثل
والترتيب في العصبات في ولاية النكاح كالترتيب في الوارث والابن المحبوب بالاقرب

بما اذا كان
المسألة الثانية
في الدعوى من شأن الله
ويجوز كاح الصغير
اذ انجز الولي بركات
الصغيرة او شيئا والولي
هو العصبة مال كالحق في
غير الاب والشافعي في
غير كالحج في الاشياء
الصغيرة ايضا وجعل الولي
الثاني الولي على ما اعتبره
الحنابلة ولا حاجة لانعدام
الشهوة الا ان ولاية الاب
تثبت نصا بخلاف القياس في
الجديس في معناه فلا يلحق
به قلنا لا بل هو موافق للقياس
لان النكاح يتضمن المصالح ولا
تتوفر الابن المتكافين عادة
ولا يتفق الكهوف في كل زمان
فالثبتا الولاية في حالة
الصغر احراز الكهوف قول
شافعي ان النظر يتم بالتفويض
الى غير الاب والمجد لقصور
شعقة وبعد قليلته ولهذا
الاملاك التصرف في المال مع
انه اقل رتبة من الاب واملاك
التصرف في النفس انه اعلى
اولي ولنا ان القرابة ادعية
لا النظر في الاب والمجد
وموافقه من القصور اظهرناه
في سلب ولاية الامتياز بخلاف
التصرف في المال لانه يتكرر
فلا يمكن تداركه الخلل فلا
تقبذ الولاية الاملازمة ومع
القصور لا يثبت ولاية الامتياز
وجه قول في المسألة الثانية
ان الثبوت بعد جواز ان يثبت
له لوجود المصلحة فادرك الحكم
عليها تيسيرا ولنا ما ذكرنا من
تحقق الحاجة وقبول الشفقة
ولا حيلة في تدبير الراي بدو
الشهوة فيدرك الحكم على
الصغير الذي هو قيد كلامنا
فيما تقدم قوله عليه السلام
النكاح الى العصبات من غير
تفرقة مثل والترتيب في
العصبات في ولاية النكاح
كالترتيب في الوارث والابن
المحبوب بالاقرب

المسألة الثالثة
في الدعوى من شأن الله
ويجوز كاح الصغير
اذ انجز الولي بركات
الصغيرة او شيئا والولي
هو العصبة مال كالحق في
غير الاب والشافعي في
غير كالحج في الاشياء
الصغيرة ايضا وجعل الولي
الثاني الولي على ما اعتبره
الحنابلة ولا حاجة لانعدام
الشهوة الا ان ولاية الاب
تثبت نصا بخلاف القياس في
الجديس في معناه فلا يلحق
به قلنا لا بل هو موافق للقياس
لان النكاح يتضمن المصالح ولا
تتوفر الابن المتكافين عادة
ولا يتفق الكهوف في كل زمان
فالثبتا الولاية في حالة
الصغر احراز الكهوف قول
شافعي ان النظر يتم بالتفويض
الى غير الاب والمجد لقصور
شعقة وبعد قليلته ولهذا
الاملاك التصرف في المال مع
انه اقل رتبة من الاب واملاك
التصرف في النفس انه اعلى
اولي ولنا ان القرابة ادعية
لا النظر في الاب والمجد
وموافقه من القصور اظهرناه
في سلب ولاية الامتياز بخلاف
التصرف في المال لانه يتكرر
فلا يمكن تداركه الخلل فلا
تقبذ الولاية الاملازمة ومع
القصور لا يثبت ولاية الامتياز
وجه قول في المسألة الثانية
ان الثبوت بعد جواز ان يثبت
له لوجود المصلحة فادرك الحكم
عليها تيسيرا ولنا ما ذكرنا من
تحقق الحاجة وقبول الشفقة
ولا حيلة في تدبير الراي بدو
الشهوة فيدرك الحكم على
الصغير الذي هو قيد كلامنا
فيما تقدم قوله عليه السلام
النكاح الى العصبات من غير
تفرقة مثل والترتيب في
العصبات في ولاية النكاح
كالترتيب في الوارث والابن
المحبوب بالاقرب

المسألة الرابعة
في الدعوى من شأن الله
ويجوز كاح الصغير
اذ انجز الولي بركات
الصغيرة او شيئا والولي
هو العصبة مال كالحق في
غير الاب والشافعي في
غير كالحج في الاشياء
الصغيرة ايضا وجعل الولي
الثاني الولي على ما اعتبره
الحنابلة ولا حاجة لانعدام
الشهوة الا ان ولاية الاب
تثبت نصا بخلاف القياس في
الجديس في معناه فلا يلحق
به قلنا لا بل هو موافق للقياس
لان النكاح يتضمن المصالح ولا
تتوفر الابن المتكافين عادة
ولا يتفق الكهوف في كل زمان
فالثبتا الولاية في حالة
الصغر احراز الكهوف قول
شافعي ان النظر يتم بالتفويض
الى غير الاب والمجد لقصور
شعقة وبعد قليلته ولهذا
الاملاك التصرف في المال مع
انه اقل رتبة من الاب واملاك
التصرف في النفس انه اعلى
اولي ولنا ان القرابة ادعية
لا النظر في الاب والمجد
وموافقه من القصور اظهرناه
في سلب ولاية الامتياز بخلاف
التصرف في المال لانه يتكرر
فلا يمكن تداركه الخلل فلا
تقبذ الولاية الاملازمة ومع
القصور لا يثبت ولاية الامتياز
وجه قول في المسألة الثانية
ان الثبوت بعد جواز ان يثبت
له لوجود المصلحة فادرك الحكم
عليها تيسيرا ولنا ما ذكرنا من
تحقق الحاجة وقبول الشفقة
ولا حيلة في تدبير الراي بدو
الشهوة فيدرك الحكم على
الصغير الذي هو قيد كلامنا
فيما تقدم قوله عليه السلام
النكاح الى العصبات من غير
تفرقة مثل والترتيب في
العصبات في ولاية النكاح
كالترتيب في الوارث والابن
المحبوب بالاقرب

وخيار البلوغ في حق البكر لا يمتد الى اخر المجلس ولا يطل القيام في حق الشبه بالغام لان ما ثبت
بأشبات الزوج بالنوع الخلفا فيما يطل بالرضا غير ان سكوت البكر رضا بخلاف خيار العوق
لان ثبت بأشبات المولى هو الاعتناق فثبت في المجلس كفي خيار الخيرة في حق الزوج بخلاف خيار البلوغ
ليس بطلان لانهم من لا شيء ولا طلاق اليها وكذا خيار العوق لما يثبت بخلاف الخيرة لان
الزوج هو الذي ملكه وهو مال لا للطرف وان مات احداهما قبل البلوغ ورث الآخر وكذا
اذا مات بعد البلوغ قبل التفرق لان اصل العقد صحيح الملك الثابت بالموثوق
بخلاف مباحة الفصول اذا مات احد الزوجين قبل الاجارة لان الكاح بميم موقوف
في بطلان الموثوق هنا لا قد فقر به قال ولا ولاية لعبد ولا صغير ولا مجنون لانه ولاية لهم
على انفسهم والى ان لا يثبت على غيرهم وكان هذه ولاية نظرية ولا نظري في التفويض
الى هؤلاء ولا ولاية كما في مسلم لقوله تعالى لمن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا
ولهذا لا تقبل شهادة عليه لا يتوكلان اما الكافر فيثبت له ولاية لان كاح على ذل الكافر
لقوله تعالى الذين كفروا بعضهم اوليا لبعض لهذا تقبل شهادته عليه ويجري بينها
التوارث ولغير العصابات من الاقارب ولاية التزويج عند ابى حنيفة معناه عند
العصابات وهذا استحسان وقال محمد لا يثبت وهو القياس وهو رواية عن ابى حنيفة
وقول ابو يوسف في ذل اعضطرب ولا شهرته مع محمد لهما ملاقيما لان الولاية انما تثبت
صوتا للقربة عن نسبة غير الكفو اليها فلي العصابات والصبيان لانه ولاية حنيفة ان الولاية
نظرية والنظر يتحقق بالتفويض الى من هو المختص بالقربة الباعثة

الزوج هو الذي ملكه وهو مال لا للطرف وان مات احداهما قبل البلوغ ورث الآخر وكذا اذا مات بعد البلوغ قبل التفرق لان اصل العقد صحيح الملك الثابت بالموثوق بخلاف مباحة الفصول اذا مات احد الزوجين قبل الاجارة لان الكاح بميم موقوف في بطلان الموثوق هنا لا قد فقر به قال ولا ولاية لعبد ولا صغير ولا مجنون لانه ولاية لهم على انفسهم والى ان لا يثبت على غيرهم وكان هذه ولاية نظرية ولا نظري في التفويض الى هؤلاء ولا ولاية كما في مسلم لقوله تعالى لمن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا ولهذا لا تقبل شهادة عليه لا يتوكلان اما الكافر فيثبت له ولاية لان كاح على ذل الكافر لقوله تعالى الذين كفروا بعضهم اوليا لبعض لهذا تقبل شهادته عليه ويجري بينها التوارث ولغير العصابات من الاقارب ولاية التزويج عند ابى حنيفة معناه عند العصابات وهذا استحسان وقال محمد لا يثبت وهو القياس وهو رواية عن ابى حنيفة وقول ابو يوسف في ذل اعضطرب ولا شهرته مع محمد لهما ملاقيما لان الولاية انما تثبت صوتا للقربة عن نسبة غير الكفو اليها فلي العصابات والصبيان لانه ولاية حنيفة ان الولاية نظرية والنظر يتحقق بالتفويض الى من هو المختص بالقربة الباعثة

الحمد لله

قال ابى حنيفة في حق البكر لا يمتد الى اخر المجلس ولا يطل القيام في حق الشبه بالغام لان ما ثبت بأشبات الزوج بالنوع الخلفا فيما يطل بالرضا غير ان سكوت البكر رضا بخلاف خيار العوق لان ثبت بأشبات المولى هو الاعتناق فثبت في المجلس كفي خيار الخيرة في حق الزوج بخلاف خيار البلوغ ليس بطلان لانهم من لا شيء ولا طلاق اليها وكذا خيار العوق لما يثبت بخلاف الخيرة لان الزوج هو الذي ملكه وهو مال لا للطرف وان مات احداهما قبل البلوغ ورث الآخر وكذا اذا مات بعد البلوغ قبل التفرق لان اصل العقد صحيح الملك الثابت بالموثوق بخلاف مباحة الفصول اذا مات احد الزوجين قبل الاجارة لان الكاح بميم موقوف في بطلان الموثوق هنا لا قد فقر به قال ولا ولاية لعبد ولا صغير ولا مجنون لانه ولاية لهم على انفسهم والى ان لا يثبت على غيرهم وكان هذه ولاية نظرية ولا نظري في التفويض الى هؤلاء ولا ولاية كما في مسلم لقوله تعالى لمن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا ولهذا لا تقبل شهادة عليه لا يتوكلان اما الكافر فيثبت له ولاية لان كاح على ذل الكافر لقوله تعالى الذين كفروا بعضهم اوليا لبعض لهذا تقبل شهادته عليه ويجري بينها التوارث ولغير العصابات من الاقارب ولاية التزويج عند ابى حنيفة معناه عند العصابات وهذا استحسان وقال محمد لا يثبت وهو القياس وهو رواية عن ابى حنيفة وقول ابو يوسف في ذل اعضطرب ولا شهرته مع محمد لهما ملاقيما لان الولاية انما تثبت صوتا للقربة عن نسبة غير الكفو اليها فلي العصابات والصبيان لانه ولاية حنيفة ان الولاية نظرية والنظر يتحقق بالتفويض الى من هو المختص بالقربة الباعثة

قال ابى حنيفة في حق البكر لا يمتد الى اخر المجلس ولا يطل القيام في حق الشبه بالغام لان ما ثبت بأشبات الزوج بالنوع الخلفا فيما يطل بالرضا غير ان سكوت البكر رضا بخلاف خيار العوق لان ثبت بأشبات المولى هو الاعتناق فثبت في المجلس كفي خيار الخيرة في حق الزوج بخلاف خيار البلوغ ليس بطلان لانهم من لا شيء ولا طلاق اليها وكذا خيار العوق لما يثبت بخلاف الخيرة لان الزوج هو الذي ملكه وهو مال لا للطرف وان مات احداهما قبل البلوغ ورث الآخر وكذا اذا مات بعد البلوغ قبل التفرق لان اصل العقد صحيح الملك الثابت بالموثوق بخلاف مباحة الفصول اذا مات احد الزوجين قبل الاجارة لان الكاح بميم موقوف في بطلان الموثوق هنا لا قد فقر به قال ولا ولاية لعبد ولا صغير ولا مجنون لانه ولاية لهم على انفسهم والى ان لا يثبت على غيرهم وكان هذه ولاية نظرية ولا نظري في التفويض الى هؤلاء ولا ولاية كما في مسلم لقوله تعالى لمن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا ولهذا لا تقبل شهادة عليه لا يتوكلان اما الكافر فيثبت له ولاية لان كاح على ذل الكافر لقوله تعالى الذين كفروا بعضهم اوليا لبعض لهذا تقبل شهادته عليه ويجري بينها التوارث ولغير العصابات من الاقارب ولاية التزويج عند ابى حنيفة معناه عند العصابات وهذا استحسان وقال محمد لا يثبت وهو القياس وهو رواية عن ابى حنيفة وقول ابو يوسف في ذل اعضطرب ولا شهرته مع محمد لهما ملاقيما لان الولاية انما تثبت صوتا للقربة عن نسبة غير الكفو اليها فلي العصابات والصبيان لانه ولاية حنيفة ان الولاية نظرية والنظر يتحقق بالتفويض الى من هو المختص بالقربة الباعثة

1450

على الشفة ومن أولها يعني العصبية من جهة القرية إذا كان حيا مولها الذي عتقها جاز لأنه

أخواله صبيات فاذا عدم الإطيقا فإلولاية إلى الإمام والحاكم بقوله عليه السلام السلطان

وحي من لا حول له فلا اعقاب العلى الاقرب غيبة منقطعة جازان هو ابوعبد من ان يزوح وقال الفرزدق

لا يجوز ان ولاية الادوية ^{التي} انما اتيت بحاله صيانة للقوة ^{والتي} فالتبطل بغيره ^{والتي} وهذا

لوزوجها حيث هو جاز ولا ولاية لابي بعد مع ولاية فلان ان هذا ولايته نظرية وليس من النظر

التفويض الحسن لا يتفقد بغيره ففوضناه الى الامير وهو مقدم على السلطان كما اذنت له القرب

ولو زج حيث هو في موضع وبعد التسليم نقول لا بعد بعد القرابة وقرب التدبير والافق

عكسها منزلة وليين متساويين فايهما عقد نقد ولا يرد والغية المنقطعة ان يكون
 على طرف القرعة والبيان ج ١٢

في بلد الاتصال اليه القوافل في الستة الايام وهو اختيار القادسي في قيل ان مدة السفر لانه

لأهمية القضايا وهو اختيار بعض المتأخرين قل إذا كان مجال الفنون الفقهية يستلزم رآيه

وهذا قولهم لا تظنوا بها عروكة ^{منهم} حنين واذا احقق في المجنونة الوجها وابنها فالقول

فانكحها ابنه في قول ابي حنيفة قال يوسف وقال ابو جهم انه افرس فقتل ابنه

ولما ان ابن هو المقدم في العسوية وهذه الولاية مبنية عليها ولا تعتبر بزيادة الشفقة

باب ايام مع بعض الصالحين في الله اعلم **فصل** في الشاعرة الكفاعة في النكاح معتبرة
 كابر بن ابي عبد الله

قتال عليه السلام الألبان في النساء الأولياء ولا يزوجن الأمن الألفاء

وفى انظام المصالح بين المتكافئين عادة لان الشريعة ناطق ان يكون

مستقرته بحسب اعلانها في جريدة الانوار
من جانب الزوجين

[illegible]

فلا تظهروا حذارة الفرائض إذا أوجبت لغير أنفسكم من غير كفوف ولا ولياء إن يفرضوا
أضربوا للمعادن أنفسهم ثم الكفارة لله في النسب لأنه يقع به التقاضي ففرضت بعثهم
أفقاء لبعضهم البعض الكفارة لبعضهم البعض في قوله عليه السلام ففرضت بعضهم الكفارة
بطن بطن العرب بعضهم الكفارة بعضهم فبعض قيل في تفسيره والله تعالى فيهم الكفارة لبعضهم البعض
وأيضا بتقاضي بعضهم البعض ففرضوا عينا ربح محرم إلا أن يكون نسباً مشاهداً كاهل البيت
الخلافة كما قال تعظيماً للفرقة وتساوياً للفئة وينبغي أهلة ليسوا بالكفارة لعامة العرب
لا أنهم مردودون بالخساسة فاما المواقف كان لا يوان في الإسلام فضاء الفهم من الكفارة
يعني أنهم باعوا أنفسهم باسم أنفسهم ذلك ما وجد في الإسلام لا يكون كفوا لمن لم يوان
في الإسلام لأن تمام النسب لا يكون أباً لجد أباً يوسف بحق الواحد المثلث ثم هو من جهة التعريف
ومع اسم نفسه لا يكون كفوا لمن لم يوان في الإسلام لأن التقاضي فيما بينهم لا يكون في الإسلام
والكفارة في النسب لا تظهر في الإسلام في جميع ما ذكرنا أن الوقف الذي هو في معنى الذي اعتبر
في حكم التقاضي قالوا في تفسيره أيضاً في الدين أي الدنيا وهذا قول أبي حنيفة إلا يوسف هو
الصحيح لأنه من أعلى المقادير المرأة غير نفس الزوج فوق ما تعبر به نسبة وقال مجرده
لا يتباين من أمور الأخوة فلا يمتنع أحكام الدنيا عليه إذا كان يصنع ويسمى مناصحاً إلى
الأسواق سكران ويلازم به الضمير لأنه مستحق به قالوا في تفسيره في المال هو أن يكون
مالاً طاهرًا والتفقه وهذا هو المعتبر في ظاهر الرواية حتى أن من لا يملكها
لا يملكها أحد ما لا يكون كفواً لأن المهر يد البضع فلا بد من إيفائه وبالنفقة

المسألة الأولى في كفارة الفرائض إذا أوجبت لغير أنفسكم من غير كفوف ولا ولياء إن يفرضوا
أضربوا للمعادن أنفسهم ثم الكفارة لله في النسب لأنه يقع به التقاضي ففرضت بعثهم
أفقاء لبعضهم البعض الكفارة لبعضهم البعض في قوله عليه السلام ففرضت بعضهم الكفارة
بطن بطن العرب بعضهم الكفارة بعضهم فبعض قيل في تفسيره والله تعالى فيهم الكفارة لبعضهم البعض
وأيضا بتقاضي بعضهم البعض ففرضوا عينا ربح محرم إلا أن يكون نسباً مشاهداً كاهل البيت
الخلافة كما قال تعظيماً للفرقة وتساوياً للفئة وينبغي أهلة ليسوا بالكفارة لعامة العرب
لا أنهم مردودون بالخساسة فاما المواقف كان لا يوان في الإسلام فضاء الفهم من الكفارة
يعني أنهم باعوا أنفسهم باسم أنفسهم ذلك ما وجد في الإسلام لا يكون كفوا لمن لم يوان
في الإسلام لأن تمام النسب لا يكون أباً لجد أباً يوسف بحق الواحد المثلث ثم هو من جهة التعريف
ومع اسم نفسه لا يكون كفوا لمن لم يوان في الإسلام لأن التقاضي فيما بينهم لا يكون في الإسلام
والكفارة في النسب لا تظهر في الإسلام في جميع ما ذكرنا أن الوقف الذي هو في معنى الذي اعتبر
في حكم التقاضي قالوا في تفسيره أيضاً في الدين أي الدنيا وهذا قول أبي حنيفة إلا يوسف هو
الصحيح لأنه من أعلى المقادير المرأة غير نفس الزوج فوق ما تعبر به نسبة وقال مجرده
لا يتباين من أمور الأخوة فلا يمتنع أحكام الدنيا عليه إذا كان يصنع ويسمى مناصحاً إلى
الأسواق سكران ويلازم به الضمير لأنه مستحق به قالوا في تفسيره في المال هو أن يكون
مالاً طاهرًا والتفقه وهذا هو المعتبر في ظاهر الرواية حتى أن من لا يملكها
لا يملكها أحد ما لا يكون كفواً لأن المهر يد البضع فلا بد من إيفائه وبالنفقة

الحمد لله رب العالمين الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

[illegible]

اصح خلافتی که در دین محمد (ص) است که از انی المپی و دانش ۱۲

المحكمة

[illegible]

٣٦٦
 سئل المبدل جئت رضى الموضع وذلك وصفاً وبينا كد جهوا في المدل اعتباراً باب البيع
 وإن كان لا وجهاً له فإنه يندفع أو ثماناً في مئتان أو غيرها من فروع فعل جعته وكانت
 قليلاً من ثلثه حتى قوا بالحق أن كان لها نصف المهر لأن هذه الأشياء موانع إما
 المهر فإذ لم يرد منه ما يمنع بلجى أو يحجب به فهو قبل فرضه لا يبرهن من كسره وقدر
 وهذا الذي فصل في مذهبها أما دعوى من مضاد لا يبرهن من القضاء والكفاية والإجماع
 المبرهن من عدم فمضاداً لأنها لا تمنع من التحصيل ما منع طبعاً وتنعى ما كان أحدهما
 صانعاً أو متوجهاً للمهر كما لا يندفع له الاقطاع من غير عذر في رواية المنقذ وهذا
 القول في إياه هو الصحيح وهو القساء والمنذور وكان يلزم في رواية لا كفارة وفي
 فالصلوة بمنزلة الصوم في غير الكفارة لها تساقط إذا خلا الحيض أو العدة ثم يلحقها فلهذا
 كمال المهر عند بل حنفية وقال عليه نصف المهر لا يخرج من المرض بخلاف الصبيان لأن الحكم
 ادعى على ساقطة الأله ولا حنفية من المستحق عليها التسليم في السحق وقد كانت به
 قال وعليه العدة في جميع هذه المسائل احتياطاً استمعنا لتوهم الشغل العدة في الشر
 والعد فلا يصدق في بطلان حق الغير بخلاف المهر لأنما لا يعتاط في إيجاب ذكر القدر
 في شرط ما للمانع إن كان شرعياً يجب العدة لتبويت التمكن حقيقة وإن كان
 حقيقياً كالمض والصغر لا يجب لعدم التمكن حقيقة قال ولستبب المتعة
 لكل مطلقاً إلا مطلقاً واحدة هي التي طلقها الزوج قبل الدخول به أو قد سمي لها
 مهر أو قال الشافعي يجب لكل مطلقاً الأله لأنها وجبت صلة من الزوج لأنه

Apr 22-31

[illegible]

لا خلاف معاني الاجناس بخلاف البيع لان مبيعه على المضايقة عالما اكسما الكناح ومبعا
 على المسامحة عالما يخبر لان الوسيط لا يعرف الا بالقيمة فصارت اصلا في حق الايقاع والعبد
 اصل التسمية في تحريمها وان تزوجها على ثوب غير ووصفها فلهما المثل في معناه انه
 ذكر ان ثوب لم يزد عليه وجهان هذه جملة الجنس لان الثياب جناس لوسعي حبيسا
 بان قال هو في اسم التسمية ويخبر الزوج لما بينا وكن اذا بالغ في وصف الثوب طاهر الرواية
 لانها ليست من ذوات الامثال وكذا اسمي مكيل او موزون واسمي جنسه دون
 صفة وان سمي جنسه وصفته لا يخبر لان الموصوف منها ثبتت في الذمة ثبوتا
 صميمي فان تزوج مسلم على خمر او خنزير فالكناح جائز لهما فلهما المثل لان شرط قبول
 الخمر طاهر فصح الكناح ويلغو الشرط بخلاف البيع لان يبطل في الشرط الفاسدة لكن
 لم ينعكس التسمية بل ان المسمى ليس بمال في حق المسلم فوجب له المثل فان تزوج امرأة
 على هذا الدين من الخلف اذا هو خمر فلهما المثل عند الحنفية وقاله امثله ورواه
 خلا وان تزوجها على هذا العبد فاذا هو حبيب فلهما المثل عند ابى حنيفة ومحمد وقال
 ابو يوسف فيجب لقيمة لابي يوسف الله اظهرها ما لا يخرج عن تسليمه فوجب قيمتها ومثله
 ان كان من ذوات الامثال كما اذا اهلك العبد المسمى قبل التسليم و ابو حنيفة يقول
 اجتمعت الاشارة والتسمية فتعبر الاشارة لكونها ابلغ في المقصود وهو التعريف
 فكان تزوج على خمر او حمره يقول الاصل ان المسمى اذا كان من جنس المشار
 اليه يتعلق له قبل المشار اليه المسمى موجود في مشار اليه فاذا الوصف يتبعه ان كان

الكتاب
 في البيع
 في الكناح
 في العبد
 في الخمر
 في الخنزير
 في الثوب
 في المثل
 في القيمة
 في التسليم
 في الوصف
 في المشار
 في المسمى
 في المثل
 في القيمة
 في التسليم
 في الوصف
 في المشار
 في المسمى

في البيع
 في الكناح
 في العبد
 في الخمر
 في الخنزير
 في الثوب
 في المثل
 في القيمة
 في التسليم
 في الوصف
 في المشار
 في المسمى

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

[illegible]

من اعيان و من التسليم الى فخره و كرمه و جلاله و عظمته و في تطهيره و اشراره الى قبله و القياس الى حقيقته و الى بوسه و ارجعه و قال لحيى بن العقبان انفسا التي قد تزوجت و الجمع شيئا من الدنيا و البشعة في موضعها ليس

[illegible]

باب و في قولهم الضمان ايضا ضمانا لنفسه ولاية قبض المهر لا يحكم الابوة لا باعتبار ان

عاقلة الا ترى انه لا يملك القبض بعد بلوغه اذا اصاب رضامنا لنفسه قال للمرأة ان تمنع

نفسها حتى تأخذ لهم دينهم فيخرجها إلى سبا فيجلبها لبيعتين حقها في البلد كما تعين حق

الزوج في المبدل وصداكا للبيع وليس الزوج ان يمتعها من السفر والخروج من منزله لزيارة

اهلها حق يوفى فيها المهر كما اى المجل لان حق الجبل يستيفاء المستحق وليس حق الاستيفاء

قبل الأيذاء ولو كان المهر كل مؤجلا ليس له ان يمنع نفسها الا سقاها حقا بالتأجيل كما في البيهقي

خلاف في يوسف من قبله فكذلك الجواب عند أبي حنيفة هو لا ليس له ان يمنع نفسه
فما روي في المعلى من روى

والخلاف فيما إذا كان الدهل بضاهما حتى لو كانت مكرهة وكانت صبية

او جنونہ نہ لایسے قطعاً فی الحبس الانفاق علی هذا الخلاف الخلوۃ ہی رضاها ویتبع علی

هذا المستحق للثقة الممنوحة له من قبله
 (في المجلد ١٦)

وَأَمَّا كَلِمَاتُ الَّذِينَ يَقُولُونَ هَذَا لَيْسَ إِلَهًُا لَنَا وَلَكِنِ الْفِرْيَاءُ الَّتِي بَيْنَ يَدَيْهِمْ فَيَكُونُوا لَهَا آلَافًا مُتَعِدِّينَ يَوْمَ يُنَادُوا لِلَّذِينَ هُمْ أَتْلُفُونَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا
وَأَمَّا كَلِمَاتُ الَّذِينَ يَقُولُونَ هَذَا لَيْسَ إِلَهًُا لَنَا وَلَكِنِ الْفِرْيَاءُ الَّتِي بَيْنَ يَدَيْهِمْ فَيَكُونُوا لَهَا آلَافًا مُتَعِدِّينَ يَوْمَ يُنَادُوا لِلَّذِينَ هُمْ أَتْلُفُونَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا

منعت منعاً قاطعاً لا يلزم من ذلك حجية تصرف في البضع المحترق ولا يجلي عن العوض

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مَا رَأَوْا مِنْهَا لَا يَصْحَقُ بِهِمْ الْعِلْمُ بِمَا أَوْجَدَ فِيهَا

احقر صاغر علوماً حضرت مولانا محمد قاسم صاحب دہلی دارالعلوم دیوبند
 لے بہن بریلیات ۱۲

[illegible]

تكونه تعالى يستوفى من حيث يستسلم

مجلسی اعلیٰ ہندوستان، حصہ اول، ۱۸۶۱ء

[illegible]

۱- قاضی فیضی
 ۲- قاضی محمد علی
 ۳- قاضی محمد علی
 ۴- قاضی محمد علی
 ۵- قاضی محمد علی
 ۶- قاضی محمد علی
 ۷- قاضی محمد علی
 ۸- قاضی محمد علی
 ۹- قاضی محمد علی
 ۱۰- قاضی محمد علی

[illegible]

بصود على الوطني قناطير
على الوطني قناطير
على الوطني قناطير

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الملك الناصر الملك الناصر الملك الناصر

[illegible]

ملك تولى
 ملك تولى
 ملك تولى

والتقوى

[illegible][illegible]

الكتاب الثاني

[illegible]

او قال المذبحين
ان سبطا مامونا
تحتي ارجلكم
فانتم ايها السبطان
فانتم ايها السبطان
فانتم ايها السبطان

فقد نقلوا ما رواه عن
عبد الله بن مسعود عن
عبد الله بن مسعود عن

عمر بن الخطاب رضي الله عنه

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام من قبله

فاندره
حق الجیس از
۱۲۸۵

[illegible]

الواحد
الواحد
الواحد

من الاثره من الاثره من الاثره

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible][illegible][illegible]

الاية خمس ما تهلل في الرأى فقال الكرخى في الفصول الثلاثة بحكم المثل
بعد ذلك ولو كان الاختلاف في أصل المسمى بحكم المثل بالاجماع لان هذا اصل عندهما
وعندنا نقول لا القضاء بالمسمى فيصلا لا يلو كان الاختلاف بعد موت احدهما فاجزا
فيما يجاب عنها لان اعتبار المثل لا يسقط بغير احدهما ولو كان الاختلاف بعد موتها
في المقدار القوي فلهذا في خروج عن حقيقته ولا يستثنى في القليل وعندنا يوسف القول
قول البوينة لان باتوا بشئ قليل من عند محمد الجواب في الجواب في الحيوة وان كان
في اصل المسمى فعندنا في حقيقته القول قول من انكره فالحاصل انه لا حكم المهر مثل عنده
بعد موتها على ما بينه من ان شاء الله تعالى اذ اقامت الزوجان وقد سمى لهما مهر فلهذا
ان يأخذوا ذلك من ماله فان لم يسم لهما مهر فاشى علوتها عنده في حقيقته وقال
لو شئنا لهما الوجهين معناه المسمى في الوجه الاول هو المثل في الثاني اما الاولان المسمى
في ذمته وتذكر ان المهر في الموت فيقضي من ذمته الا اذا علم انها ماتت او لا فيسقط نصيبه
من ذلك واما الثاني فوجهه في المثل صادر دين في ذمته كما مسمى فلا يسقط بالموت
كما اذ اقامت احدهما ولا في حقيقته ان موتهما يدل على انقضائهما فبهم من يقدر
القاضي مهر المثل ومن بيعت الى امرأة شيئا فقالت هو هدي فقال الزوج هو مهر
فانقول قوله لانه هو المهر فكان اعرف بحجة التملك كيف وان الظاهر انه يسعى في
استقاطا الواجب قال الا في الطعام الذي يوكل فان نقول قهلا والمزمنة ما يكون
مهيأ لذلك فلهذا يتعاف حدية فاما في الحنطة والشعير والقول قوله لما بينا

هذا هو المهر المسمى في الفصول الثلاثة بحكم المثل
بعد ذلك ولو كان الاختلاف في أصل المسمى بحكم المثل بالاجماع لان هذا اصل عندهما
وعندنا نقول لا القضاء بالمسمى فيصلا لا يلو كان الاختلاف بعد موت احدهما فاجزا
فيما يجاب عنها لان اعتبار المثل لا يسقط بغير احدهما ولو كان الاختلاف بعد موتها
في المقدار القوي فلهذا في خروج عن حقيقته ولا يستثنى في القليل وعندنا يوسف القول
قول البوينة لان باتوا بشئ قليل من عند محمد الجواب في الجواب في الحيوة وان كان
في اصل المسمى فعندنا في حقيقته القول قول من انكره فالحاصل انه لا حكم المهر مثل عنده
بعد موتها على ما بينه من ان شاء الله تعالى اذ اقامت الزوجان وقد سمى لهما مهر فلهذا
ان يأخذوا ذلك من ماله فان لم يسم لهما مهر فاشى علوتها عنده في حقيقته وقال
لو شئنا لهما الوجهين معناه المسمى في الوجه الاول هو المثل في الثاني اما الاولان المسمى
في ذمته وتذكر ان المهر في الموت فيقضي من ذمته الا اذا علم انها ماتت او لا فيسقط نصيبه
من ذلك واما الثاني فوجهه في المثل صادر دين في ذمته كما مسمى فلا يسقط بالموت
كما اذ اقامت احدهما ولا في حقيقته ان موتهما يدل على انقضائهما فبهم من يقدر
القاضي مهر المثل ومن بيعت الى امرأة شيئا فقالت هو هدي فقال الزوج هو مهر
فانقول قوله لانه هو المهر فكان اعرف بحجة التملك كيف وان الظاهر انه يسعى في
استقاطا الواجب قال الا في الطعام الذي يوكل فان نقول قهلا والمزمنة ما يكون
مهيأ لذلك فلهذا يتعاف حدية فاما في الحنطة والشعير والقول قوله لما بينا

وقيل ما يجب علينا من الخصال الدرع وغيره ليس ان يحتسب منها الا ان الظاهر يكذب به
 والله اعلم **فصل** واذا تزوج النضر انى نصرة ائمة على ميتة او على غيره من ذلك في دينهم
 جاز وودخل بها او طلقها قبل الدخول بها او مات عنها فليس لها مهر وكذا في الحربيين
 في الدار الحرة هذا عندنا في حنيفة وهو قولها في الحربيين واما في الذمية فلها مهر مثلها
 ان مات عنها او دخل بها والتمت ان تطلقها قبل الدخول بها وقال نفوذها لمهر امثل
 في الحربيين ايضا لان الشرع ما شرع ابتغاء النكاح الا بالمال هذا الشرع عاما
 فثبت الحكم على العموم ولها ان اهل الحرب غير ملتزمين احكام الاسلام ولا لاية الامام
 لتباين الدار بخلاف اهل الذمة لانهم لزموا احكامنا فيما يرجع الى المعاملات
 كالزواج والنزاع وولاية الامام متحققة لاتحاد الدار والى حنيفة ان اهل الذمة كايلا تزن
 احكامنا في الديانات وفيما يعتقدون خلافا في المعاملات وولاية الامام بالسيف
 او بالحق جرح من ذلك منقطع عنهم باعتبار عقد الذمة فانما احرنا بان نتركهم بما يريدون
 نصرا واكاهل الحرب بخلاف الزنا لا حرام في الاذيان كما ذكرنا وصحت عن عقوقهم بقوله
 على الاسلام الا انى فليس بيننا وبينهم عهد وقوله الكذب على غيرهم يحسن نقله من السكوني
 وقد قيل في الميتة والسكوت روايتان والاهم ان الكل على الخلاف فان تزوج الذمي
 ذميتا على غير اختياره ثم اسلم او اسلمها فلها الحرة والنزير ومعناه اذا كانا باعيا نهما
 ولا سلام قبل القبض وان كانا بغير عاينها فلها في الحرة القيمة وفي النزير مهر امثل
 وهذا عندنا في حنيفة وقال ابو يوسف لها مهر امثل في الزوجين وقال

في الحنابلة ان النضر انى نصرة ائمة على ميتة او على غيره من ذلك في دينهم جاز وودخل بها او طلقها قبل الدخول بها او مات عنها فليس لها مهر وكذا في الحربيين في الدار الحرة هذا عندنا في حنيفة وهو قولها في الحربيين واما في الذمية فلها مهر مثلها ان مات عنها او دخل بها والتمت ان تطلقها قبل الدخول بها وقال نفوذها لمهر امثل في الحربيين ايضا لان الشرع ما شرع ابتغاء النكاح الا بالمال هذا الشرع عاما فثبت الحكم على العموم ولها ان اهل الحرب غير ملتزمين احكام الاسلام ولا لاية الامام لتباين الدار بخلاف اهل الذمة لانهم لزموا احكامنا فيما يرجع الى المعاملات كالزواج والنزاع وولاية الامام متحققة لاتحاد الدار والى حنيفة ان اهل الذمة كايلا تزن احكامنا في الديانات وفيما يعتقدون خلافا في المعاملات وولاية الامام بالسيف او بالحق جرح من ذلك منقطع عنهم باعتبار عقد الذمة فانما احرنا بان نتركهم بما يريدون نصرا واكاهل الحرب بخلاف الزنا لا حرام في الاذيان كما ذكرنا وصحت عن عقوقهم بقوله على الاسلام الا انى فليس بيننا وبينهم عهد وقوله الكذب على غيرهم يحسن نقله من السكوني وقد قيل في الميتة والسكوت روايتان والاهم ان الكل على الخلاف فان تزوج الذمي ذميتا على غير اختياره ثم اسلم او اسلمها فلها الحرة والنزير ومعناه اذا كانا باعيا نهما ولا سلام قبل القبض وان كانا بغير عاينها فلها في الحرة القيمة وفي النزير مهر امثل وهذا عندنا في حنيفة وقال ابو يوسف لها مهر امثل في الزوجين وقال

في الحنابلة ان النضر انى نصرة ائمة على ميتة او على غيره من ذلك في دينهم جاز وودخل بها او طلقها قبل الدخول بها او مات عنها فليس لها مهر وكذا في الحربيين في الدار الحرة هذا عندنا في حنيفة وهو قولها في الحربيين واما في الذمية فلها مهر مثلها ان مات عنها او دخل بها والتمت ان تطلقها قبل الدخول بها وقال نفوذها لمهر امثل في الحربيين ايضا لان الشرع ما شرع ابتغاء النكاح الا بالمال هذا الشرع عاما فثبت الحكم على العموم ولها ان اهل الحرب غير ملتزمين احكام الاسلام ولا لاية الامام لتباين الدار بخلاف اهل الذمة لانهم لزموا احكامنا فيما يرجع الى المعاملات كالزواج والنزاع وولاية الامام متحققة لاتحاد الدار والى حنيفة ان اهل الذمة كايلا تزن احكامنا في الديانات وفيما يعتقدون خلافا في المعاملات وولاية الامام بالسيف او بالحق جرح من ذلك منقطع عنهم باعتبار عقد الذمة فانما احرنا بان نتركهم بما يريدون نصرا واكاهل الحرب بخلاف الزنا لا حرام في الاذيان كما ذكرنا وصحت عن عقوقهم بقوله على الاسلام الا انى فليس بيننا وبينهم عهد وقوله الكذب على غيرهم يحسن نقله من السكوني وقد قيل في الميتة والسكوت روايتان والاهم ان الكل على الخلاف فان تزوج الذمي ذميتا على غير اختياره ثم اسلم او اسلمها فلها الحرة والنزير ومعناه اذا كانا باعيا نهما ولا سلام قبل القبض وان كانا بغير عاينها فلها في الحرة القيمة وفي النزير مهر امثل وهذا عندنا في حنيفة وقال ابو يوسف لها مهر امثل في الزوجين وقال

في الحنابلة ان النضر انى نصرة ائمة على ميتة او على غيره من ذلك في دينهم جاز وودخل بها او طلقها قبل الدخول بها او مات عنها فليس لها مهر وكذا في الحربيين في الدار الحرة هذا عندنا في حنيفة وهو قولها في الحربيين واما في الذمية فلها مهر مثلها ان مات عنها او دخل بها والتمت ان تطلقها قبل الدخول بها وقال نفوذها لمهر امثل في الحربيين ايضا لان الشرع ما شرع ابتغاء النكاح الا بالمال هذا الشرع عاما فثبت الحكم على العموم ولها ان اهل الحرب غير ملتزمين احكام الاسلام ولا لاية الامام لتباين الدار بخلاف اهل الذمة لانهم لزموا احكامنا فيما يرجع الى المعاملات كالزواج والنزاع وولاية الامام متحققة لاتحاد الدار والى حنيفة ان اهل الذمة كايلا تزن احكامنا في الديانات وفيما يعتقدون خلافا في المعاملات وولاية الامام بالسيف او بالحق جرح من ذلك منقطع عنهم باعتبار عقد الذمة فانما احرنا بان نتركهم بما يريدون نصرا واكاهل الحرب بخلاف الزنا لا حرام في الاذيان كما ذكرنا وصحت عن عقوقهم بقوله على الاسلام الا انى فليس بيننا وبينهم عهد وقوله الكذب على غيرهم يحسن نقله من السكوني وقد قيل في الميتة والسكوت روايتان والاهم ان الكل على الخلاف فان تزوج الذمي ذميتا على غير اختياره ثم اسلم او اسلمها فلها الحرة والنزير ومعناه اذا كانا باعيا نهما ولا سلام قبل القبض وان كانا بغير عاينها فلها في الحرة القيمة وفي النزير مهر امثل وهذا عندنا في حنيفة وقال ابو يوسف لها مهر امثل في الزوجين وقال

عجزها القيمة في الوجهين وجعلها أن القبض مؤكدا للمالك في المقبوض فيكون له سببا
فيمتنع سببا لسلام كالعقد صار كما إذا كانا بغير عيانها إذا التفتت حالة القبض بحالة
العقد فابويوسف يقول لو كانا مسلمين وقت العقد يجب مهر المثل فكذلك أهـ
ومحمد يقول صحت التسمية لكون المسمى لا عندهم إلا أنه امتنع التسليم للإسلام
فتمت القيمة كما إذا هلك العبد المسمى قبل القبض لا بحقيقة أن المالك في الصداق
المعين يتم بنفس العقد لهذا عاك لنصف في قبض القبض يلتزم من ضمان الزوج
والنكاح فتمت القيمة لغيره إلى القبض التام لا إلى القبض النصف فيجب عليه أن يبيع ويشتري
الرضا كما وذلك لا يمتنع بالإسلام كاسترداد الحجر المفصول في غير المعين بالقبض
ملك العين فيمتنع بالإسلام بخلاف المشتري لأن ملك النصف إنما يستفاد بالقبض
وإذا انعقد القبض في غير المعين لا في القيمة في الخبرين لأنه من ذوات القيم فيكون أخذ
قيمة كالأخذ عينه لا كذلك الحجر لأنها من ذوات الأمثال لا ترى أنه لو أجزأ بقيمة
قبل الإسلام تجبر على القبول في الخبرين دون الحجر ولو طلقها قبل الدخول بها
فمن أوجب مهر المثل أوجب المتعوض من أوجب القيمة أوجب نصفها

باب نكاح الرقيق

لا يجوز نكاح العبد الا اذاذن مولاه و قال مالك يجوز للعبد ان يملك الطلاق فيملك
 ان لا ينفذ لغيره ذلك النكاح كما هو متفق عليه
 النكاح و لو قالوا على الاسلام ايما عبد تزوج بغير اذن مولاه فهو عامر و ان في تعديدها كما
 رواه الترمذي عن حماد بن زوايد عن الحسن بن علي
 تعديدها اذ النكاح عيب فيها فلا يمكن ان يذن من مولاه و كذلك المكان لان كتابته
 اوجبته فانه في النكاح عيب
 اوجبته فان النكاح عيب فيها فلا يمكن ان يذن من مولاه و كذلك المكان لان كتابته
 اوجبته فانه في النكاح عيب

[illegible]

[illegible][illegible]

وقيل تزويج امته لا يرضى بابا ككتاب كذا المكتبة لا تملك تزويج نفسها بدون اذن المولى
 وتعلق تزويج امته لما بيننا وكذا المذهب واما الولد لان المالك فيها قائم فاذا تزوج العبد اذن مولاه
 فالمرء في رقبته يباع فيلان هذا دين وجب رقبة العبد لوجود كسبه من اهل وقطر
 في حق المولى لصدق الاذن من جهة فيتعلم برقبته فحق المصرة عن اصحاب الدين كما في من الخاكة
 والمذهب المكتبة سبعين في المهر لا يباعان في النكاح لا يجتران الثقل من ملك المالك مع
 المكتبة والتدبير فيؤدي من كسبه الامن نفسها واذا تزوج العبد بغير اذن مولاه نقا
 المولى طلقها او فارقها خليس هذا باجادة فلا يجهل الولد ان له هذا العقد ومناكبة
 يسمى طلاقا ومفارقة وهو يبق بحال العبد المهرجه او دنى فكان الحل عليه ان يقاتل
 طلقها نظيقة تلك الرجعة هذا اجادة لان الطلاق الرجعي يكون الا في نكاح صحيح فتستعين
 الاجادة ومن قال العبد تزوج هذه الامة فترجها نكاحا فاسدا ودخل بها فانه يباع في
 عند ابن حنيفة رحمه الله ولا يزوج من اذ عتق واصل ان الاذن في النكاح ينتظم التمسك
 والى ائمة فيكون هذا المهر ظاهر في حق المولى وعندها يصفى الى الجاني لا غير فلا يكون
 ظاهر في حق المولى فيؤاخذ به بعد العتاق لمان للمصروف من النكاح في المستقبل الاعفان
 والتحصين وذلك بالجائز ولما لو حلف لا يتزوج يصفى الى الجاني ثم يزوج في البيع لان بعض المفا
 حاصل وهو مالا للتصوفات وكذا ان اللفظ مطلق فيمضي على اطلاقه كما في البيع وبعض
 المقاصد في النكاح الفاسد حاصل كالنكاح وجوب المهر والعدة على اعتبار
 وجهه الوطى ومسائل التالين ممنوعة على هذه الطريقة ومن زوج عبدا ما يورث

1. *...*
 2. *...*
 3. *...*
 4. *...*
 5. *...*
 6. *...*
 7. *...*
 8. *...*
 9. *...*
 10. *...*

ما ذوقنا المرأة جازا والمرأة اسوة للغماء في معها ومعناها اذا كان النكاح بغير المثلث وجهه
 ان سبب كونه المولى ملك الزمة علم ان ذكره والنكاح لا يلا في حق الغمء ولا يبطل مقصودا
 الا انه اذا صح النكاح وجب له ان يسبب لامرؤ فشا به حين لاستهلاكه وصادرا كالمريض
 المدين اذ التزوج امرؤ فبهم مثلها اسوة للغمء ومن زوج امته فليس عليه ان يوليها
 بيت الزوج ولكنها تحرم المولى ويقال للزوج مقظف بها واطمئنتها لان حق المولى في

الاستخدام باق والتبوية باطل الى ان يوافقها معها بيتا فلها النفقة والسكنى والا فلا
 النفقة تقابل الاحتباس ولو بوجها بيتا ثم بالمدان يستحقها ذلك لان الحق باق
 ابقاء الملك فلا يسقط بالتبوية كما لا يسقط بالنكاح قال رضوانه عنه فكر تزوج المولى
 عبده وامته ولم يزوجها وهذا ابيح من هذا ان للمولى اجبارها على النكاح وعند
 الشافعي لا اجبار في العبد وهو رواية عن ابي حنيفة لان النكاح من خصائص النورية
 والعبد اخل تحت ملك المولى من حيث انه مال فلا يملك النكاح بخلاف الامه لانه عاقل
 بضمها فيملك تعليمها ولنا ان الانكاح اصلاح ملك لان فيه تخصيص عن الزوال الذي هو
 الهلاك والنقصان فيملكه باعتبارها ليا لامة بخلاف المكاتب المكاتبه لانها التمتع بالاحرار نصرا

فبئس لأهلها قال من زوج أمة ثم قتلها قبل أن يدخل بها زوجها فلا مهر لها عند
 أبي حنيفة رحمه الله وقال علي بن المصنف وأهلها اعتباراً بوجها حنفياً لأنها وهذا لأن المقتول
 ميت ياجل فصار كما إذا قتلها اجنبياً ولأنه منع المبدأ قبل التسليم فيما إذا منع البكر
 كما إذا تزوجت المرأة والقتل في أحكام الدنيا جعل النكاح حتى جاز بقصاص والدية فكذا

الهداية

॥३॥

٣٩

ما ذوال امرأة جازا والمرة اسوة للغيرا في مهرها ومهرها اذ اكلان النكاح بمهر المشاع وجهه
ان سبب كونه للمهر كونه الرقبة علم ان ذكره والنكاح لا يلا في حق الغمراء لا بطلان مقصودا
الا ان اذ اضم النكاح وجبا لدن بسبب لامرول فشا بدلين لاستهلاك وصار كالمريض
المدين اذ تزوج امرأة فمهرها اسوة للغيرا ومن زوج امرأة فليس عليا ان يكونها
بيت الزوج ولكنها تخدم المولى ويقال للزوج مقهرتها بها وطنتها لان حق المولى في
الاستخدام باق والتبوية باطل الراف بواها معا بيتا فلها النفقة والسكنى والافلاك
النفقة تقابل الاحتباس ولو بواها بيتا ثم بالان يستعملها اذ ذلك لان الحق باق
ابقا للملك فلا يسقط بالتبوية كما لا يسقط بالنكاح قال رضوانه عنه فذكر تزوج المولى
عبداء وامته ولم يذ كر رضاها وهذا يرجع الى هذا ان للمولى اجبارها على النكاح وعند
الشافعي لا اجبار في العبد وهو دال على ان حقيقة لان النكاح من خصائص الكرامة
والعبد اخل تحت ملك المولى من حيث انه مال فلا يملكه كما يختلف لان ملكه ماله
بعضها فيما ان تملكها ولنا ان النكاح اصلاح ملك لان في تخصيصه عن الزنا الذي هو
المال والنقصان في ملكه اعتبارا لبا لان خلاف المكتبة المكتبة لانها لا تتحق بالاحرار نصا
فيثبت لطلوها قال من زوج امته ثم قتلها قبل ان يدخل بها زوجها فلا مهر لها عند
ابي حنيفة رحمه الله وقال لا عليها مهر ولاها اعتبارا بوجها خفف انفسها وهذا لان المقتول
صيت باجل فصادكا اذا قتلها اجنبى ولما منع الميراث قبل التسليم فيجوز منع البنت
كما اذا ادركت الحرية والقتل في احكام الدنيا جعل النكاح مباحا لخصا ص والدية فكذلك

۴۱۔ یہ کلان علیہما دین صرف اے دینا نام الہدایہ کے قتل و القتل الخ جواب عن فیصلہ لان المیت مقتول بالجملہ ص ۲۵

في حق المهر وان قتلته حرة نفسها قبل ان يدخل بها زوجها اقلها المهر خلاف الفرج حلاله هو
يعتبر بالردة وبقتل المولى امة والجامع ما بيناه قلنا ان جناية المهر على نفسه غير معتبرة
فحق احكام الدنيا فيها وتما حقت الفها بخلاف قتل المولى امة لان يعتبر في احكام
الدنيا حق نجاسة كفارة عليه اذ الزوج امة فالاذن في العزل الى المولى عندا بحقيقة
رحم الله وعن ابو يوسف رحمه الله ان الاذن اليها لان الوطى حقة ما حثت لها
ولاية المطالبة وفي العزل تنقيص حقة ما في شتر رضاها كما في الحرة بخلاف امة
المملوكة لانه لا مطالبة لها فلا يعتبر رضاها وجه ظاهر الرواية ان العزل يحل بمقصود
الولد وهو حق المولى فيعتبر رضاها وجه ظاهر الرواية ان العزل يحل بمقصود

الولد وهو حق المولى فيعتبر رضاها وجه ظاهر الرواية ان العزل يحل بمقصود
اعنتت فلهما الخيار اذ كان زوجها او عبدا لقوله عليه السلام لبريرة حين اعنتت طلعت
بضعك فاخذت في التحليل بملك البضع صلا مطلقا فينظم الفصل بين الشافعي رحمه الله
يخالفنا فيه اذ كان زوجها خرا وهو حرة لانه يزداد الملك عليها عند العتق بخلاف الزوج
بعلة ثلث تطليقات فملك دفع اصل العقد فزيادة ذلك لمكانة بعلة اذ تزوجت
باذن مولاهم اعنتت وقال فرجهم الله لا خيرا لها لان العقد نفذ عليها برضاها
وكان المهر لها فلامعوق لاثبات الخيار بخلاف امة لانه لا يعتبر رضاها قلنا ان العلة
ازدياد الملك قلنا جازها في المكاتب لان عدتها قران طلاقا ثلثان ان تزوجت امة
بغير اذن مولاهم اعنتت صح النكاح لانها من اهل العباد وامتناع النفوذ حتى المولى قد
قال لا خيرا لها لان النفوذ بعد العتق فلا يتحقق زيادة الملك كما اذا زوجت نفسها بعد العتق

في حق المهر وان قتلته حرة نفسها قبل ان يدخل بها زوجها اقلها المهر خلاف الفرج حلاله هو
يعتبر بالردة وبقتل المولى امة والجامع ما بيناه قلنا ان جناية المهر على نفسه غير معتبرة
فحق احكام الدنيا فيها وتما حقت الفها بخلاف قتل المولى امة لان يعتبر في احكام
الدنيا حق نجاسة كفارة عليه اذ الزوج امة فالاذن في العزل الى المولى عندا بحقيقة
رحم الله وعن ابو يوسف رحمه الله ان الاذن اليها لان الوطى حقة ما حثت لها
ولاية المطالبة وفي العزل تنقيص حقة ما في شتر رضاها كما في الحرة بخلاف امة
المملوكة لانه لا مطالبة لها فلا يعتبر رضاها وجه ظاهر الرواية ان العزل يحل بمقصود
الولد وهو حق المولى فيعتبر رضاها وجه ظاهر الرواية ان العزل يحل بمقصود

كتاب الطلاق
في حق المهر وان قتلته حرة نفسها قبل ان يدخل بها زوجها اقلها المهر خلاف الفرج حلاله هو
يعتبر بالردة وبقتل المولى امة والجامع ما بيناه قلنا ان جناية المهر على نفسه غير معتبرة
فحق احكام الدنيا فيها وتما حقت الفها بخلاف قتل المولى امة لان يعتبر في احكام
الدنيا حق نجاسة كفارة عليه اذ الزوج امة فالاذن في العزل الى المولى عندا بحقيقة
رحم الله وعن ابو يوسف رحمه الله ان الاذن اليها لان الوطى حقة ما حثت لها
ولاية المطالبة وفي العزل تنقيص حقة ما في شتر رضاها كما في الحرة بخلاف امة
المملوكة لانه لا مطالبة لها فلا يعتبر رضاها وجه ظاهر الرواية ان العزل يحل بمقصود
الولد وهو حق المولى فيعتبر رضاها وجه ظاهر الرواية ان العزل يحل بمقصود

الحمد لله
في حق المهر وان قتلته حرة نفسها قبل ان يدخل بها زوجها اقلها المهر خلاف الفرج حلاله هو
يعتبر بالردة وبقتل المولى امة والجامع ما بيناه قلنا ان جناية المهر على نفسه غير معتبرة
فحق احكام الدنيا فيها وتما حقت الفها بخلاف قتل المولى امة لان يعتبر في احكام
الدنيا حق نجاسة كفارة عليه اذ الزوج امة فالاذن في العزل الى المولى عندا بحقيقة
رحم الله وعن ابو يوسف رحمه الله ان الاذن اليها لان الوطى حقة ما حثت لها
ولاية المطالبة وفي العزل تنقيص حقة ما في شتر رضاها كما في الحرة بخلاف امة
المملوكة لانه لا مطالبة لها فلا يعتبر رضاها وجه ظاهر الرواية ان العزل يحل بمقصود
الولد وهو حق المولى فيعتبر رضاها وجه ظاهر الرواية ان العزل يحل بمقصود

فان كانت تزوجت بغير إذن علي الف ومهر مثلها مائة فدخل بها زوجها ثم اعتقها مولا
 فالف لم يملكها استوفى منافع مملوكة للولي ان لم يدخل بها حتى اعتقها فالف لم يملكها
 منافع مملوكة لها والتمرد بالمهر الا الف المسمى كن نفاذ العقد لعققت استندت وقت وجوب
 العقد فصنعت التسمية وجرت في هذا المسمى يجب مهر خيال الوطى في نكاح موقوفه وان
 العقد نكاحا استناد النفاذ فايوجب الاكلان احدا ومن وضاه ابنه فولدت
 ما في حق ام ولد له وعليه قيمته ولا مهر عليه ومنه المسألة ان يدعيه
 الابن وجها كان له ولاية تمام كمال الابن الحاجة الى البقاء فله تمام جارية الحاجة
 الى صيانة الماء غير ان الحاجة الى البقاء تسلب دونها الى البقاء نفسه فله التملك الجارية
 بالقيمة والطعام بغير القيمة ثم هذا المالك يثبت قبل الاستيلاء شرط اذا لم يصح
 حقيقة المالك اوحقه وكذلك غير ثابت للاب فيها حتى يجوز له التزوج بها
 فلا بد من تقديمه فبين ان الوطى يلاقى ملكه فلا يلزمه العقر وقال نفروا الشافعي
 راجع الله يجب المهر لانها يشترط المالك حكما للاستيلاء كما في الجارية المشتركة
 وحكم الشئ يعقبه والمسألة معروفة قال ولو كان الابن زوجها اباه فولدت
 له ام ولد له ولا قيمة عليه المهر ولدها حر لانه صح التزوج عندنا
 خلافا للشافعية لخلوها عن ملك الاب الا يري ان الابن ملكها من كل وجه
 فمن الجحال ان يملكها الاب من وجه وكذا يملك من التصرفات ما لا يبقى
 معها ملك الاب لو كان فدل ذلك على النفاذ ملكه لانه يسقط الحد للشبهة

المسألة

فان كانت تزوجت بغير إذن علي الف ومهر مثلها مائة فدخل بها زوجها ثم اعتقها مولا
 فالف لم يملكها استوفى منافع مملوكة للولي ان لم يدخل بها حتى اعتقها فالف لم يملكها
 منافع مملوكة لها والتمرد بالمهر الا الف المسمى كن نفاذ العقد لعققت استندت وقت وجوب
 العقد فصنعت التسمية وجرت في هذا المسمى يجب مهر خيال الوطى في نكاح موقوفه وان
 العقد نكاحا استناد النفاذ فايوجب الاكلان احدا ومن وضاه ابنه فولدت
 ما في حق ام ولد له وعليه قيمته ولا مهر عليه ومنه المسألة ان يدعيه
 الابن وجها كان له ولاية تمام كمال الابن الحاجة الى البقاء فله تمام جارية الحاجة
 الى صيانة الماء غير ان الحاجة الى البقاء تسلب دونها الى البقاء نفسه فله التملك الجارية
 بالقيمة والطعام بغير القيمة ثم هذا المالك يثبت قبل الاستيلاء شرط اذا لم يصح
 حقيقة المالك اوحقه وكذلك غير ثابت للاب فيها حتى يجوز له التزوج بها
 فلا بد من تقديمه فبين ان الوطى يلاقى ملكه فلا يلزمه العقر وقال نفروا الشافعي
 راجع الله يجب المهر لانها يشترط المالك حكما للاستيلاء كما في الجارية المشتركة
 وحكم الشئ يعقبه والمسألة معروفة قال ولو كان الابن زوجها اباه فولدت
 له ام ولد له ولا قيمة عليه المهر ولدها حر لانه صح التزوج عندنا
 خلافا للشافعية لخلوها عن ملك الاب الا يري ان الابن ملكها من كل وجه
 فمن الجحال ان يملكها الاب من وجه وكذا يملك من التصرفات ما لا يبقى
 معها ملك الاب لو كان فدل ذلك على النفاذ ملكه لانه يسقط الحد للشبهة

فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره... فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره... فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره...

فاذا جازا لنكاح صاده او مضمونا بام يثبت ملكا ليمين فلا تصير له ولا قيمة
عليها ولا في ولدها... عليهما وعليهما... لا يترامى بالنكاح وولدها حلاله ملكه لغيره
فتعق عليها بقرابة قال اذا كانت الحرة تحت عبد فقالت لمولاة اعتقه عنى الف
ففعل ففسد النكاح وقال فرجه الله لا يفسد اصله انه يقع العتق عن الام
عندنا حتى يكون الولاء عليه ولو تعقى ثلث الكفارة يخرج عن عهدها وعنده يقع عن المامور
لا يه طلب ان يعتق المامور عبدا عنه وهذا محال انه لا تعق فيما لا يملك ابن آدم فلم يصح
الطلب في بيع العتق عن المامور ولنا انه ما يمكن تعقيم بتقديم الملك بطريق الاقضاء
اذا الملك شرط لصحة العتق عنه فيصير قوله لا تعق طلبة لملكك من باب الفهم امره باعتاق
الامر عنه وقوله اعتقت تملكيا منه ثم الاعتاق عنه واذا ثبت الملك للامور ففسد النكاح
للتنافي بين المالكين ولو قالت اعتقه عنى فلم تنه ما لام يفسد النكاح والولاء للعتق
عندنا حنيفة ومحمد رحمهما الله وقال ابو يوسف فارجعها لله هذا الاول وسواء كان
يقدم التملك بغير عوض تصحيمه لغيره وليسقط اعتبار القبض كما اذا كان عليه كفارة
ظهر اذ اقام غيره ان يطعم عنه ولما ان العتق من شرط القبض بالملك لا يمكن اسقاطه
ولا التباينة اقضاء لانه فعل حسي بخلاف البيع لانه تصرف شرعي وفي تلك المسألة
الفقير ينيوب عن الام في القبض اما العبد فلا يقع في يده شيء لينيوب عنه

فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره... فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره... فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره... فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره... فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره...

باب نكاح اهل الشرك

واذا تزوج الكافر بغير شهود او في عدل كافير يترك في دينهم جازم اسما اقوا عليه وهذا

فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره... فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره... فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره... فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره... فان كان الملك يملك ما لا يملكه غيره...

لا يثبت حق الفلأه الأهمال ضرورة التامل والنكاح يشغل عنه فلا يشترع في حله كذا
 المرتبة لا يترجمها مسلم ولا كافرها محبوسه للتامل في خدمة الزوج تشغلا ولا أنه
 لا يفتقر بينهما المصالح والنكاح ما شرع لعين بل المصالح فإن كان أحدهما زوجا مسلما
 فالأول على أنه كذا ان اسلم أحدهما ولد صغيرا وولد مسلمانا لا يمكن في جعله
 تبعاً لنظر إليه لو كان أحدهما كتابيا أو آخر مجوسيا فالولد كتابي لأن في نوع نظر هذا الجوه
 شرمه الشافعي بينا الفناء في المعارضة نحن أثبتنا الترخيم وإذا اسلمت المرأة وزوجها كافرا
 القاضى على الإسلام فان اسلم في امرأته فان ابى فرق بينهما وكان لك طلاقا عند أبي حنيفة
 وحمل فلان اسلم الزوج ونكحته مجوسية عرض عليها الإسلام فأنى اسلمت فهي امرأته وان ابى
 فرق القاضى بينهما ولم تكن الفرقة بينهما طلاقا وقال أبو يوسف لا يكون الفرقة طلاقا في
 الوجهين أما العرض فمذنبنا وقال شافعي لا يعرض للإسلام لأن فيه مضاهم وقد
 ضمنا بقوله المذنبان لا يترجمهما لأن ما في النكاح قبل الدخول غير متأكد وينقطع بنفس
 الإسلام بعدة متأكد فينا جل إلى انقضاء ثلث حيض كما في الطلاق ولنا ان المقاصد قد فاقا
 فلا بد من سبب يثبت على الفرقة فلا إسلام طاعة لا يصح سببا لها فيعرض الإسلام
 ليحصل المقاصد للإسلام أو يثبت الفرقة بالاباء وجعل قول أبي يوسف أن الفرقة بسبب شتر
 في الزواج فلا يكون طلاقا لفرقة بسبب المال لهما ان الإباء امتنع عن إمساكها المعروف
 مع قدرته عليه للإسلام فينبو القاضى منا في الترخيم كما في العجب لعلنا أم المراءة
 فليست باهل للطلاق فلا ينبو منا بها عند إباءها ثم إذا فرق القاضى

كتاب النكاح
 في النكاح ما شرع لعين بل المصالح فإن كان أحدهما زوجا مسلما فالأول على أنه كذا ان اسلم أحدهما ولد صغيرا وولد مسلمانا لا يمكن في جعله تبعاً لنظر إليه لو كان أحدهما كتابيا أو آخر مجوسيا فالولد كتابي لأن في نوع نظر هذا الجوه شرمه الشافعي بينا الفناء في المعارضة نحن أثبتنا الترخيم وإذا اسلمت المرأة وزوجها كافرا القاضى على الإسلام فان اسلم في امرأته فان ابى فرق بينهما وكان لك طلاقا عند أبي حنيفة وحمل فلان اسلم الزوج ونكحته مجوسية عرض عليها الإسلام فأنى اسلمت فهي امرأته وان ابى فرق القاضى بينهما ولم تكن الفرقة بينهما طلاقا وقال أبو يوسف لا يكون الفرقة طلاقا في الوجهين أما العرض فمذنبنا وقال شافعي لا يعرض للإسلام لأن فيه مضاهم وقد ضمنا بقوله المذنبان لا يترجمهما لأن ما في النكاح قبل الدخول غير متأكد وينقطع بنفس الإسلام بعدة متأكد فينا جل إلى انقضاء ثلث حيض كما في الطلاق ولنا ان المقاصد قد فاقا فلا بد من سبب يثبت على الفرقة فلا إسلام طاعة لا يصح سببا لها فيعرض الإسلام ليحصل المقاصد للإسلام أو يثبت الفرقة بالاباء وجعل قول أبي يوسف أن الفرقة بسبب شتر في الزواج فلا يكون طلاقا لفرقة بسبب المال لهما ان الإباء امتنع عن إمساكها المعروف مع قدرته عليه للإسلام فينبو القاضى منا في الترخيم كما في العجب لعلنا أم المراءة فليست باهل للطلاق فلا ينبو منا بها عند إباءها ثم إذا فرق القاضى

في النكاح ما شرع لعين بل المصالح فإن كان أحدهما زوجا مسلما فالأول على أنه كذا ان اسلم أحدهما ولد صغيرا وولد مسلمانا لا يمكن في جعله تبعاً لنظر إليه لو كان أحدهما كتابيا أو آخر مجوسيا فالولد كتابي لأن في نوع نظر هذا الجوه شرمه الشافعي بينا الفناء في المعارضة نحن أثبتنا الترخيم وإذا اسلمت المرأة وزوجها كافرا القاضى على الإسلام فان اسلم في امرأته فان ابى فرق بينهما وكان لك طلاقا عند أبي حنيفة وحمل فلان اسلم الزوج ونكحته مجوسية عرض عليها الإسلام فأنى اسلمت فهي امرأته وان ابى فرق القاضى بينهما ولم تكن الفرقة بينهما طلاقا وقال أبو يوسف لا يكون الفرقة طلاقا في الوجهين أما العرض فمذنبنا وقال شافعي لا يعرض للإسلام لأن فيه مضاهم وقد ضمنا بقوله المذنبان لا يترجمهما لأن ما في النكاح قبل الدخول غير متأكد وينقطع بنفس الإسلام بعدة متأكد فينا جل إلى انقضاء ثلث حيض كما في الطلاق ولنا ان المقاصد قد فاقا فلا بد من سبب يثبت على الفرقة فلا إسلام طاعة لا يصح سببا لها فيعرض الإسلام ليحصل المقاصد للإسلام أو يثبت الفرقة بالاباء وجعل قول أبي يوسف أن الفرقة بسبب شتر في الزواج فلا يكون طلاقا لفرقة بسبب المال لهما ان الإباء امتنع عن إمساكها المعروف مع قدرته عليه للإسلام فينبو القاضى منا في الترخيم كما في العجب لعلنا أم المراءة فليست باهل للطلاق فلا ينبو منا بها عند إباءها ثم إذا فرق القاضى

في النكاح ما شرع لعين بل المصالح فإن كان أحدهما زوجا مسلما فالأول على أنه كذا ان اسلم أحدهما ولد صغيرا وولد مسلمانا لا يمكن في جعله تبعاً لنظر إليه لو كان أحدهما كتابيا أو آخر مجوسيا فالولد كتابي لأن في نوع نظر هذا الجوه شرمه الشافعي بينا الفناء في المعارضة نحن أثبتنا الترخيم وإذا اسلمت المرأة وزوجها كافرا القاضى على الإسلام فان اسلم في امرأته فان ابى فرق بينهما وكان لك طلاقا عند أبي حنيفة وحمل فلان اسلم الزوج ونكحته مجوسية عرض عليها الإسلام فأنى اسلمت فهي امرأته وان ابى فرق القاضى بينهما ولم تكن الفرقة بينهما طلاقا وقال أبو يوسف لا يكون الفرقة طلاقا في الوجهين أما العرض فمذنبنا وقال شافعي لا يعرض للإسلام لأن فيه مضاهم وقد ضمنا بقوله المذنبان لا يترجمهما لأن ما في النكاح قبل الدخول غير متأكد وينقطع بنفس الإسلام بعدة متأكد فينا جل إلى انقضاء ثلث حيض كما في الطلاق ولنا ان المقاصد قد فاقا فلا بد من سبب يثبت على الفرقة فلا إسلام طاعة لا يصح سببا لها فيعرض الإسلام ليحصل المقاصد للإسلام أو يثبت الفرقة بالاباء وجعل قول أبي يوسف أن الفرقة بسبب شتر في الزواج فلا يكون طلاقا لفرقة بسبب المال لهما ان الإباء امتنع عن إمساكها المعروف مع قدرته عليه للإسلام فينبو القاضى منا في الترخيم كما في العجب لعلنا أم المراءة فليست باهل للطلاق فلا ينبو منا بها عند إباءها ثم إذا فرق القاضى

التي تهاجر جلدان نخرج ولا عدا عليها عندني حنيفة وقال عليها العدا لان الفرقه
 وقعت بعد الدخول في الاسلام فيلزمها حكم الاسلام ولا حنيفة انها الزنا النكاح المستقر
 وجبنا نظره والخطره ولا خطر له الا في هذا لا تجب العدا على العدة على المسيية وان كانت حرة
 لم تخرج حتى تضع حملها وعن ان حنيفة انما يصح النكاح ولا يقر بها زوجها حتى تضع حملها
 كما في الحلي من الزنا وحده لا في النسب فاذ اظهر القرائن في حق النسب يظهر في حق الزنا
 من النكاح احتياطاً قال اذا انكح احد الزوجين عن الاسلام وقعت الفرقه بغير طلاق
 وهذا عندني حنيفة ولا يوسق وقال محمد لان كانت الردة من الزوج في الفرقه بطلاق
 فهو يعتبر بالاباء والجماع ما بيناه وابو يوسف مروي عن اصلنا في الاباء وابو حنيفة
 فرق بينهما وجهان الردة منافية للنكاح لكونها منافية للعصمة والطلاق رافع
 فتعدلان تجعل طلاقا بخلاف الاباء لان ينفوت الامساك بالمعروف فيجب التسريح
 بالاحسان على ما مر وهذا لتوقف الفرقه بالاباء على القضاء ولا توقف بالردة فمن كان الزنا
 هو المزدحم فلها كل المهران دخل بها ونصف المهران لم يدخل بها وان كانت هي المرتدة فلها
 كل المهران دخل بها وان لم يدخل بها فلا مهر لها ولا نفقة **قال** فان انكح
 معاً ثم اسبى امعاقها على كاسها استحسننا وقال فوده يبطل لان ردة اخذها منافية في ردها
 ردة اخذها فطنا ما روي ان في حنيفة انكحها ثم اسبى ولم يهرم بالصحة رضاء الله
 عليهم جميعين يتجدد لانكح ولا انكح منهم واقع معا لجهالة التارخ ولو اسلم احدهما
 بعد الانكاح ففسد النكاح بينهما لاصرار الاخر على الردة لانه مناف كابتدائها

المداد
 في النكاح
 في الردة
 في المهر
 في النفقة
 في الطلاق
 في الحضانة
 في الميراث
 في العدة
 في النسيئة
 في الزنا
 في الفروج
 في القذف
 في الشقاق
 في البغية
 في الخلع
 في التاميم
 في النكاح
 في الردة
 في المهر
 في النفقة
 في الطلاق
 في الحضانة
 في الميراث
 في العدة
 في النسيئة
 في الزنا
 في الفروج
 في القذف
 في الشقاق
 في البغية
 في الخلع
 في التاميم

المداد
 في النكاح
 في الردة
 في المهر
 في النفقة
 في الطلاق
 في الحضانة
 في الميراث
 في العدة
 في النسيئة
 في الزنا
 في الفروج
 في القذف
 في الشقاق
 في البغية
 في الخلع
 في التاميم

كتاب الرضاع

قال قليل ارضاع وكثيرة سواء اذا حصل في مدة الرضاع يتعلق به التحريم وقال الشافعي لا يثبت التحريم الا بجملة ضعات لقوله عليه السلام لا تحرم المصبة ولا المصتان ولا الاملاجة ولا الاملاجان ولنا قوله تعالى احيي انكم الاتي ارضعناكم الآية وقوله عليه السلام يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب من غير فصل وكان الحكم ثلثان كانت اشبهه البعوضة الثابتة بتصور العظم اثبات اللحم لكونه موطن فتعلق الحكم بفعل الارضاع وما رواه جود جبال الكتاب او منسوخ به ينبغي ان يكون في مدة الرضاع لما بين ثم مدة الرضاع ثلثون شهرا عند ابي حنيفة وثنا استثنان وهو قول الشافعي وقال زفرية ثلث احوال لان الحول حسن التحول من حال الى حال كذا من الزيادة على الحولين لما بين فيقيد به ولما قوله في حمله دفعه الى ثلثون شهرا ومدة الحمل اذهاها ستة اشهر فهي للفصل هو كان وقال النبي عليه السلام لا رضاع بعد حولين وله هذه الآية ووجهه ان تعالى ذكر شيئين وضرب لهما مدة فكانت لكل واحد منهما اكلها لاجل المضروب للدينين الا ان قام المنقص في احداهما ففي الثاني على ظاهره ولا يحد من تغير الغذاء ليقطع الكتاب بالابن وذلك بزيادة مدة يتعدى الصبي فيها غير فقد رويت باحاديث مدة الحمل لانها مغيرة فان غدا الحولين يغايرون عن الرضيع كما يغايرون غدا الفطيم والحديث مجمل على مدة الاستحقاق وعليه يحل التصل بالمقيد بحولين في الكتاب **قال** اذا مضت مدة الرضاع لم يتعلق بالرضاع تحريم لقوله عليه السلام لا رضاع بعد الفصل

المسألة

كتاب الرضاع

الحديث في كتاب الرضاع...
 قال الشافعي لا يثبت التحريم الا بجملة ضعات...
 ولا الاملاجة ولا الاملاجان...
 يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب...
 بتصور العظم اثبات اللحم...
 او منسوخ به ينبغي ان يكون...
 عند ابي حنيفة وثنا استثنان...
 حسن التحول من حال الى حال...
 وحمله دفعه الى ثلثون شهرا...
 هو كان وقال النبي عليه السلام...
 ان تعالى ذكر شيئين وضرب...
 الا ان قام المنقص في احداهما...
 بالابن وذلك بزيادة مدة...
 لانها مغيرة فان غدا الحولين...
 على مدة الاستحقاق وعليه يحل...
 مدة الرضاع لم يتعلق بالرضاع...

المسألة...
 قال الشافعي لا يثبت التحريم...
 ولا الاملاجة ولا الاملاجان...
 يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب...
 بتصور العظم اثبات اللحم...
 او منسوخ به ينبغي ان يكون...
 عند ابي حنيفة وثنا استثنان...
 حسن التحول من حال الى حال...
 وحمله دفعه الى ثلثون شهرا...
 هو كان وقال النبي عليه السلام...
 ان تعالى ذكر شيئين وضرب...
 الا ان قام المنقص في احداهما...
 بالابن وذلك بزيادة مدة...
 لانها مغيرة فان غدا الحولين...
 على مدة الاستحقاق وعليه يحل...
 مدة الرضاع لم يتعلق بالرضاع...

المسألة...
 قال الشافعي لا يثبت التحريم...
 ولا الاملاجة ولا الاملاجان...
 يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب...
 بتصور العظم اثبات اللحم...
 او منسوخ به ينبغي ان يكون...
 عند ابي حنيفة وثنا استثنان...
 حسن التحول من حال الى حال...
 وحمله دفعه الى ثلثون شهرا...
 هو كان وقال النبي عليه السلام...
 ان تعالى ذكر شيئين وضرب...
 الا ان قام المنقص في احداهما...
 بالابن وذلك بزيادة مدة...
 لانها مغيرة فان غدا الحولين...
 على مدة الاستحقاق وعليه يحل...
 مدة الرضاع لم يتعلق بالرضاع...

المسألة...
 قال الشافعي لا يثبت التحريم...
 ولا الاملاجة ولا الاملاجان...
 يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب...
 بتصور العظم اثبات اللحم...
 او منسوخ به ينبغي ان يكون...
 عند ابي حنيفة وثنا استثنان...
 حسن التحول من حال الى حال...
 وحمله دفعه الى ثلثون شهرا...
 هو كان وقال النبي عليه السلام...
 ان تعالى ذكر شيئين وضرب...
 الا ان قام المنقص في احداهما...
 بالابن وذلك بزيادة مدة...
 لانها مغيرة فان غدا الحولين...
 على مدة الاستحقاق وعليه يحل...
 مدة الرضاع لم يتعلق بالرضاع...

[illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

[illegible]

ولما احتجوا بالزوج الصبي لم يصححت نكاح المصقة لانها عمه من الرضاع واذا اختلفا.

بالملة واللام هو النال يتعلق بالتميم وان غلب الجاء لم يتعلق بالتميم خلافا للشافعي وهو يقول انه موجود في حقيقة ونحن نقول المغلوب غير موجود كما حق في الحقيقة الملية

كما في البيهقي ان اخذوا بطعامهم يتعلق بالخرم من كان اللبس غاليا عندنا في حقيقة

ولا اذا كان اللبن غالبا يتعلق به التحريم قال قوطب ايضا اذا لم يمسح بالحق وطبخ على ايتعلق

الخير في قولهم جميعا لها ان العبرة للعالم كمال في الماء اذا لم يغيره شيء من حاله ولا في حقيقته ان

الطعام اصله اللبن تابع له في حق القيصوف نصا كما يتبعه في حق معبرته بقاء اللبن من الطعام

عندها هو الصبي لأن التغذي بالطعام اذ هو الاصل وان اخطأ بالدواء والابن غالبا يلقق به

التي هي لان اللسان يبقى مقصودا في اخذ الدواعي لتقوية على الوصول اذا اخطأ اللسان يابن الشامة

وهو الغالب الخلق به التي هي وان غلبت الشاة لم يتعلق به الخرم اعتدال العالم في الماء واذا

عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: **الْبَصَالَةُ شَيْءٌ وَاحِدٌ أَفْجَا الْإِقَابَاتِ** بَا

الكتاب في بناء الحكمة وقوتها

[illegible]

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنَّهٗ هَدَانَا ۚ وَمَا كُنَّا لَنَكْتَسِبَ
 الْكَفٰرَۃَ اِنْ لَمْ يَهْدِنَا ۚ سُبْحٰنَ الَّذِي هُوَ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۱۰۰

السوق يذب إليه سائر البضائع، وأحب إلى امرأة بعد زوجها أجر الصبي يعلق

فقال له يا ابن آدم اني قد جعلتك نبياً فاعلم انك قد جئت بالحق والبر والعدل

إلى غيرها بواسطة وإلا موت لم يبق لها ولها لا يوجد لها حمة المصاهرة
 في عدم النكاح ولا يوجد لها حمة المصاهرة في عدم النكاح

[illegible]

يجب بطريق المتعة على ما عرف لكن من شرطه ابطال النكاح واذا كانت مسبية ليست تطيقه
التعدي كغيره اليه ثم انما تكون متعديا اذا علمت بالنكاح فقصده بالادعاء الفسا داما
اذ لم تعلم بالنكاح او علمت بالنكاح ولكنها قصده دفع الجمع والملاصق الصغيرة دون
الافساد لا تكون متعديا لانها مأمورة بذلك ولو علمت بالنكاح ولم تعلم بالفساد لا تكون
متعديا ايضا ولهذا ما اعتبا به كحل الرجوع قصدا لفساد الادعاء ولا دفع المحرم ولا يقبل في الرضا
شهادة النساء منفردات وانما يثبت لشهادة رجلين او رجل وامرأتين قال الله يثبت بشهادة
امرأة واحدة اذا كانت مدعونة بالعدالة لان الحمة حق من حقوق الناس فيثبت بخبر الواحد
كمن اشترى لحما خابرة واحدة نه ذبيحة الجوسي ولذا ان ثبوت الحمة لا يقبل الفصل عن
زوال الملك في باب النكاح وابطال الملك لا يثبت الا بشهادة رجلين او رجل وامرأتين بخلاف
الهم لان حمة التناول ينفك عن زوال الملك فاعتبرا امراد بيننا والله اعلم

كتاب الطلاق بالثلاث سنة

قال الطلاق على ثلاث اوجه حسن واحسن وبلغوا احسن ان يطلق الرجل امرأته تطليقة
واحدة في طهر حيها ما هي فيه تتركها حتى تنقضي عدها لان الصحابة رضي عنهم كانوا يستحبون ان لا يزيدا
في الطلاق على واحدة حتى تنقضي العدة وان دنا افضل عندهم من ان يطلق الرجل ثلثا
عند كل طهر واحدة ولا تباعد من الندامة واقضها بالمرأة ولا خلاف لاحد في الكراهة
والحسن هو طلاق السنة وهو ان يطلق المدخول بها ثلثا في ثلثة اطهار وقال
مالك انه بدعة ولا يباح الا واحدة لان الاصل في الطلاق هو الخطر والاباحة

الطلاق
الطلاق هو ان يطلق الرجل امرأته تطليقة واحدة في طهر حيها ما هي فيه تتركها حتى تنقضي عدها لان الصحابة رضي عنهم كانوا يستحبون ان لا يزيدا في الطلاق على واحدة حتى تنقضي العدة وان دنا افضل عندهم من ان يطلق الرجل ثلثا عند كل طهر واحدة ولا تباعد من الندامة واقضها بالمرأة ولا خلاف لاحد في الكراهة والحسن هو طلاق السنة وهو ان يطلق المدخول بها ثلثا في ثلثة اطهار وقال مالك انه بدعة ولا يباح الا واحدة لان الاصل في الطلاق هو الخطر والاباحة

الطلاق
الطلاق هو ان يطلق الرجل امرأته تطليقة واحدة في طهر حيها ما هي فيه تتركها حتى تنقضي عدها لان الصحابة رضي عنهم كانوا يستحبون ان لا يزيدا في الطلاق على واحدة حتى تنقضي العدة وان دنا افضل عندهم من ان يطلق الرجل ثلثا عند كل طهر واحدة ولا تباعد من الندامة واقضها بالمرأة ولا خلاف لاحد في الكراهة والحسن هو طلاق السنة وهو ان يطلق المدخول بها ثلثا في ثلثة اطهار وقال مالك انه بدعة ولا يباح الا واحدة لان الاصل في الطلاق هو الخطر والاباحة

الحاجة الخاضعة قد انقضت بالواحدة قلنا قوله عليه السلام في حديث ابن عمر عنهما ان
السنة ان يستقبل الطهر استقبالا فيطلقها الحق عن طليقة وكان الحكم يدعى على دليل الحاجة
وهو الاقدام على الطلاق في زمان تجرد الرغبة وهو الطهر الحاجة كما تكرر نظر الى دليلها
ثم قيل الاول ان يؤخر الابتاع الى اخر الطهر احترازا عن تطويل العدة ولا يظهر ان يطلقها كما
ظهرت كانه لو اخذ بما يجامعها ومن قصده التطلاق فيتيقن ايقاع عقيلها عوطا طلاق البعد
ان يطلقها الثانية بكل واحدة او ثلثا في طهر واحد فاذ اقبل ذلك وقع الطلاق وكان عاصيا
وقال المشافعي كل طلاق مباح كانه تصرف مشروع حتى يستفاد به الحكم والمشترعية كاجتماع
الخط والخلاف الطلاق في حالة الحيض لان الحرم تطويل العدة عليها لا انطلاق قلنا ان الاصل في
الطلاق هو الخطر لما فيه من قطع الكاح الذي تعلقت به المصالح الدينية والدنيوية فلا حاجة
للحاجة الى الخاضعة كالحاجة الى الحج بين التثنية في المفرد على الاطهاد ثابتة نظر الى دليلها
والحاجة في نفسها باقية فامكن تصويل الدليل عليها والمشرع عيّن في ذلك من حيث انه ازالة
الرق لا تثنى الخطر المعنى في غيره وهو ما ذكرناه وكذا ايقاع التثنية في الطهر الواحد بدونه
لما قلنا واختلفت الرواية في الواحدة البائدة قال في الاصل انه لخطا السنة كانه لا حاجة
الى اثبات صفة ذلك في الخاضعة هي البيوتة وفي رواية الزيادة ان لا يكون الحاجة الى
الخاضعة جزاء السنة في الطلاق من وجهين سنة في الوقت وسنة في العدة والسنة في
العدّة ليستوى فيها المدخول بها وغير المدخول بها او تدخّل بها والسنة في الوقت ثبت في
المدخول بها خاصة تهون بطلانها في طهر يجامعها فيمنع من اعادة دليل الحاجة وهو الاقدام

الحاجة الخاضعة قد انقضت بالواحدة قلنا قوله عليه السلام في حديث ابن عمر عنهما ان
السنة ان يستقبل الطهر استقبالا فيطلقها الحق عن طليقة وكان الحكم يدعى على دليل الحاجة
وهو الاقدام على الطلاق في زمان تجرد الرغبة وهو الطهر الحاجة كما تكرر نظر الى دليلها
ثم قيل الاول ان يؤخر الابتاع الى اخر الطهر احترازا عن تطويل العدة ولا يظهر ان يطلقها كما
ظهرت كانه لو اخذ بما يجامعها ومن قصده التطلاق فيتيقن ايقاع عقيلها عوطا طلاق البعد
ان يطلقها الثانية بكل واحدة او ثلثا في طهر واحد فاذ اقبل ذلك وقع الطلاق وكان عاصيا
وقال المشافعي كل طلاق مباح كانه تصرف مشروع حتى يستفاد به الحكم والمشترعية كاجتماع
الخط والخلاف الطلاق في حالة الحيض لان الحرم تطويل العدة عليها لا انطلاق قلنا ان الاصل في
الطلاق هو الخطر لما فيه من قطع الكاح الذي تعلقت به المصالح الدينية والدنيوية فلا حاجة
للحاجة الى الخاضعة كالحاجة الى الحج بين التثنية في المفرد على الاطهاد ثابتة نظر الى دليلها
والحاجة في نفسها باقية فامكن تصويل الدليل عليها والمشرع عيّن في ذلك من حيث انه ازالة
الرق لا تثنى الخطر المعنى في غيره وهو ما ذكرناه وكذا ايقاع التثنية في الطهر الواحد بدونه
لما قلنا واختلفت الرواية في الواحدة البائدة قال في الاصل انه لخطا السنة كانه لا حاجة
الى اثبات صفة ذلك في الخاضعة هي البيوتة وفي رواية الزيادة ان لا يكون الحاجة الى
الخاضعة جزاء السنة في الطلاق من وجهين سنة في الوقت وسنة في العدة والسنة في
العدّة ليستوى فيها المدخول بها وغير المدخول بها او تدخّل بها والسنة في الوقت ثبت في
المدخول بها خاصة تهون بطلانها في طهر يجامعها فيمنع من اعادة دليل الحاجة وهو الاقدام

على الطلاق في زمان تجرد الرغبة وهو الطهر الحائض لان الجماع اما زمان الحيض في زمان النفقة
وبالجماع مرة في الطهر تقتر الرغبة وغير المدخول بها يطلقها في حالة الطهر والحيض خلافا لفرقة
وهو يقسمها على المدخول بها ولذا ان الرغبة في غير المدخول بها صادقة لان نقل بالحيض
ما لم يحصل مقصود منه نه في المدخول بها تجرد بالطهر **قال** ذكوات المرأة لا تحيض
من صغرها وكبرها لان بطاقتها اثلاث السنة طلقها واحدة فاذا مضى شهر طلقها اخرى لان
الشهر في حقها قائم مقام الحيض قال الله تعالى لا تليس من الحيض الى ان قال
واللائي لم يحضن ولا قامة في الحيض خاصة حتى يقبلها لاستبراء في حقها بالشهر وهو
بالحيض لا بالطهر لان كان الطلاق في اول الشهر يعني بالشهر وبالاهلة وان كان في وسطه
فما لايام في حقها تنقضي فتنقضي السنة كذلك عند الحنفية وعندنا يكمل الاول بالاخير
ولم توسطان بالاهلة تعني مسائل الاجابات **قال** ويجوز ان يطلقها ولا يفضل بين طاهها
وطاها زمان قال فرقة يفضل بين طاهها زمان الحيض لان الجماع تقتر الرغبة
واما تجرد بزمن وهو الشهر فلان لا يتوهم الجبل فيها والكرهية في ذوات الحيض باعتبارها
لان عندنا لا يشترط جمل العدة والرغبة وان كانت تقتر من الوجه الذي ذكر لكن لا يترتب
وجملها لان يرغب في طهر غيره علق فورا عن مؤن الولد فكان الزمان زمان الرغبة قصار
الزمان الجبل وطلاق الحاصل يجوز عقيب الجماع لانه لا يؤدي الى اشتباه وجمل العدة وزمان
الجبل زمان الرغبة في الوطى لكونه غير علق او غيرها لكان ولده منها فلا يقل الرغبة
بالجماع ويطلقها للسنة ثلثا يفضل بين كل تطبيقين لانه عندنا في حذيفة

في الطهر في زمان النفقة وهو الطهر الحائض لان الجماع اما زمان الحيض في زمان النفقة وبالجماع مرة في الطهر تقتر الرغبة وغير المدخول بها يطلقها في حالة الطهر والحيض خلافا لفرقة وهو يقسمها على المدخول بها ولذا ان الرغبة في غير المدخول بها صادقة لان نقل بالحيض ما لم يحصل مقصود منه نه في المدخول بها تجرد بالطهر قال ذكوات المرأة لا تحيض من صغرها وكبرها لان بطاقتها اثلاث السنة طلقها واحدة فاذا مضى شهر طلقها اخرى لان الشهر في حقها قائم مقام الحيض قال الله تعالى لا تليس من الحيض الى ان قال واللائي لم يحضن ولا قامة في الحيض خاصة حتى يقبلها لاستبراء في حقها بالشهر وهو بالحيض لا بالطهر لان كان الطلاق في اول الشهر يعني بالشهر وبالاهلة وان كان في وسطه فما لايام في حقها تنقضي فتنقضي السنة كذلك عند الحنفية وعندنا يكمل الاول بالاخير ولم توسطان بالاهلة تعني مسائل الاجابات قال ويجوز ان يطلقها ولا يفضل بين طاهها وطاها زمان قال فرقة يفضل بين طاهها زمان الحيض لان الجماع تقتر الرغبة واما تجرد بزمن وهو الشهر فلان لا يتوهم الجبل فيها والكرهية في ذوات الحيض باعتبارها لان عندنا لا يشترط جمل العدة والرغبة وان كانت تقتر من الوجه الذي ذكر لكن لا يترتب وجملها لان يرغب في طهر غيره علق فورا عن مؤن الولد فكان الزمان زمان الرغبة قصار الزمان الجبل وطلاق الحاصل يجوز عقيب الجماع لانه لا يؤدي الى اشتباه وجمل العدة وزمان الجبل زمان الرغبة في الوطى لكونه غير علق او غيرها لكان ولده منها فلا يقل الرغبة بالجماع ويطلقها للسنة ثلثا يفضل بين كل تطبيقين لانه عندنا في حذيفة

في الطهر في زمان النفقة وهو الطهر الحائض لان الجماع اما زمان الحيض في زمان النفقة وبالجماع مرة في الطهر تقتر الرغبة وغير المدخول بها يطلقها في حالة الطهر والحيض خلافا لفرقة وهو يقسمها على المدخول بها ولذا ان الرغبة في غير المدخول بها صادقة لان نقل بالحيض ما لم يحصل مقصود منه نه في المدخول بها تجرد بالطهر قال ذكوات المرأة لا تحيض من صغرها وكبرها لان بطاقتها اثلاث السنة طلقها واحدة فاذا مضى شهر طلقها اخرى لان الشهر في حقها قائم مقام الحيض قال الله تعالى لا تليس من الحيض الى ان قال واللائي لم يحضن ولا قامة في الحيض خاصة حتى يقبلها لاستبراء في حقها بالشهر وهو بالحيض لا بالطهر لان كان الطلاق في اول الشهر يعني بالشهر وبالاهلة وان كان في وسطه فما لايام في حقها تنقضي فتنقضي السنة كذلك عند الحنفية وعندنا يكمل الاول بالاخير ولم توسطان بالاهلة تعني مسائل الاجابات قال ويجوز ان يطلقها ولا يفضل بين طاهها وطاها زمان قال فرقة يفضل بين طاهها زمان الحيض لان الجماع تقتر الرغبة واما تجرد بزمن وهو الشهر فلان لا يتوهم الجبل فيها والكرهية في ذوات الحيض باعتبارها لان عندنا لا يشترط جمل العدة والرغبة وان كانت تقتر من الوجه الذي ذكر لكن لا يترتب وجملها لان يرغب في طهر غيره علق فورا عن مؤن الولد فكان الزمان زمان الرغبة قصار الزمان الجبل وطلاق الحاصل يجوز عقيب الجماع لانه لا يؤدي الى اشتباه وجمل العدة وزمان الجبل زمان الرغبة في الوطى لكونه غير علق او غيرها لكان ولده منها فلا يقل الرغبة بالجماع ويطلقها للسنة ثلثا يفضل بين كل تطبيقين لانه عندنا في حذيفة

وهو احد قول الشافعي لان عمدة الاتصال بالعقل هو ان العقل صادر عن طائفة

مجلس شورای اسلامی

№	Имя	Подпись	Подпись
1	Иванов Иван Иванович	Иванов Иван Иванович	Иванов Иван Иванович
2	Петров Петр Петрович	Петров Петр Петрович	Петров Петр Петрович
3	Сидоров Сидор Сидорович	Сидоров Сидор Сидорович	Сидоров Сидор Сидорович
4	Смирнов Смирнов Смирнов	Смирнов Смирнов Смирнов	Смирнов Смирнов Смирнов
5	Тихонов Тихонов Тихонов	Тихонов Тихонов Тихонов	Тихонов Тихонов Тихонов
6	Федотов Федотов Федотов	Федотов Федотов Федотов	Федотов Федотов Федотов
7	Харьков Харьков Харьков	Харьков Харьков Харьков	Харьков Харьков Харьков
8	Цыганов Цыганов Цыганов	Цыганов Цыганов Цыганов	Цыганов Цыганов Цыганов
9	Чайков Чайков Чайков	Чайков Чайков Чайков	Чайков Чайков Чайков
10	Шаров Шаров Шаров	Шаров Шаров Шаров	Шаров Шаров Шаров
11	Шевченко Шевченко Шевченко	Шевченко Шевченко Шевченко	Шевченко Шевченко Шевченко
12	Щербак Щербак Щербак	Щербак Щербак Щербак	Щербак Щербак Щербак
13	Юрьев Юрьев Юрьев	Юрьев Юрьев Юрьев	Юрьев Юрьев Юрьев
14	Яковлев Яковлев Яковлев	Яковлев Яковлев Яковлев	Яковлев Яковлев Яковлев
15	Яковлев Яковлев Яковлев	Яковлев Яковлев Яковлев	Яковлев Яковлев Яковлев

۱- علی بن ابی طالب (ع)
 ۲- علی بن ابی طالب (ع)
 ۳- علی بن ابی طالب (ع)
 ۴- علی بن ابی طالب (ع)
 ۵- علی بن ابی طالب (ع)
 ۶- علی بن ابی طالب (ع)
 ۷- علی بن ابی طالب (ع)
 ۸- علی بن ابی طالب (ع)
 ۹- علی بن ابی طالب (ع)
 ۱۰- علی بن ابی طالب (ع)

مجلس الشورى

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100	101	102	103	104	105	106	107	108	109	110	111	112	113	114	115	116	117	118	119	120	121	122	123	124	125	126	127	128	129	130	131	132	133	134	135	136	137	138	139	140	141	142	143	144	145	146	147	148	149	150	151	152	153	154	155	156	157	158	159	160	161	162	163	164	165	166	167	168	169	170	171	172	173	174	175	176	177	178	179	180	181	182	183	184	185	186	187	188	189	190	191	192	193	194	195	196	197	198	199	200	201	202	203	204	205	206	207	208	209	210	211	212	213	214	215	216	217	218	219	220	221	222	223	224	225	226	227	228	229	230	231	232	233	234	235	236	237	238	239	240	241	242	243	244	245	246	247	248	249	250	251	252	253	254	255	256	257	258	259	260	261	262	263	264	265	266	267	268	269	270	271	272	273	274	275	276	277	278	279	280	281	282	283	284	285	286	287	288	289	290	291	292	293	294	295	296	297	298	299	300	301	302	303	304	305	306	307	308	309	310	311	312	313	314	315	316	317	318	319	320	321	322	323	324	325	326	327	328	329	330	331	332	333	334	335	336	337	338	339	340	341	342	343	344	345	346	347	348	349	350	351	352	353	354	355	356	357	358	359	360	361	362	363	364	365	366	367	368	369	370	371	372	373	374	375	376	377	378	379	380	381	382	383	384	385	386	387	388	389	390	391	392	393	394	395	396	397	398	399	400	401	402	403	404	405	406	407	408	409	410	411	412	413	414	415	416	417	418	419	420	421	422	423	424	425	426	427	428	429	430	431	432	433	434	435	436	437	438	439	440	441	442	443	444	445	446	447	448	449	450	451	452	453	454	455	456	457	458	459	460	461	462	463	464	465	466
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

[illegible]

هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...
هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...
هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...

هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...
هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...
هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...

هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...
هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...
هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...

باب في بيان ما لا يقع فيه الطلاق...
والعقل بالصداع نقول انه لا يقع طلاقه وطلاق الزوجين واقع بالاشارة لانها صادرة
معهودة فاقبعت مقام العادة دفعاً للحاجة وستاتيك وجوه في آخر الكتاب بانه شاء الله تعالى
طلاق الأمه ثنتان حران زوجهما او عيدا وطلاق الحرة ثلث حران زوجهما او عيدا وقال
الشافعي عدا الطلاق مع غير كل الرجال لقوله عليه السلام الطلاق بالرجاء والعراق النساء
فكان صفتهما للكية كزوجة ولا دموية مستند عية لها ومعنى الدموية في الحر كزوجة كزوجة
ابلع واكل وثنا قوله عليه السلام طلاق الأمه ثنتان وعدتها حيتان وكان حل الحلية
نعت في حقها والرق التي تصيف النعم الا ان العقد لا تجري فتكامل عقدان وثاويل
ما روي ان الايقاع بالرجال واذا تزوج العبد امرأة باذن مولاه وطلقاتها وقع طلاقه
ولا يقع طلاق مولاه على امرأته لان ملك الكفاح حق العبد فيكون الاسقاط اليه دون المولى
باب ايقاع الطلاق
الطلاق على من يصح صيغة وكذا في الصيغ قوله انت طالق ومطلقة وطلقتك وهذا يقع به
الطلاق الرجعي لان هذه الالفاظ تستعمل في الطلاق ولا تستعمل في غيره فكان صريحاً
وانه يعقب الرجوع بالنقض لا ينفك الى النية لان صيغة مغلظة لا تستعمل كذا اذا نوى
الا بانه لا يفسد تجزئ ماعلقه الشرع بالنقض العدة فيرد عليه ولو نوى الطلاق عن ذن
لم يدين في القضاء لانه خلاف الظاهر ويدل فيما بين عين الله تعالى لا يجهل ولو نوى
الطلاق عن العمل لم يدين في القضاء ولا في بيته وبين الله تعالى لان الطلاق

هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...
هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...
هذا هو الكتاب الذي هو في حق الله تعالى من حيث هو لا من حيث هو في حق غيره...

بعضها ضرورية ونحن نقول نية التلث إنما هي كونه جاسا حتى لو كانت المرأة أمه متصلا

[illegible]

ولا احتمال في هذه الخلافات فيما اذا لم تكن له نية اما اذا نوى الوقت يقع في الحال ولو نوى الشرط يقع
 في آخر المعين اللفظي حتى لو قال انت طالق فالحال اطلاق انت طالق فربى طالق بمدة الاطلاق
 معناه قال الله موصولة القياس ان يقع المضائق فيقعان ان كانت مدخلا بها وهو قول
 زفره لانه وجد ما لم يطعم فيه ان قل وهو زمان قوله انت طالق قبل ان يفرغ منها وتجر
 الاستحسان ان ما ان البر مستثنى عن اعيان بدالة الحال لان البر هو المقصود ولا يمكن
 تحقق البر الا ان يجعل هذا القدر مستثنى واصلة من حلف لا يسكن هذا الدار وان شغل
 بالنقله من سيارته واخره على ما ياتي في الايمان ان شاء الله تعالى ومن قال لا ابراهيم
 يوم اتوجه فانت طالق فتزوجه ليل الاطلقت لان اليوم يذكر ويراد به بياض ليلها
 فيعمل عليه ذاقون بفعل عند كالصوم والاصم بالبدلانه يراد به المعيار وهذا البقي به
 ويذكر ويراد به مطابق الوقت قال الله تعالى ومن يومهم يومئذ يذره والمراد به مطابق الوقت
 بفعل عليه ذاقون بفعل لا يمتد والاطلاق من هذا القبيل فينتظم الليل والنهار وقال عنيت به
 بياض النهار خاصة دين في لغة نداء لانه نوى حقيقة كلامه الذي لا يتناول الا السواد والنهار
 لا يتناول الا البياض خاصة وهو اللغة فصالح ومن قال لا امرأه انا ملك طالق فليس بشي
 وان نوى طلاقا ولو لا ان انا ملك بائن او عليك حواجم نوى الطلاق فربى طالق وقال لست اقيم
 في الوجه الاول ايضا اذ نوى لان ملك الذكركم مشترك بين الزوجين حتى ملكك المطالبة بالحو
 كما يملك هو المطالبة بالانكحار كذا في مثل مشترك بينهما والطلاق ضرورة لان التما فمعه مضافا
 اليه كما يحتمل مضافا اليها كما في الالة والتحريم ولتلك الطلاق كذا في القيد وهو فيها

جہاں
کتاب و خطرات

[illegible]

قد يملك البيت لعظم في نفسه قد يملك لكثرته فأي ذلك نرى صحت نيته عندنا لعدم
 النية ثبت الأقل ثم كصل عندنا حيفة أنه متى شبه الطلاق بشئ يقع بأشياء شتى
 كان المشبه به ذكر العظم ولم يذكر كونه أمراً بالتشبيه يقتضي زيادة وصف عندنا في يوسف
 أن ذكر العظم يكون بأشياء لا فلا شئ كان المشبه به كان التشبيه قد يكون في التوحيد
 على التجريد ما ذكر العظم فلا زيادة لأشياء له وعندنا خبره إن كان المشبه به هو يوصف بالعظم
 عندنا ليس يقع بأشياء لا فهو جعيل قبل عهد مع أبي حنيفة ربه وقيل مع أبي يوسف وبیان
 في قوله مثل رأس لبرة مثل عظم رأس لبرة ومثل الجبل مثل عظم الجبل ولو قال أنت
 طالق تطيقة عندنا أو عريضة أو طويلة فهي واحدة بأنك لا يمكن تداركه يشد
 عليه وهو البائن وهو الأصعب تداركه يقال لهذا الأمر طرلاً وعرضاً وعن أبي يوسف
 أنه يقع به أجمية لأن هذا الوصف لا يليق به فيلغو فيكون في التعلق هذه الفصول
 نيته لتزوج البينو على ما أمر الواقع بها بائن فصل في الطلاق قبل الدخول إذا طلق
 الرجل امرأته ثلثاً قبل الدخول بها وتنعن عليه لأن الواقع مصدحاً عن وفاء
 طلاقاً ثلثاً على ما بيناه فلم يكن له أنت طالق إيقاعاً على حد فيقع جملة فإن فرق
 الطلاق بآنت بلاولي ولم نفع الثانية والثالثة وذلك مثل أن يقول أنت طالق
 طالق طالق لأن كل واحد إيقاع على حدة لا لمرتين كفي آخر كلامه ما نعت صديقه
 يتوقع عليه نفعه لأن في الحال فصادقها الثانية وهي بآنت وذلك إذا قال إياها أنت
 طالق واحدة واحدة وبعث أحدهما ذكرنا أنها بائي بلاولي ولو قال لها أنت طالق

الهدى
 في قوله مثل رأس لبرة مثل عظم رأس لبرة ومثل الجبل مثل عظم الجبل ولو قال أنت طالق تطيقة عندنا أو عريضة أو طويلة فهي واحدة بأنك لا يمكن تداركه يشد عليه وهو البائن وهو الأصعب تداركه يقال لهذا الأمر طرلاً وعرضاً وعن أبي يوسف أنه يقع به أجمية لأن هذا الوصف لا يليق به فيلغو فيكون في التعلق هذه الفصول نيته لتزوج البينو على ما أمر الواقع بها بائن فصل في الطلاق قبل الدخول إذا طلق الرجل امرأته ثلثاً قبل الدخول بها وتنعن عليه لأن الواقع مصدحاً عن وفاء طلاقاً ثلثاً على ما بيناه فلم يكن له أنت طالق إيقاعاً على حد فيقع جملة فإن فرق الطلاق بآنت بلاولي ولم نفع الثانية والثالثة وذلك مثل أن يقول أنت طالق طالق طالق لأن كل واحد إيقاع على حدة لا لمرتين كفي آخر كلامه ما نعت صديقه يتوقع عليه نفعه لأن في الحال فصادقها الثانية وهي بآنت وذلك إذا قال إياها أنت طالق واحدة واحدة وبعث أحدهما ذكرنا أنها بائي بلاولي ولو قال لها أنت طالق

كتاب الطلاق
 في قوله مثل رأس لبرة مثل عظم رأس لبرة ومثل الجبل مثل عظم الجبل ولو قال أنت طالق تطيقة عندنا أو عريضة أو طويلة فهي واحدة بأنك لا يمكن تداركه يشد عليه وهو البائن وهو الأصعب تداركه يقال لهذا الأمر طرلاً وعرضاً وعن أبي يوسف أنه يقع به أجمية لأن هذا الوصف لا يليق به فيلغو فيكون في التعلق هذه الفصول نيته لتزوج البينو على ما أمر الواقع بها بائن فصل في الطلاق قبل الدخول إذا طلق الرجل امرأته ثلثاً قبل الدخول بها وتنعن عليه لأن الواقع مصدحاً عن وفاء طلاقاً ثلثاً على ما بيناه فلم يكن له أنت طالق إيقاعاً على حد فيقع جملة فإن فرق الطلاق بآنت بلاولي ولم نفع الثانية والثالثة وذلك مثل أن يقول أنت طالق طالق طالق لأن كل واحد إيقاع على حدة لا لمرتين كفي آخر كلامه ما نعت صديقه يتوقع عليه نفعه لأن في الحال فصادقها الثانية وهي بآنت وذلك إذا قال إياها أنت طالق واحدة واحدة وبعث أحدهما ذكرنا أنها بائي بلاولي ولو قال لها أنت طالق

الهدى
 في قوله مثل رأس لبرة مثل عظم رأس لبرة ومثل الجبل مثل عظم الجبل ولو قال أنت طالق تطيقة عندنا أو عريضة أو طويلة فهي واحدة بأنك لا يمكن تداركه يشد عليه وهو البائن وهو الأصعب تداركه يقال لهذا الأمر طرلاً وعرضاً وعن أبي يوسف أنه يقع به أجمية لأن هذا الوصف لا يليق به فيلغو فيكون في التعلق هذه الفصول نيته لتزوج البينو على ما أمر الواقع بها بائن فصل في الطلاق قبل الدخول إذا طلق الرجل امرأته ثلثاً قبل الدخول بها وتنعن عليه لأن الواقع مصدحاً عن وفاء طلاقاً ثلثاً على ما بيناه فلم يكن له أنت طالق إيقاعاً على حد فيقع جملة فإن فرق الطلاق بآنت بلاولي ولم نفع الثانية والثالثة وذلك مثل أن يقول أنت طالق طالق طالق لأن كل واحد إيقاع على حدة لا لمرتين كفي آخر كلامه ما نعت صديقه يتوقع عليه نفعه لأن في الحال فصادقها الثانية وهي بآنت وذلك إذا قال إياها أنت طالق واحدة واحدة وبعث أحدهما ذكرنا أنها بائي بلاولي ولو قال لها أنت طالق

واحدًا فماتت قبل قوله واحدًا كان باطلاً لأنه قرن الوصف بالعدد فكان لو اتم هو العدد فاذا
 ماتت قبل ذكر العدد فالتحلل قبل الإيقاع فطل وكذا إذا قال أنت طالق ثنتين أو ثلثاً لما
 بينا وهذا تجانس أقسامها من حيث المعنى لو قال أنت طالق واحدًا قبل واحدًا أو بعد واحدًا
 واحدًا وقعت واحدة ولا صلة منه متى ذكر شيئاً من ادخل بينه وآخر في الظروف من قوله ابها
 الكناية كان صفة للمذكور آخر القول جاء في زيد قبله عمه وان يقربها جاء الكناية كان
 للمذكور أو كقولك جاء في زيد قبل عمه وإيقاع الطلاق في الماضي ينعى في الحال لا الاستمرار
 وسعة القبلية في قوله أنت طالق واحدة قبل واحدة صفة للادى فبين بالادى فلا تقع الثنا
 والبعدية في قوله بعد واحدًا صفة للاخيرة فحصلت الكابانة بالادى ولو قال أنت
 طالق واحدًا قبلها واحدة تقع ثنتان لأن القبلية صفة للثانية لا اتصالها بحرف الكناية
 فالتعدي يقع في الماضي إيقاع الأول في الحال غير أنه يقع في الماضي ينعى في الحال
 أيضاً فتعديان فتعديان وكذا إذا قال أنت طالق واحدة بعد واحدة يقع ثنتان في البعدي
 صفة للادى فالتعدي إيقاع الواحد في الحال وإيقاع الأخرى قبل هذه فتعديان و
 لو قال أنت طالق واحدًا مع واحدًا أو مع واحدًا تقع ثنتان لأن كلمة مع للقران
 وتعين في يوسف في قوله معها واحدة تقع واحدة لأن الكناية تقتضي سبق المكلف عنه
 لا محالة وفي المدخل بها تقع ثنتان في الوجهة كلها انقسام المحلية بعد وقوع الأول لوقا
 لو أن قلت الخلاف أنت طالق واحدًا واحدًا قد خلعت عينا واحدة عند
 أبي حنيفة وقد تقع ثنتان لو قال أنت طالق واحدًا واحدًا قد خلعت لادى
 في الحقيقة

ما انت قبل ذكر العذات المحل قبل الايقاع فجل كذا اذا اقل الى بيت طابق قدتين اولتنا لما
كانت قبل قوله مستعين اولتنا معطل

بيناً وهذا تجانس ما قبلها من حيث المعنى لوقال انت طالق واخذ قبله اوبعد

واحد وقعت واحدة الاصله منقوذكوشياين وادخل بينهما حرفي الظرفين قرنوا بهاء
 لم يوافق الظرف ١٢ مرة

الكناية كان صفة للمذكور أخا القول جاء في زيد قبله عمر وان يفهم بجاء الكناية كان

الذين كروا له القوله جاء في زيد قبل عمرو وايضا غُ الطلاق في الماضي ايديع في الحال الا الاستدلال ليس
في الماضي ١٢ بقدر

وسعة فالبلية في قوله انت طالق واحد قبل واحد صفة للاولى فبين بالاولى فلا تقع التثنية

والبعديّة في قوله بعدها واحداً صفة للاخيرة فحصلت الاشارة بالاولى ولو قال انت

طابق واحد قبلها واحد تنفع ثنتان لان القبلية صفة للثانية لان اتصالها بحرف الكسبية

فانتم ايضا في الموضع ايقاعه الاولى في الحال غير ان ايقاعه في الموضع ايقاعه في الحال

أيضا فمقتدران فمقتعان ولذا إذا قال أنت طالق واحد بعد آخر يقع ثلثا البعد
الأول والثاني ١١

صفة الأولى: فمضى إيقاع الواحد في الحال وإيقاع الأخرى قبل هذا فمقتربتان و
الأولى ١٢ الثانية ١٣

لَوْ قَالَ نَبِيٌّ وَاحِدٌ مَعَ وَاحِدٍ لَمْ نَقْعُ نِسْتَانًا لِأَنَّ كَلِمَةَ مَعَ لِلْفِرَاقِ

وعن بني يوسف في قوله معها واحد انهم واحد لان اللغاية بقضى سبق المفعول

الملك الحارثي الملقب بهما في بيتان في الوجوه كلها في العام الحارثي بعد يوم الاثنين في يوم

هوان حلت اللزقات طاق واحدا وواحد فحلحت تحت عيناها واحدا عند
 على نيزك الف ١٣

بی حیثیتہ درۂ عرفان کے بیتان کو والی اربابیت حاسی واحد و احد ان دھندلے
وئے تقدیم ازماں فتح عثمان اکا نقاشی کر

تُعدّاية

کتاب المطالع

والله اعلم

فدخلت طاعت تنتين بلاجماع لهما ان حر الواد للجمع المطلق فعلقن جملة كما اذا فسخ التنتين
 او اخر الشرط وله ان يجمع المطلق فعلقن للفران والترتيب على اعتبار الاول تقع تنتين وعلى
 اعتبار الثاني لا تقع الا واحد كما اذا عجز به في اللفظة فلا يقع الزائد على الواحدة بالشك
 بخلاف ما اذا اخر الشرط لانه مغير في الكلام فيتوقف الاول عليه فيقع جملة ولا مغير
 فيه اذا اقام لا غير يرد او وقف لم يعطه فخر الفاء فهو على هذا الخلاف فيما ذكر الكرخي وذكر
 الفقهاء انما يثبت في هذه مع وحدة بالاتفاق لان الفاء للتعقيب هو الاصح وما الضرب
 الثاني في هذه كما انما يثبت بها الطلاق بالنية او ببلاهة الحال لانها غير موضوعة
 في الاصل لا يتوقف على نية ولا على نية من التنتين او دلالة قال وهي على ضربين منها ثلثة
 الفاظ يعم بها الطلاق رجعي لانها في الاصل واحدة وهي قوله اعتدى استبرأ رجعا فانت
 واحدة في الاصل فلا ينفك عن الاعمال من النكاح وتقبل اعتداء نعمة الله تعالى فان في
 الاصل في نية نية نية طلاقا سابقا والطلاق يعقب لرجعة واما الثانية فلا ينفك
 فستقبل بغيره كما لا ينفك عنه في نية نية نية المقصود منه فكان بمنزلة وتقبل الاستبراء
 ليطهرها واما الثالثة فلا ينفك عنها لان تكون نعتا لمصدا وحدف معناه تطبيقه
 واحدا فاذن جعل كانه قاله والطلاق يعقب لرجعة وتقبل غير وهو ان يكون
 حذرا من قوله ثلثة فماتت هذه الفاظ الطلاق وغيره يحتاج فيه الى النية ولا
 واحدة كما لا ينفك عنها في نية نية نية المقصود منه ولو كان مظهرا لا تقع بها الا واحدة
 واحدة كما لا ينفك عنها في نية نية نية المقصود منه ولو كان مظهرا لا تقع بها الا واحدة

فدخلت طاعت تنتين بلاجماع لهما ان حر الواد للجمع المطلق فعلقن جملة كما اذا فسخ التنتين
 او اخر الشرط وله ان يجمع المطلق فعلقن للفران والترتيب على اعتبار الاول تقع تنتين وعلى
 اعتبار الثاني لا تقع الا واحد كما اذا عجز به في اللفظة فلا يقع الزائد على الواحدة بالشك
 بخلاف ما اذا اخر الشرط لانه مغير في الكلام فيتوقف الاول عليه فيقع جملة ولا مغير
 فيه اذا اقام لا غير يرد او وقف لم يعطه فخر الفاء فهو على هذا الخلاف فيما ذكر الكرخي وذكر
 الفقهاء انما يثبت في هذه مع وحدة بالاتفاق لان الفاء للتعقيب هو الاصح وما الضرب
 الثاني في هذه كما انما يثبت بها الطلاق بالنية او ببلاهة الحال لانها غير موضوعة
 في الاصل لا يتوقف على نية ولا على نية من التنتين او دلالة قال وهي على ضربين منها ثلثة
 الفاظ يعم بها الطلاق رجعي لانها في الاصل واحدة وهي قوله اعتدى استبرأ رجعا فانت
 واحدة في الاصل فلا ينفك عن الاعمال من النكاح وتقبل اعتداء نعمة الله تعالى فان في
 الاصل في نية نية نية طلاقا سابقا والطلاق يعقب لرجعة واما الثانية فلا ينفك
 فستقبل بغيره كما لا ينفك عنه في نية نية نية المقصود منه فكان بمنزلة وتقبل الاستبراء
 ليطهرها واما الثالثة فلا ينفك عنها لان تكون نعتا لمصدا وحدف معناه تطبيقه
 واحدا فاذن جعل كانه قاله والطلاق يعقب لرجعة وتقبل غير وهو ان يكون
 حذرا من قوله ثلثة فماتت هذه الفاظ الطلاق وغيره يحتاج فيه الى النية ولا
 واحدة كما لا ينفك عنها في نية نية نية المقصود منه ولو كان مظهرا لا تقع بها الا واحدة
 واحدة كما لا ينفك عنها في نية نية نية المقصود منه ولو كان مظهرا لا تقع بها الا واحدة

قوله انما يثبت بها الطلاق بالنية او ببلاهة الحال لانها غير موضوعة في الاصل لا يتوقف على نية ولا على نية من التنتين او دلالة قال وهي على ضربين منها ثلثة

اسم الله بديع فانما يصدق في كلامه الشريف ان الله لا يبدل ما اصابه من الامور الا بغيره

جہانگیر

المقدمة

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

الطلاق هو انفصال الزوجين...
الطلاق هو انفصال الزوجين...
الطلاق هو انفصال الزوجين...

ابن يوسف في قوله لا ملك لي عليك ولا سبيل لي عليك وخليت سبيالي وفارقت
انه يصدق في حالة الغضب لما فيها من خصال سبب ثم وقوع البائن بالسبب الغلبة
الاول مذهبنا وقال الشافعي يقر بها رجمي لان الواقع بها طلاق لانها ثبات من الطلاق
لها تشترط النية فينتقص بها العد والطلاق معقب الرجعة كالصريح لانها تنص لان
صحتها من هلم مضان الهملة عن كناية شريفة ولا خفاء في كاهلية والهلوية والذالك على
الوكاية ان الحجة صامسة الى ثباتها كذا ينسب عليها باب التلويك ولا يقع في عهدتها
بالمراجعة من غير قصد ليست بكنية يابى الى التحقيق لانها عاومل في حقايقها والشروط
تعين احد فمعي البيونة دون الطلاق والشافعي بعد لتبوت الطلاق بقاء على والوصلة
وانما يصح نية التلويك في البيونة الى خلية خيفة وعند عدم النية يثبت الا في
ولا تصح نية التلويك عند اخلاف الزوجة لانه علة وقد بينا من قبل وان قال لها اعتك
اعتك اعتدي قال ليت بالاولى طلاقا وبالباقى حيضان في القضاء لانه نوى حقيقة كلا
ولا يامر امرأته في العادة بزيادة ما بعد الطلاق فكان الظاهر مشاهدا ان قال لم اوبى الباقى
شيا فمى نكث لانه لما نوى بالاولى الطلاق صار الحال حال ملكة الطلاق فتعين الباقى
الطلاق بهذا الكناية لا يبعد في نفي النية بخلاف اذا قال لم اوبى لكل الطلاق حيث
لا يقع شيء لانه لا ظاهر يكتفي به بخلاف ما اذا قال نويك بالثلاثة الطلاق دون الاخير
لا يقع الا واحد لان الحال عند الاولين لم تكن حال ملكة الطلاق في كل موضع يصدق قلنا
على نفي النية انما يصدق مع اليقين لا مع الامرين في الاخبار عما في خبره والقول قول الامير محمد بن الحسين

الطلاق هو انفصال الزوجين...
الطلاق هو انفصال الزوجين...
الطلاق هو انفصال الزوجين...

الطلاق هو انفصال الزوجين...
الطلاق هو انفصال الزوجين...
الطلاق هو انفصال الزوجين...

الطلاق هو انفصال الزوجين...
الطلاق هو انفصال الزوجين...
الطلاق هو انفصال الزوجين...

الطلاق هو انفصال الزوجين...
الطلاق هو انفصال الزوجين...
الطلاق هو انفصال الزوجين...

هذا هو الكتاب الذي كتبه في سنة ١٢٠٠ هـ في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٠٠ هـ في مدينة القاهرة بمصر

باب تفويض الطلاق

فضل في الاختيار واذا قال لامرأته اختاري بنوي بذلك الطلاق او قال لها طلق

ففسخ فلها ان تطلق نفسها ما دامت في مجلسها ذلك فان قامت منه واخذت في عمل اخر
خير الامر من يد هالان الخيرة قلها المجلس باجماع الصحابة عنهم جميعا لانه تملك الفعل
والفعل كات تقتضي بان في المجلس كافي البيع لان ساعات المجلس عتبر ساعة واحدة
الا ان المجلس لم يتبدل بالذهب منه ووجه وبلا اشتغال العمل خرد مجلس لكل غير مجلس
المنظرة ومجلس لقتال غيرهما وبطل خيارها بحجج القيام لانه دليل الاعراض بخلاف
الصرف والسلم لان المفسد هناك الا فتر ان من غير قبض ثم لا بد من لينة في قوله اعتذر
لانه يعمل تخيرها في نفسها ويجعل تخيرها في تصرفه بخلافه فان اختارت نفسها في قوله اختار

كانت احدا بائنة والقياس ان لا يقع بهل شي وان نوى الزوج الطلاق لانه لا يملك الايقاع
لهذا اللفظ فلا يملك التفويض الى غيره الا انا استحسنه لاجتماع الصحابة رضي الله عنهم
ولا بد بسبيل من ان يستديم نكاحها ويفارقها فملك اقامتها مقام نفسه في حق هذا
الحكم ثم الواقع بها بان لان اختيارها لنفسها ثبتت اختصاصها بها وذلك في

الباش ولا يكون ثلثا وان نوى الزوج ذلك لان الاختيار لا يتوهم بخلاف الابانة
لان البينة قد تنوع قال لا بد من ذكر النفس في كلامه او في كلامها حتى قال
لها اختاري فقلت قد اخترت فهو باطل لانه عرف بالاجماع وهو في المفسر من
احل الحائنين وكان المبهمة لا يصلح تفسير المبهمة ولا تعين مع الاجماع لوقال ختاري

كتاب الطلاق

هذا هو الكتاب الذي كتبه في سنة ١٢٠٠ هـ في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٠٠ هـ في مدينة القاهرة بمصر

هذا هو الكتاب الذي كتبه في سنة ١٢٠٠ هـ في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٠٠ هـ في مدينة القاهرة بمصر

نفسا فتعالت اختارت نعم واحدا بانك لان كلامه مفسر كلاهما خرج جوابا له فيضمن
اعادة ذكر الوقال اختار اختارة فتعالت اختار لان التمام في الاختيار تنبغ عن الاتحاد
الا نفراد واختارها لنفسها هو الذي يتحد مرة ويعد اخري فصلا ومفسرا من جانبها
ولو قال اختار فتعالت اختارت نفسي يقع الطلاق اذا نوى الزوج لان كلامه مفسر

وما نفاه الزوج من محتملات كلامه ولو قال اختار فتعالت انا اختار نفسي فهي طالق
والقياس لان الطلاق لان هذا مجرد وعد واعتلاه فصلا كما اذا قال لها اطلق نفسك فقا
انا اطلق نفسي فجه الاستقصان حديث عائشة رضي الله عنها فانها قالت لا بل اختار الله و
رسوله اعتبره النبي عليه السلام جوابا منها كان هذا الصيغة حقيقة في الحال وتجو ولا يستقبل
كما في كلمة الشهادة واداء الشهادة بخلاف قولها اطلق نفسي لانه تعد رجلا على الحال لا ليس
بجارية عن حالة قائمة ولا كذلك قولها انا اختار نفسي لانه يحكيه عن حالة قائمة وهو

اختيارها لنفسها ولو قال لها اختار نفسي فتعالت اختارت لا ولي الوسطى والاخيرة طلقته
في قول ابى حنيفة ولا يحتاج الى نية الزوج ولا طلق احد وانما يحتاج الى نية الزوج لانه
التكرار عليه الاختيار في حق الطلاق هو الذي يتكرر ان لا يكون له ولا يحوي مجرانا كما كفي
من حيث الترتيب لكن يفيد من حيث الافراد فيعتبر فيه نية فلهذا وصفه لفظ الجمع
في المالك لا ترتيب فيه كالجمعة في المكان الكلام للترتيب الافراد من حيث نية فاذا قال في حق
لها حق الساء ولو قال اختارت اختار في ثلاث في قولهم جميعا لان المرأة فصارت كما اذا
جرححت على ان الاختيار لثالثين بدو الثالث نعم الثالث نعم الثالث ولو قال طلقته

فان قال ابى حنيفة لا يحتاج الى نية الزوج ولا طلق احد وانما يحتاج الى نية الزوج لانه
التكرار عليه الاختيار في حق الطلاق هو الذي يتكرر ان لا يكون له ولا يحوي مجرانا كما كفي
من حيث الترتيب لكن يفيد من حيث الافراد فيعتبر فيه نية فلهذا وصفه لفظ الجمع
في المالك لا ترتيب فيه كالجمعة في المكان الكلام للترتيب الافراد من حيث نية فاذا قال في حق
لها حق الساء ولو قال اختارت اختار في ثلاث في قولهم جميعا لان المرأة فصارت كما اذا
جرححت على ان الاختيار لثالثين بدو الثالث نعم الثالث نعم الثالث ولو قال طلقته

فان قال ابى حنيفة لا يحتاج الى نية الزوج ولا طلق احد وانما يحتاج الى نية الزوج لانه
التكرار عليه الاختيار في حق الطلاق هو الذي يتكرر ان لا يكون له ولا يحوي مجرانا كما كفي
من حيث الترتيب لكن يفيد من حيث الافراد فيعتبر فيه نية فلهذا وصفه لفظ الجمع
في المالك لا ترتيب فيه كالجمعة في المكان الكلام للترتيب الافراد من حيث نية فاذا قال في حق
لها حق الساء ولو قال اختارت اختار في ثلاث في قولهم جميعا لان المرأة فصارت كما اذا
جرححت على ان الاختيار لثالثين بدو الثالث نعم الثالث نعم الثالث ولو قال طلقته

انما هو الذي يختارها لنفسها هو الذي يتحد مرة ويعد اخري فصلا ومفسرا من جانبها
ولو قال اختار فتعالت اختارت نفسي يقع الطلاق اذا نوى الزوج لان كلامه مفسر
وما نفاه الزوج من محتملات كلامه ولو قال اختار فتعالت انا اختار نفسي فهي طالق
والقياس لان الطلاق لان هذا مجرد وعد واعتلاه فصلا كما اذا قال لها اطلق نفسك فقا
انا اطلق نفسي فجه الاستقصان حديث عائشة رضي الله عنها فانها قالت لا بل اختار الله و
رسوله اعتبره النبي عليه السلام جوابا منها كان هذا الصيغة حقيقة في الحال وتجو ولا يستقبل
كما في كلمة الشهادة واداء الشهادة بخلاف قولها اطلق نفسي لانه تعد رجلا على الحال لا ليس
بجارية عن حالة قائمة ولا كذلك قولها انا اختار نفسي لانه يحكيه عن حالة قائمة وهو

اختيارها لنفسها ولو قال لها اختار نفسي فتعالت اختارت لا ولي الوسطى والاخيرة طلقته
في قول ابى حنيفة ولا يحتاج الى نية الزوج ولا طلق احد وانما يحتاج الى نية الزوج لانه
التكرار عليه الاختيار في حق الطلاق هو الذي يتكرر ان لا يكون له ولا يحوي مجرانا كما كفي
من حيث الترتيب لكن يفيد من حيث الافراد فيعتبر فيه نية فلهذا وصفه لفظ الجمع
في المالك لا ترتيب فيه كالجمعة في المكان الكلام للترتيب الافراد من حيث نية فاذا قال في حق
لها حق الساء ولو قال اختارت اختار في ثلاث في قولهم جميعا لان المرأة فصارت كما اذا
جرححت على ان الاختيار لثالثين بدو الثالث نعم الثالث نعم الثالث ولو قال طلقته

نفسا فتعالت اختارت نعم واحدا بانك لان كلامه مفسر كلاهما خرج جوابا له فيضمن
اعادة ذكر الوقال اختار اختارة فتعالت اختار لان التمام في الاختيار تنبغ عن الاتحاد
الا نفراد واختارها لنفسها هو الذي يتحد مرة ويعد اخري فصلا ومفسرا من جانبها
ولو قال اختار فتعالت اختارت نفسي يقع الطلاق اذا نوى الزوج لان كلامه مفسر
وما نفاه الزوج من محتملات كلامه ولو قال اختار فتعالت انا اختار نفسي فهي طالق
والقياس لان الطلاق لان هذا مجرد وعد واعتلاه فصلا كما اذا قال لها اطلق نفسك فقا
انا اطلق نفسي فجه الاستقصان حديث عائشة رضي الله عنها فانها قالت لا بل اختار الله و
رسوله اعتبره النبي عليه السلام جوابا منها كان هذا الصيغة حقيقة في الحال وتجو ولا يستقبل
كما في كلمة الشهادة واداء الشهادة بخلاف قولها اطلق نفسي لانه تعد رجلا على الحال لا ليس
بجارية عن حالة قائمة ولا كذلك قولها انا اختار نفسي لانه يحكيه عن حالة قائمة وهو

كتاب الطلاق

والاخرى من غير ان يكون له ولا يحوي مجرانا كما كفي
من حيث الترتيب لكن يفيد من حيث الافراد فيعتبر فيه نية فلهذا وصفه لفظ الجمع
في المالك لا ترتيب فيه كالجمعة في المكان الكلام للترتيب الافراد من حيث نية فاذا قال في حق
لها حق الساء ولو قال اختارت اختار في ثلاث في قولهم جميعا لان المرأة فصارت كما اذا
جرححت على ان الاختيار لثالثين بدو الثالث نعم الثالث نعم الثالث ولو قال طلقته

[illegible]

كتاب الطلاق

[illegible]

كتاب الطلاق

[illegible]

لان هذا امر واحد لكنه لم يتخلل بين الوقتين المذكورين فثبت من حسنهما المرتبة وله الكلام
 وقد يحتمل ان المجلس المشوق لا ينقطع خصار كما اذا قل امر واحد في يومين وعين ابي حنيفة
 انها اذا ردت كما رد في اليوم لم يان تختار نفسها فلا كانها كانت ملكا والامر كله لا يقع
 وجب الظاهر انها اذا اختارت نفسها اليوم كما بقي لها الخيار في ذلك اذا اختارت نفسها
 برد الامر لان المختار بين الشيان كالمالك الاختيار واحد ما وعين ابي يوسف انه اذا قال
 امر في بيدي اليوم امر في بيدي غدا انما امرن لما انه لكل وقت خيار على حد اختلاف ما
 تقدم وان قال امر في بيدي اليوم يقدم فلان تقدم فلان لم تعلم بقدمه حتى جئ الدليل
 فلا خيار لها لان الامر باليد ما يمتد فيجل اليوم المقرون به على بياض النهار وقد حققناه
 من قبل في وقت به في بعضه بانقضاء وقته اذا جعل امره باليد او غيرها فثبت يوما
 ولم تقم فلا مردها ما لم تأخذ في عمل اخر لان هذا اتمليك التعلق منها لان المالك
 من يتصرف برأى نفسه هي بهذا الصفة والتمليك يقتصر على المجلس قد بيناه من قبل ثم
 اذا كانت تسميع يعتبر مجلسها ذلك وان كانت لا تسمع فجلس عليها او باغ الخبر اليها
 لان هذا اتمليك فيه صفة التعلق فيتوقف ما وراء المجلس لا يعتبر مجلسه لان التعلق
 لازم في حق خلاف لسمع كانه تملك محض لا شبهة التعلق واذا اعتبر مجلسها فالجواب
 يتبدل بالقول ومردا لاخذ في عمل اخر على ما بيناه في الخيار ونجوز الامر من يدها
 بمجرد القيام كانه دليل الاعراض اذا القيام يفرض الراي بخلاف ما اذا كانت يوما لم تقم
 ولم تأخذ في عمل اخر لان المجلس قد يطول وقد يقصر فيبقى ان يكون قطعه او يد على الاخر

[illegible]

[illegible][illegible]

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة وحكمة في كل شيء
والحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة وحكمة في كل شيء

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

[illegible]

وقالوا تطلق لثلاثين شاعرا لأن كلمة ما محالة في التعميم كل من قد يستعمل التمييز فيعمل على
تمييز الجنس كالذات كل من طعاع ما شئت أو طلق من نسائي من شاء من شاة لا حنفية
أن كلمة من حقيقة للتبعيض في التعميم فعلى ما وفيما استشهارة تراو التبعيض لدة
أظهر السامع أو الترميم الصفة وهي المشية حتى لو قال من شئت كان على خلاف

بَابُ الْإِيمَانِ فِي الطَّلَاقِ

وإذا اضاف المالك الى النكاح ثم عقيب النكاح مثل ان يقول كرهت ان تزوجت عاتق فانت
 طالق او كل امرأة تزوجها فخطي طالق وقال الشافعي لا يقيم لقوله عليه السلام لا طلاق قبل النكاح
 ولنا ان هذه تفصيل بين لو حو الشرط والمجوز فلا يشترط الصحة قيام المالك في الحال في الوقوع
 الشرط والمالك متيقن به عند وقوعه قبل ذلك اشارة للمنع وهو قائم بالتصرف في الحديث معمول على
 نفق التخيذ والحمل ما تورع عن السلف كالشعبي والزهري في اضافة الشرط وقعه عقيب الشرط
 مثل ان يقول كرهت ان تنكح فلان فانت طالق وهذه بلا اتفاق لان المالك قائم في الحال
 والظاهر بقاؤه الى وقت جو الشرط فيصير عبدا او ايقاعا ولا تصح اضافة الطلاق لان يباد
 الحالف ماله كما اوضحه في ملك لان الجزاء لا بد ان يكون ظاهرا ليدون خفيما فيلتحق
 اليه من جهة القوة والظهور بما حد من اضافة الى سبيل المالك بمنزلة اضافة الولاية
 ظاهرة عند سببه فان قال لا جنسية ان خلت الدار فانت طالق ثم تزوجت عاتق خلت
 الدار لم تطلق لان الحالف ليس بمالك وما اضافه الى المالك وسببه ولا بد من
 واحد منهما فالفاظ الشرط ان واذا اذما وكل وكلاما ومتى ومتى ما لان الشرط

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

هذا الكتاب هو الهدية التي تقدمها لكم في هذا اليوم المبارك
وتمنى لكم كل خير في هذا اليوم المبارك
والله اعلم بالصواب

هذا الكتاب هو الهدية التي تقدمها لكم في هذا اليوم المبارك
وتمنى لكم كل خير في هذا اليوم المبارك
والله اعلم بالصواب

الحمد لله

هذا الكتاب هو الهدية التي تقدمها لكم في هذا اليوم المبارك
وتمنى لكم كل خير في هذا اليوم المبارك
والله اعلم بالصواب

[illegible]

استشبع من العلامة. وهذا الالفاظ مائيلها الى انفعال فتكون علاها ان على الحرف ثم كذا ان حشر
على منتول من الشتر الذي يعني العلامة ١٣

لشروطه لا نه ليس فيها معنى الوقت و ما وراءها الحق بها و كذا كل ليس تنوطا حقيقة لان ما

عليها اسم الشرط، فيسمى بالجزء والجزئية متعلق بالفعال إلا أنه لا يجب بالاسم الشرط

الفعال بالاسم الذي يليه ما في قوله: كل عبد اشتد به فهو خير قال: فشيء من الألفاظ والبناء

الشرط المحل انهما غير مقتضية للعموم والتكرار لغة فبوجوب الفعل في قيم الشرط

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَدْرَأَكُمُ الْمَاءَ لَوْلَا آلُفُ كَلِمَةٍ فَانْتَضَىٰ عَنَّا قِيَمُ الْأَفْعَالِ قَالُوا لَهُ تَعَالَىٰ أَنْ يَضَعِيكَ وَتَكُونَ مِنَ الْخَالِدِينَ

اللايت من صورة التميم التمار قال فان تزوجا بعدك اي بعد زوج اخو وتكرار الشرط
 في القدوس ٢٢٢

بإلّا بالشروط وفيه خلاف فورة وسنقر من بعد ان شاء الله تعالى لو دخلت على نفس

التزوج بان قال كلما تزوجت امرأة فلهي طالق بحيث بكل مرة وان كان بعد وج اخوان

انفقدوا باعتبار ملكا عليه من الطلاق بالزوج وذلك غير محصور قال زوال الملك

وحدانہ شرفی ملکہ افضلت المہج و وقع الطلاق لانه و حد الشرف و الحد قابل الجاء فزئل

الجزء ولا يتقيد اليه من اقلنا وان جعل في الملك اغلقت اليه من اقلنا وجود الشرط ولم يقع شيء اقلنا

الحلية وان اختلف في الشروط فالقول قول الزوج الا ان تقيم المرأة البينة لان مقتضاها

بأصل هو علم الشرط والآن من وقوع الطلاق وزوال المالك والمراة تنقض عيانه

وہاں پہنچ کر پتھر سے لڑائی ہوئی اور کئی آدمی مارے گئے۔

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ان حضنت فانت طالق فلا تطلق قد حضنت طلق هي لم تطلق فلا تطلق والطلاق
استحقاق القياس ان لا يقيم لا بشرط فلا تصدق في الدخول جبه الاستحقاق انما اجنبية في
حق نفسها اذ لا يعلم ذلك الا من جهة ما يقبل قولها لما قيل في حق العدة والغشيان ولكنها
شاهدة في حق ضررها بل هي متهمه فلا يقبل قولها في حقها وكذا لو قال ان كنت تحبين
بعد بك الله في نازحهم فانت طالق وعبدك حر فقال حبها وقال ان كنت تحبين فانت طالق
هذا معك فقال حبك طلق ولم يفتق العبد لا تطلق صاحبة الما ينسب ولا يفتق بكذبها
لأنها الشدة بنفسها اياها قد جبه الخليلص منه بالعذاب في حقها ان تعلق الحكم باخبارها و
ان كانت كاذبة ففي حق غير الباقي الحكم على الاصل وهي الحجة اذا قال لها اذا حضنت فانت
طالق فوات الدم لم يقيم الطلاق حتى يستمر ثلثة ايام لان ما ينقطع دونه لا يكون حيا
فاذا تمت ثلثة ايام حكمنا بالطلاق من حين حضنت لانه بالامتداد يعرف انه من الرحم
فكان حيا من الاصل وهو لو قال لها اذا حضنت فانت طالق لم تطلق حتى يظهر من حجبها
لان الحجة بالهاء هي الكاملة منها ولو لم ياكل عليه في حق الاستبراء وكذا بانتهاءها
وذلك بالظهر اذا قال انت طالق اذا صمت يوما طلقت حين تغيب الشمس اليوم ان
تصوم لان اليوم اذا قرئت بفعل صمت يلازمه بيانها لئلا يخلو خلاف ما اذا قال لها اذا صمت
لم يفتق به جبار وقد جبه لصوم بكه شرطه ومن قال لامرأة اذا ولدت غلاما فانت
طالق واحدة واذا ولدت جارية فانت طالق ثنتين فولدت غلاما وجارية قولها
يلازم اليهما اول لزمه في القضاء قطعية وفي المنزلة تطليقتان

ان حضنت فانت طالق فلا تطلق قد حضنت طلق هي لم تطلق فلا تطلق والطلاق
استحقاق القياس ان لا يقيم لا بشرط فلا تصدق في الدخول جبه الاستحقاق انما اجنبية في
حق نفسها اذ لا يعلم ذلك الا من جهة ما يقبل قولها لما قيل في حق العدة والغشيان ولكنها
شاهدة في حق ضررها بل هي متهمه فلا يقبل قولها في حقها وكذا لو قال ان كنت تحبين
بعد بك الله في نازحهم فانت طالق وعبدك حر فقال حبها وقال ان كنت تحبين فانت طالق
هذا معك فقال حبك طلق ولم يفتق العبد لا تطلق صاحبة الما ينسب ولا يفتق بكذبها
لأنها الشدة بنفسها اياها قد جبه الخليلص منه بالعذاب في حقها ان تعلق الحكم باخبارها و
ان كانت كاذبة ففي حق غير الباقي الحكم على الاصل وهي الحجة اذا قال لها اذا حضنت فانت
طالق فوات الدم لم يقيم الطلاق حتى يستمر ثلثة ايام لان ما ينقطع دونه لا يكون حيا
فاذا تمت ثلثة ايام حكمنا بالطلاق من حين حضنت لانه بالامتداد يعرف انه من الرحم
فكان حيا من الاصل وهو لو قال لها اذا حضنت فانت طالق لم تطلق حتى يظهر من حجبها
لان الحجة بالهاء هي الكاملة منها ولو لم ياكل عليه في حق الاستبراء وكذا بانتهاءها
وذلك بالظهر اذا قال انت طالق اذا صمت يوما طلقت حين تغيب الشمس اليوم ان
تصوم لان اليوم اذا قرئت بفعل صمت يلازمه بيانها لئلا يخلو خلاف ما اذا قال لها اذا صمت
لم يفتق به جبار وقد جبه لصوم بكه شرطه ومن قال لامرأة اذا ولدت غلاما فانت
طالق واحدة واذا ولدت جارية فانت طالق ثنتين فولدت غلاما وجارية قولها
يلازم اليهما اول لزمه في القضاء قطعية وفي المنزلة تطليقتان

ان حضنت فانت طالق فلا تطلق قد حضنت طلق هي لم تطلق فلا تطلق والطلاق
استحقاق القياس ان لا يقيم لا بشرط فلا تصدق في الدخول جبه الاستحقاق انما اجنبية في
حق نفسها اذ لا يعلم ذلك الا من جهة ما يقبل قولها لما قيل في حق العدة والغشيان ولكنها
شاهدة في حق ضررها بل هي متهمه فلا يقبل قولها في حقها وكذا لو قال ان كنت تحبين
بعد بك الله في نازحهم فانت طالق وعبدك حر فقال حبها وقال ان كنت تحبين فانت طالق
هذا معك فقال حبك طلق ولم يفتق العبد لا تطلق صاحبة الما ينسب ولا يفتق بكذبها
لأنها الشدة بنفسها اياها قد جبه الخليلص منه بالعذاب في حقها ان تعلق الحكم باخبارها و
ان كانت كاذبة ففي حق غير الباقي الحكم على الاصل وهي الحجة اذا قال لها اذا حضنت فانت
طالق فوات الدم لم يقيم الطلاق حتى يستمر ثلثة ايام لان ما ينقطع دونه لا يكون حيا
فاذا تمت ثلثة ايام حكمنا بالطلاق من حين حضنت لانه بالامتداد يعرف انه من الرحم
فكان حيا من الاصل وهو لو قال لها اذا حضنت فانت طالق لم تطلق حتى يظهر من حجبها
لان الحجة بالهاء هي الكاملة منها ولو لم ياكل عليه في حق الاستبراء وكذا بانتهاءها
وذلك بالظهر اذا قال انت طالق اذا صمت يوما طلقت حين تغيب الشمس اليوم ان
تصوم لان اليوم اذا قرئت بفعل صمت يلازمه بيانها لئلا يخلو خلاف ما اذا قال لها اذا صمت
لم يفتق به جبار وقد جبه لصوم بكه شرطه ومن قال لامرأة اذا ولدت غلاما فانت
طالق واحدة واذا ولدت جارية فانت طالق ثنتين فولدت غلاما وجارية قولها
يلازم اليهما اول لزمه في القضاء قطعية وفي المنزلة تطليقتان

والتقصير العلة كونه الوالد حيا لا يموت ولا يمتنع عنه وتقتضي عدم تعلقه بوضع الجارية ثم لا تقم
أخرى به لأنه حال تقصير العدة ولو ولد الجارية أو وقعت طلاق قبل انقضت عدتها
بوضع الغلام ثم لا يقم شيء آخر به لما ذكرناه حال كونه في حال يقيم أحد في حال
يقم ثم إن فلان يقيم الثانية بالشك ولا احتمال الأولين ناخذ بالغيرين نأخذها واحتياطاً لما

عن مفسر يميني لما يسمون قال لها ان كلت اباع عمر وابا يوسف فانت لثلاثين خاتماً

واحدة فبانت انقضت عدتها فكلت اباع عمر ثم تزوجها فكلت با يوسف طالق ثلاثاً

الواحد الأول قال في لا يقيم وهذا على وجه اما ان جلاشطان الملك فيقيم طلاقاً

ظاهر وهو جلاشطان الملك فلا يقيم أو وجد الأول في الملك الثاني غير الملك فلا يقيم أيضاً

إن الجوز لا ينزل في غير الملك فلا يقيم أو وجد الأول في غير الملك والثاني في الملك في

مسألة الكتاب خلافاً له اعتبار الأول والثاني اذ هما في حكم الطلاق كشأن واحد

صحة الكاهم بأهلية التكلم لان الملك يشترط حالة التعليق ليصير الجوز غالب الجوز

لا يصح له الحال فيصير اليه من عند تمام الشرط لينزل الجوز لأنه لا ينزل لاني للملك فيها

بين ذلك الحال حال بقاء اليه فيستغنى من قيام الملك اذ بقاءه بجملة وهو الذمة

وان قال لها ان خلت اللد فانت طالق ثلاثاً فظلمت اثنين تزوجت وجاء آخر دخل بها ثم

عادت الأول فدخلت اللد فظلمت ثلاثاً عندني خليفة واني يوسف وهو قال فظلمت

طالق ما بقي من الطلقات وهو قول زفره وأصله ان الزوج الثاني يهدم ما دون

الثالث عند ما تعود اليه بالثالث وعند محمد وزفره لا يهدم ما دون

الثالث عند ما تعود اليه بالثالث وعند محمد وزفره لا يهدم ما دون

الثالث عند ما تعود اليه بالثالث وعند محمد وزفره لا يهدم ما دون

الثالث عند ما تعود اليه بالثالث وعند محمد وزفره لا يهدم ما دون

الثالث عند ما تعود اليه بالثالث وعند محمد وزفره لا يهدم ما دون

الثالث عند ما تعود اليه بالثالث وعند محمد وزفره لا يهدم ما دون

الثالث عند ما تعود اليه بالثالث وعند محمد وزفره لا يهدم ما دون

الثالث عند ما تعود اليه بالثالث وعند محمد وزفره لا يهدم ما دون

والتقصير العلة كونه الوالد حيا لا يموت ولا يمتنع عنه وتقتضي عدم تعلقه بوضع الجارية ثم لا تقم
أخرى به لأنه حال تقصير العدة ولو ولد الجارية أو وقعت طلاق قبل انقضت عدتها
بوضع الغلام ثم لا يقم شيء آخر به لما ذكرناه حال كونه في حال يقيم أحد في حال
يقم ثم إن فلان يقيم الثانية بالشك ولا احتمال الأولين ناخذ بالغيرين نأخذها واحتياطاً لما
عن مفسر يميني لما يسمون قال لها ان كلت اباع عمر وابا يوسف فانت لثلاثين خاتماً
واحدة فبانت انقضت عدتها فكلت اباع عمر ثم تزوجها فكلت با يوسف طالق ثلاثاً
الواحد الأول قال في لا يقيم وهذا على وجه اما ان جلاشطان الملك فيقيم طلاقاً
ظاهر وهو جلاشطان الملك فلا يقيم أو وجد الأول في الملك الثاني غير الملك فلا يقيم أيضاً
إن الجوز لا ينزل في غير الملك فلا يقيم أو وجد الأول في غير الملك والثاني في الملك في
مسألة الكتاب خلافاً له اعتبار الأول والثاني اذ هما في حكم الطلاق كشأن واحد
صحة الكاهم بأهلية التكلم لان الملك يشترط حالة التعليق ليصير الجوز غالب الجوز
لا يصح له الحال فيصير اليه من عند تمام الشرط لينزل الجوز لأنه لا ينزل لاني للملك فيها
بين ذلك الحال حال بقاء اليه فيستغنى من قيام الملك اذ بقاءه بجملة وهو الذمة
وان قال لها ان خلت اللد فانت طالق ثلاثاً فظلمت اثنين تزوجت وجاء آخر دخل بها ثم
عادت الأول فدخلت اللد فظلمت ثلاثاً عندني خليفة واني يوسف وهو قال فظلمت
طالق ما بقي من الطلقات وهو قول زفره وأصله ان الزوج الثاني يهدم ما دون
الثالث عند ما تعود اليه بالثالث وعند محمد وزفره لا يهدم ما دون

قبل الشوط والشوط لا يعلم ههنا فيكون اعلا ما من الاصل وكهنا لا يشترط ان يكون متصلا به
 بهزلة سائر الشوط ولو سكت ثبتت حكم الكلام الاول فيكون استثناءه وذكر الشوط بعد رجوعه
 عن الاول قال ان اذ امانات قبل قولها ان شاء الله تعالى لان الاستثناء خرج الكلام من
 ان يكون ايجابا والموت ينافي لوجوبه والمبطل بخلاف ما اذا امانات لا يخرج عنه لم يتصل به
 الاستثناء وان قال ان طالق ثلثا الا واحدة طلقت ثنتين ان قال ان طالق ثلثا الا شئين
 واحدة والا اصل ان الاستثناء تكلم بالاصل بعلة ثنيا هو الصحيح معناه انه تكلم بالاستثنى منه
 اذ لا فرق بين قول القائل فلان على رءوسهم بين قوله عشرة الا عشرة فيصير استثناء البعض من
 الجملة لا يبقى لتكلم البعض بعلمه ولا يصح استثناء الكل من الكل لانه لا يبقى بعد شئ يصير
 متكلما به صاغا فاللفظ الذي انا يصح الاستثناء اذا كان صوغا به كما ذكرنا من قبل اذا تتبع
 هذا ففي الفصل الاول المستثنى منه ثنتان فيقعان في الثاني واحدة فيقع واحدة وتكون
 قال الا ثلثا يقع الثالث لانه استثناء الكل من الكل فلم يصح الاستثناء والله اعلم

باب طلاق المريض

اذا طلق الرجل امرأته في مرض موته طلاقا بائنا فماتت وهي في العدة ورنه وان مات
 بعد انقضاء العدة فلا ميراث لها وقال الشافعي لا تورث في الوجهين لان الزوجية قد بطلت
 بهذا العارض وهي السبب لولا لا يرثها اذا ماتت ثلثان الزوجية سبب رثتها في مرض
 موته الزوج قصدا بطلاله فيؤثر عليه قصدا بتأخير عمله الى ما ان انقضاء العدة دفعا
 للضرر عنها لولا ان كان النكاح في العدة يبقى في حق بعض الاثار فجاز ان يبقى في حق رثتها عنه

في قوله لا يشترط ان يكون متصلا به
 في قوله سائر الشوط ولو سكت ثبتت حكم الكلام الاول
 في قوله اذ امانات قبل قولها ان شاء الله تعالى
 في قوله المبطل بخلاف ما اذا امانات لا يخرج عنه لم يتصل به
 في قوله طالق ثلثا الا واحدة طلقت ثنتين
 في قوله ان طالق ثلثا الا شئين واحدة والا اصل
 في قوله الاستثناء تكلم بالاصل بعلة ثنيا هو الصحيح
 في قوله معناه انه تكلم بالاستثنى منه
 في قوله اذ لا فرق بين قول القائل فلان على رءوسهم
 في قوله عشرة الا عشرة فيصير استثناء البعض من
 في قوله الجملة لا يبقى لتكلم البعض بعلمه
 في قوله ولا يصح استثناء الكل من الكل
 في قوله لانه لا يبقى بعد شئ يصير متكلما به
 في قوله صاغا فاللفظ الذي انا يصح الاستثناء اذا كان
 في قوله صوغا به كما ذكرنا من قبل اذا تتبع
 في قوله هذا ففي الفصل الاول المستثنى منه ثنتان
 في قوله فيقعان في الثاني واحدة فيقع واحدة وتكون
 في قوله قال الا ثلثا يقع الثالث لانه استثناء الكل من الكل
 في قوله فلم يصح الاستثناء والله اعلم

في قوله اذا طلق الرجل امرأته في مرض موته
 في قوله طلاقا بائنا فماتت وهي في العدة
 في قوله ورنه وان مات بعد انقضاء العدة
 في قوله فلا ميراث لها وقال الشافعي لا تورث
 في قوله في الوجهين لان الزوجية قد بطلت
 في قوله بهذا العارض وهي السبب لولا لا يرثها
 في قوله اذا ماتت ثلثان الزوجية سبب رثتها
 في قوله في مرض موته الزوج قصدا بطلاله
 في قوله فيؤثر عليه قصدا بتأخير عمله الى ما
 في قوله ان انقضاء العدة دفعا للضرر عنها
 في قوله لولا ان كان النكاح في العدة يبقى في حق
 في قوله بعض الاثار فجاز ان يبقى في حق رثتها عنه

[illegible]

مخلاف ما بعد الاقضاء لاننا اسكان الزوجية في هذه الحالة ليست بسبب كراهتها عنها
 لغير ما ذكره في البيت ١١

فیصل فی حقہ خصوصاً الذاری بی ان طلقہا لذلک باجموعہ اوقال لها اختاری فاخترت

ففسها واخلفت منه ثم مات هي في العاشر لم تزل انوار صديت بالباطل حقا والتاخير

الحجة لو أن قالت طهقن للرجعة فطهقن ثلاثا ورثته كان الطلاق الرجعي لا يزال النكاح قائما

البسوا لها راضية بطلان حقها وان قال لها في مرض موته كنت طلقك ثلاثا في عصمتي وا

عديك فضلك ثم اقرها بدين او اوصى لها بوصية فلها الاقل من ذلك ومن الميراث عند
اي الورث الوصية ١٣

ابن حليفة وقال ابو يوسف وعمر بن الخطاب وعمر بن الخطاب وعمر بن الخطاب

ثم اقول لها ايدين او اوصى لها ابو صية فلها الاقل من ذلك ومن الميراث في قولهم جميعا

الاهل قول فرعون لها جميع ما احصى ما اوتيت لان الميراث لما بطل بسبب الهاتين ال

المنافع من صحة الأفراد الوصية وقصودها في المسألة الأولى إنما تصادق على الطلاب
أي على بقية

والنساء العاصيات اجنبية عنه حتى جازله ان يزوج اخوته فالعبد مثلهما الا ترى

لقد قبل شهادة لها ويجوز وضع الزوجة فيها بخلاف المسألة الثانية لأن العدا بافية

وَمِنْ سَبَبِهَا وَاجْتِمَاعُهَا عَلَى بَيْتِهَا وَهِيَ لَا تَدْرِي عَلَى شَاخِ الْهَرَابَةِ وَهِيَ عَلَى

مسألة أخرى روي في حقيقتها المسائل في عهدنا من امرها قد حارها كلوا

يسلم بابا به دراز و وصيه عليها في يد حرم و ان رجلا و ان يواضعان في عذر
 في تيفقان ۱۱

الزكاة فودد زكاهم ولا ينفقون في الزكاة ففصح : انكم تعلمون انهم يتعلمون في الزكاة

لا تكتب في هذا الكتاب من غير إذن من الناشر

(Handwritten signature)

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

--	--	--

والزواج والشهادة فلا تهم في حق هذا الأحكام قال من كان عصبوا أو في صف القتال
فطلق امرأته ثلثة لم تره وان كان قد بارز جلا أو قدام ليقول في قصاص ودم ورت
من مات ذلك الوجه فقتل أصله ما يبدأ أن امرأة الفارق استمسكنا وانما ثبت حكم
الفرار يتعلق حتمها باله وانما يتعلق بمرض يخاف منه الهلاك فالبال إذا كان صاحب الفرائش
وهو ان يكون بحال لا يقوم بجوارحه كما يعتاده الا حصاء وقد ثبت حكم الفرار وهو في
المريض في توجها الهلاك الغالب ما يكون الغالب منه السلامة لا يثبت بحكم الفرار
فالمحصون الذي في صف القتال الغالب منه السلامة لان الحصن لا يرفع بأهل لعدا
وكون المنفعة فلا يثبت بحكم الفرار الذي يضره وقدم ليقول الغالب منه الهلاك فتحقق به
الفرار وتجهل أخوات تخرج على هذا الحرف قوله إذا مات في ذلك الوجه أو قتل دليل
على أنه لا فرق بين ما إذا مات بذلك السبب بسبب خرق صاحب الفرائش بسبب المرض
إذا قتل إذا قال لرجل لامرأته وهو صحيح إذا جاء رأس لشهر وإذا دخلت الدار وإذا أصلى
فلان الظهر وإذا دخل فلان الدار فانت طالق فكانت هذا الأشياء والزواج مريض لم تر
وان كان القول في موضع ثلثة الأفي قوله إذا دخلت الدار وهو على جوة اما ان يطلق الطلاق
بجميع الوقت أو بفعل الأجنبية أو بفعل نفسه أو بفعل المرأة وكل وجه على جميع ما ان كان
التعليق في الصحة والشرط في الموضع وكلاهما في الموضع ما الوجهان لا ولا في هو ما ان كان
التعليق بجميع الوقت بان قال ذاب جاء رأس لشهر فانت طالق أو بفعل الأجنبية بان قال ذاب
فلان الدار وأصلى فلان الظهر وكان التعليق والشرط في الموضع فلهما المليات

الصلابة
فانما كان عصبوا أو في صف القتال
فطلق امرأته ثلثة لم تره وان كان قد بارز جلا أو قدام ليقول في قصاص ودم ورت
من مات ذلك الوجه فقتل أصله ما يبدأ أن امرأة الفارق استمسكنا وانما ثبت حكم
الفرار يتعلق حتمها باله وانما يتعلق بمرض يخاف منه الهلاك فالبال إذا كان صاحب الفرائش
وهو ان يكون بحال لا يقوم بجوارحه كما يعتاده الا حصاء وقد ثبت حكم الفرار وهو في
المريض في توجها الهلاك الغالب ما يكون الغالب منه السلامة لا يثبت بحكم الفرار
فالمحصون الذي في صف القتال الغالب منه السلامة لان الحصن لا يرفع بأهل لعدا
وكون المنفعة فلا يثبت بحكم الفرار الذي يضره وقدم ليقول الغالب منه الهلاك فتحقق به
الفرار وتجهل أخوات تخرج على هذا الحرف قوله إذا مات في ذلك الوجه أو قتل دليل
على أنه لا فرق بين ما إذا مات بذلك السبب بسبب خرق صاحب الفرائش بسبب المرض
إذا قتل إذا قال لرجل لامرأته وهو صحيح إذا جاء رأس لشهر وإذا دخلت الدار وإذا أصلى
فلان الظهر وإذا دخل فلان الدار فانت طالق فكانت هذا الأشياء والزواج مريض لم تر
وان كان القول في موضع ثلثة الأفي قوله إذا دخلت الدار وهو على جوة اما ان يطلق الطلاق
بجميع الوقت أو بفعل الأجنبية أو بفعل نفسه أو بفعل المرأة وكل وجه على جميع ما ان كان
التعليق في الصحة والشرط في الموضع وكلاهما في الموضع ما الوجهان لا ولا في هو ما ان كان
التعليق بجميع الوقت بان قال ذاب جاء رأس لشهر فانت طالق أو بفعل الأجنبية بان قال ذاب
فلان الدار وأصلى فلان الظهر وكان التعليق والشرط في الموضع فلهما المليات

فانما كان عصبوا أو في صف القتال
فطلق امرأته ثلثة لم تره وان كان قد بارز جلا أو قدام ليقول في قصاص ودم ورت
من مات ذلك الوجه فقتل أصله ما يبدأ أن امرأة الفارق استمسكنا وانما ثبت حكم
الفرار يتعلق حتمها باله وانما يتعلق بمرض يخاف منه الهلاك فالبال إذا كان صاحب الفرائش
وهو ان يكون بحال لا يقوم بجوارحه كما يعتاده الا حصاء وقد ثبت حكم الفرار وهو في
المريض في توجها الهلاك الغالب ما يكون الغالب منه السلامة لا يثبت بحكم الفرار
فالمحصون الذي في صف القتال الغالب منه السلامة لان الحصن لا يرفع بأهل لعدا
وكون المنفعة فلا يثبت بحكم الفرار الذي يضره وقدم ليقول الغالب منه الهلاك فتحقق به
الفرار وتجهل أخوات تخرج على هذا الحرف قوله إذا مات في ذلك الوجه أو قتل دليل
على أنه لا فرق بين ما إذا مات بذلك السبب بسبب خرق صاحب الفرائش بسبب المرض
إذا قتل إذا قال لرجل لامرأته وهو صحيح إذا جاء رأس لشهر وإذا دخلت الدار وإذا أصلى
فلان الظهر وإذا دخل فلان الدار فانت طالق فكانت هذا الأشياء والزواج مريض لم تر
وان كان القول في موضع ثلثة الأفي قوله إذا دخلت الدار وهو على جوة اما ان يطلق الطلاق
بجميع الوقت أو بفعل الأجنبية أو بفعل نفسه أو بفعل المرأة وكل وجه على جميع ما ان كان
التعليق في الصحة والشرط في الموضع وكلاهما في الموضع ما الوجهان لا ولا في هو ما ان كان
التعليق بجميع الوقت بان قال ذاب جاء رأس لشهر فانت طالق أو بفعل الأجنبية بان قال ذاب
فلان الدار وأصلى فلان الظهر وكان التعليق والشرط في الموضع فلهما المليات

لأن الفصل في الفوارق قد حقق منه بمباشرة التعليق في حال تعليق حمها بما لا أن كان التعليق
في الصحة والشرط في المرض لم توث وقال فور توث كان التعليق بالشرط ينزل عند وجود الشرط
كما المنجى فكأن ايصالا في المرض كذا ان التعليق السابق يصير تطبيقا عند الشرط حمل الاقصه
ولا ظلم الا من قصيد فلا يريد تصرفه فاما الوجه الثالث وهو ما اذا علقه بفعل نفسه فسواء
كان التعليق في الصحة والشرط في المرض وكان في المرض الفعل مما له منبدا اوليا
منه فيصير فاقرا الوجود قصدا لا بطل اما بالتعليق او بمباشرة الشرط في المرض
ان لم يكن لمن فعل الشرط بل فله من التعليق الفبدأ فيرد تصرفه فقا للضرر عنها
واما الوجه الرابع وهو ما اذا علقه بفعلها فان كان التعليق والشرط في المرض الفعل مما لها
منبدا كذا لم يرد خوفه لم توث كذا لاضية بذا لكان كان الفعل لا بد لها منه كما كل
الطعام وصلوة الظهر وكلام الابوين توث لانها مضطوقة في المباشرة لما لها من المتعلق
من خوف الهلاك في الدنيا او في العقبى لا رضاء مع الاضطراب وما اذا كان التعليق
في الصحة والشرط في المرض كان الفعل مما لها منه بذا فلا اشكال انه لا ميراث نها
وان كان مما لا بد لها منه فكذا لك الجواب عند محمد وهو قول فولا كان لم يوجد من الزوجه
صنعه بعد ما تعلق حمها بما له وعندك في حقيقته عاوي يوسف توث لان الزوج المجاهها
الى المباشرة فينتقل الفعل اليه كذا في الاله كذا في الاكراه قال واذا طلقها ثلثا
وهو مريض ثم مات لم توث وقال فور توث لانه قصدا للفوارحين او وقع في
المرض قديما في في العدة ولكن نقول المرض اذا تعقبه بوع فهو بمنزلة الصحة

الوجه الرابع
في الصحة والشرط في المرض لم توث وقال فور توث كان التعليق بالشرط ينزل عند وجود الشرط
كما المنجى فكأن ايصالا في المرض كذا ان التعليق السابق يصير تطبيقا عند الشرط حمل الاقصه
ولا ظلم الا من قصيد فلا يريد تصرفه فاما الوجه الثالث وهو ما اذا علقه بفعل نفسه فسواء
كان التعليق في الصحة والشرط في المرض وكان في المرض الفعل مما له منبدا اوليا
منه فيصير فاقرا الوجود قصدا لا بطل اما بالتعليق او بمباشرة الشرط في المرض
ان لم يكن لمن فعل الشرط بل فله من التعليق الفبدأ فيرد تصرفه فقا للضرر عنها
واما الوجه الرابع وهو ما اذا علقه بفعلها فان كان التعليق والشرط في المرض الفعل مما لها
منبدا كذا لم يرد خوفه لم توث كذا لاضية بذا لكان كان الفعل لا بد لها منه كما كل
الطعام وصلوة الظهر وكلام الابوين توث لانها مضطوقة في المباشرة لما لها من المتعلق
من خوف الهلاك في الدنيا او في العقبى لا رضاء مع الاضطراب وما اذا كان التعليق
في الصحة والشرط في المرض كان الفعل مما لها منه بذا فلا اشكال انه لا ميراث نها
وان كان مما لا بد لها منه فكذا لك الجواب عند محمد وهو قول فولا كان لم يوجد من الزوجه
صنعه بعد ما تعلق حمها بما له وعندك في حقيقته عاوي يوسف توث لان الزوج المجاهها
الى المباشرة فينتقل الفعل اليه كذا في الاله كذا في الاكراه قال واذا طلقها ثلثا
وهو مريض ثم مات لم توث وقال فور توث لانه قصدا للفوارحين او وقع في
المرض قديما في في العدة ولكن نقول المرض اذا تعقبه بوع فهو بمنزلة الصحة

الوجه الخامس
في الصحة والشرط في المرض لم توث وقال فور توث كان التعليق بالشرط ينزل عند وجود الشرط
كما المنجى فكأن ايصالا في المرض كذا ان التعليق السابق يصير تطبيقا عند الشرط حمل الاقصه
ولا ظلم الا من قصيد فلا يريد تصرفه فاما الوجه الثالث وهو ما اذا علقه بفعل نفسه فسواء
كان التعليق في الصحة والشرط في المرض وكان في المرض الفعل مما له منبدا اوليا
منه فيصير فاقرا الوجود قصدا لا بطل اما بالتعليق او بمباشرة الشرط في المرض
ان لم يكن لمن فعل الشرط بل فله من التعليق الفبدأ فيرد تصرفه فقا للضرر عنها
واما الوجه الرابع وهو ما اذا علقه بفعلها فان كان التعليق والشرط في المرض الفعل مما لها
منبدا كذا لم يرد خوفه لم توث كذا لاضية بذا لكان كان الفعل لا بد لها منه كما كل
الطعام وصلوة الظهر وكلام الابوين توث لانها مضطوقة في المباشرة لما لها من المتعلق
من خوف الهلاك في الدنيا او في العقبى لا رضاء مع الاضطراب وما اذا كان التعليق
في الصحة والشرط في المرض كان الفعل مما لها منه بذا فلا اشكال انه لا ميراث نها
وان كان مما لا بد لها منه فكذا لك الجواب عند محمد وهو قول فولا كان لم يوجد من الزوجه
صنعه بعد ما تعلق حمها بما له وعندك في حقيقته عاوي يوسف توث لان الزوج المجاهها
الى المباشرة فينتقل الفعل اليه كذا في الاله كذا في الاكراه قال واذا طلقها ثلثا
وهو مريض ثم مات لم توث وقال فور توث لانه قصدا للفوارحين او وقع في
المرض قديما في في العدة ولكن نقول المرض اذا تعقبه بوع فهو بمنزلة الصحة

لأنه ينعقد به مرض الموت فتبين انك لا حق لهما يتعلق به لانه فلا يصير الزوج قادر لو طلقها

فان قيل في العياذ بالله ثم سلمت ثم مات من مرض موته في ليله لم تترك طلق لم تترك بل

طاولت على طلق في وقتها فلو لم يزوج وراثته جاز في انما بالردة ابطلت اهلية لا رث اذا المرنان يكون

احد لا يقاء به بل ان الاهلية وبالطووعة ما ابطلت اهلية كان المحرمية كما في الكارت

وهذا اليق يحدون ناذ اطلاقا وقت حال قيام النكاح لانه اثبت الفرقه فكون اصبحت

السبب في اطلاق الثلث لا تثبت لحرمة بالطووعة لتقديرها على ما فافتراقا ومن قد

امروته وهو صحيح ولا عن المرض رثته قال محمد لا تترك وان كان القذف في المرض رثته في

قولهم جيمه او هذا طلق بالتعلق بفعل لا بد لهما من ذلك على ان الخطأ قد فعلوا من

انفسهم لا يثبت نكاحا به فيكون انما امراته وهو صحيح ثم بان بالايلاء بعد عرض ثم لا يلازم

ايضا ان السبب في عدم الايلاء في صفة تعليق الطلاق بمعنى اربعة اشهر حاله ان اقر

فيكون لفتا بالتعلق بمجي الوقت قد ذكرنا في قوله تعالى وضو الله تعالى عنه والطلاق الذي يملك

فيل ارجعة توف في جميع الوجوه لما بينا انه لا ينزل النكاح حق محال الوطى فكانت السبب

قاروا وكما ذكرنا انما تترك انما تترك اذا مات وهي في العدة وقت السبب

باب الرجعة

واذا طلق الرجل امرأته بظنية رجعية او بظنية قاتلة والتم يراجه بها في

اول ترض انك ترض الى فاسكوهن بمعرفة من غير فصل ولا بد من قيام العدة لان الرجعة

استلزام للملكة الا اني انه متى ما كوهوا لابقاء وانما تحقق الاستلزام في العدة لانه

Handwritten marginal notes in Arabic script, likely commentary or additional legal rulings related to the main text.

Handwritten marginal notes in Arabic script, likely commentary or additional legal rulings related to the main text.

[illegible][illegible]

فلان ثبتت به الرجعة أو لم تثبت من قبل الطلاق لا تمها لو ولد بعد
تنقضي العدة بالولادة فلا تنصير الرجعة فان خالها واغلق بابا أو قسروا قال لم اجامع
ثم طلقها لم يملك الرجعة لان كمالها لم يوطئ قد اقر بعين مفيد في حق نفسه الرجعة حقه
ولم يصير كذا بشرع بخلاف المهر كذا المهر لم يمس حتى يتبين على تسليم المهر على القبض في الفصل الاول
فلان اجامعها بعد ما خالها قال لم اجامعها ثم جاز بولده في سنين بيوم تحت ذلك
الرجعة لا تثبت للنسب اذ هي تقر بانقضاء العدة والولد يبقى في البطن حينئذ الطلاق طلقا
قبلا الطلاق من ما بعد لان على اعتبار الثاني يزول المهر بنفس الطلاق لعدم اوطئ قبل جرم
والمسلم لا يفعل الحرام فان قال له اذ اولد فانت طالق فولدت ثم اتت بولد اخر في رجعة معناه
ليس جل اخر وهو ان يكون بعد ستة اشهر وان كان اكثر من سنين اذ المهر بانقضاء العدة لا
وقع الطلاق عليها بالاولى وجبت العدة فيكون الولد الثاني من علوق حادثة من العدة
لانها لم تقر بانقضاء العدة فيصير مرجعا وان قال كذا اولدت لدا فانت طالق فولدت ثلثة
اولاد في بطن من ثلثة فالاولى الاول طلاق والولد الثاني رجعة وكذا الثالث لانها اذ اجابت
بالاولى الاول وقع الطلاق وصارت معتدة وبالتالي صادر اجمالا بينا انه يجعل العلق بوطئ
حادث في العدة فيقع الطلاق الثاني بولادة الولد الثاني لان اليمن معقودة بجملة كلها
ووجبت العدة وبالولد الثالث صادر اجمالا كذا وتقع الطلقة الثالثة بولادة الثالث
ووجبت العدة بالاقراء لانها حامل من فوات الحيض حين وقع الطلاق والطلقة الرابعة
تنتفون فتزني لانها حلال الزوج اذ الكاح قائم بينهما ثم الرجعة مستحقة والتزني

الحاشية
فلان ثبتت به الرجعة أو لم تثبت من قبل الطلاق لا تمها لو ولد بعد
تنقضي العدة بالولادة فلا تنصير الرجعة فان خالها واغلق بابا أو قسروا قال لم اجامع
ثم طلقها لم يملك الرجعة لان كمالها لم يوطئ قد اقر بعين مفيد في حق نفسه الرجعة حقه
ولم يصير كذا بشرع بخلاف المهر كذا المهر لم يمس حتى يتبين على تسليم المهر على القبض في الفصل الاول
فلان اجامعها بعد ما خالها قال لم اجامعها ثم جاز بولده في سنين بيوم تحت ذلك
الرجعة لا تثبت للنسب اذ هي تقر بانقضاء العدة والولد يبقى في البطن حينئذ الطلاق طلقا
قبلا الطلاق من ما بعد لان على اعتبار الثاني يزول المهر بنفس الطلاق لعدم اوطئ قبل جرم
والمسلم لا يفعل الحرام فان قال له اذ اولد فانت طالق فولدت ثم اتت بولد اخر في رجعة معناه
ليس جل اخر وهو ان يكون بعد ستة اشهر وان كان اكثر من سنين اذ المهر بانقضاء العدة لا
وقع الطلاق عليها بالاولى وجبت العدة فيكون الولد الثاني من علوق حادثة من العدة
لانها لم تقر بانقضاء العدة فيصير مرجعا وان قال كذا اولدت لدا فانت طالق فولدت ثلثة
اولاد في بطن من ثلثة فالاولى الاول طلاق والولد الثاني رجعة وكذا الثالث لانها اذ اجابت
بالاولى الاول وقع الطلاق وصارت معتدة وبالتالي صادر اجمالا بينا انه يجعل العلق بوطئ
حادث في العدة فيقع الطلاق الثاني بولادة الولد الثاني لان اليمن معقودة بجملة كلها
ووجبت العدة وبالولد الثالث صادر اجمالا كذا وتقع الطلقة الثالثة بولادة الثالث
ووجبت العدة بالاقراء لانها حامل من فوات الحيض حين وقع الطلاق والطلقة الرابعة
تنتفون فتزني لانها حلال الزوج اذ الكاح قائم بينهما ثم الرجعة مستحقة والتزني

الحاشية
فلان ثبتت به الرجعة أو لم تثبت من قبل الطلاق لا تمها لو ولد بعد
تنقضي العدة بالولادة فلا تنصير الرجعة فان خالها واغلق بابا أو قسروا قال لم اجامع
ثم طلقها لم يملك الرجعة لان كمالها لم يوطئ قد اقر بعين مفيد في حق نفسه الرجعة حقه
ولم يصير كذا بشرع بخلاف المهر كذا المهر لم يمس حتى يتبين على تسليم المهر على القبض في الفصل الاول
فلان اجامعها بعد ما خالها قال لم اجامعها ثم جاز بولده في سنين بيوم تحت ذلك
الرجعة لا تثبت للنسب اذ هي تقر بانقضاء العدة والولد يبقى في البطن حينئذ الطلاق طلقا
قبلا الطلاق من ما بعد لان على اعتبار الثاني يزول المهر بنفس الطلاق لعدم اوطئ قبل جرم
والمسلم لا يفعل الحرام فان قال له اذ اولد فانت طالق فولدت ثم اتت بولد اخر في رجعة معناه
ليس جل اخر وهو ان يكون بعد ستة اشهر وان كان اكثر من سنين اذ المهر بانقضاء العدة لا
وقع الطلاق عليها بالاولى وجبت العدة فيكون الولد الثاني من علوق حادثة من العدة
لانها لم تقر بانقضاء العدة فيصير مرجعا وان قال كذا اولدت لدا فانت طالق فولدت ثلثة
اولاد في بطن من ثلثة فالاولى الاول طلاق والولد الثاني رجعة وكذا الثالث لانها اذ اجابت
بالاولى الاول وقع الطلاق وصارت معتدة وبالتالي صادر اجمالا بينا انه يجعل العلق بوطئ
حادث في العدة فيقع الطلاق الثاني بولادة الولد الثاني لان اليمن معقودة بجملة كلها
ووجبت العدة وبالولد الثالث صادر اجمالا كذا وتقع الطلقة الثالثة بولادة الثالث
ووجبت العدة بالاقراء لانها حامل من فوات الحيض حين وقع الطلاق والطلقة الرابعة
تنتفون فتزني لانها حلال الزوج اذ الكاح قائم بينهما ثم الرجعة مستحقة والتزني

[illegible]

١٠
 ١١
 ١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

١٠
 حامل عليها فيكون مشروعا وليست بزوجها ان لا يدخل عليها حتى يزوجها او يصيها لمخلوق
 معنى اذا لم تكن من قصد المراجعة فاما ان تكون مجردة فيقع بصري على وضع بصريه
 مراجعتهما يطول عليها العدة وليس ان يسافرا بها حتى يشهدا على جنتها وقال في
 رد المحتار الكاح حمل الذي يشاهد عند اولنا قوله تعالى لا يخرجوهن من بيوتهن الا بغير
 اذنى من البطل كما جلت المراجعة فاذا لم يراجعها حتى انقضت المدة لم يلزمه لاحاجة فتبين
 ان البطل عمل علمه في وقت جوده وهذا المختص بالقراء من العرف لم يملك الزوج الاخراج
 الا ان يشهد على جنتها فبطل العدة حتى يهرم الزوج وقوله حتى يشهد على جنتها معنى ان يشهد
 على اقامته الطلاق الى حي لا يهرم الوطى قال المشافعي رحمه الله لان الزوج يتلأ لوجود
 القاطع وهو الطلاق لئلا يثابها قائمة حتى يملك مراجعتها من غير رضاها لان حق الرجعة
 ثبت نظر الزوج لم يمكن التمسك عند عتراض النديم وهذا المعنى فوجبا استبداد به بدلت
 يؤذن بكونه مستمرا في النكاح لئلا ينفذ في القاطع اخر عمل الى مدة اجماعا ونظرا له
 على ما تقدم **فصل** فيما تحل المطلقة فاذا كان الطلاق بائنا دون الثلث
 فملك يتزوجها في العدة وبعد انقضائها لان حل الحلية باق لان زوال معلق بالمطالبة
 الثالثة فبين عدم قبل منع الغير في العدة لاشتباها بالنسب لاشتباها في طلاقه فان كان
 الطلاق ثلثا في الحرة او اثنين في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا
 ويحل له ان يطلقها او يموت عنها والاصل في قول تعالى ان طلقها فلا تحل له من بعد
 حتى تنكح زوجا غيره والمطلقة الثالثة طلاق ثلثان في حق الامه كالثلث في حق الحرة

五

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

هو كذا قال في حقيقته كلامه في قول بعضه في القضاء لانه عين ظاهر وان قال الموت

الطائف في تطبيقه بانه الان ينوي الشك وقد ذكرناه في الكتابات وان قال البعث الخوار

فخوضني اذ هذ عند بي حيفة واني يوسف وقال محمد ليس يظهر الانعام التشبيه بالحمة
وهو الركن فيه لها انه اطلق الحمة وفيها النوع حمة والمطلق يعقل المقيّد

وَالْأَدَبُ التَّحْقِيقُ وَالْأَدَبُ خِطَابُ الْفُؤَادِ يُصِيرُ بِهِ مَوْلَانِ الْأَصْلِ فِي تَحْرِيمِ

الحلال بما هو بين عندنا وسندك في الإيمان ان شاء الله ومن كشايخ من

يصرف لفظه التحريم الى اطلاق من غيرية بحكم العرف والله اعلم بالصواب

باب الختم

باب الخلع

[illegible]

فَقُولُوا عَلَىٰ أَجْحَادِهِمْ أَفْتَدِيهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ يَخْبَرُونَ

عليه السلام الخلع تطليقة بائنة ولا نهى من الطلاق حق من ادعى الكنايا او ادعى بالكنيا

بأن لا أن ذكر المال لغرض غنية هذا أنها لا تقسم المال إلا لتسليمها نفسها وذلك

بالبينونة كان الشؤ من قبل يكره ان يأخذ منها عوضاً القول تعالى وان الله لم

الاستبدال الزوج مكان زوج المان قال لا خير خذوا من شيئا ولا تأو حشا بال استبدال

فلا يريد في حشتها يأخذ المأوان كان الشون من أكرهنا لئلا يأخذ منها أكثر

ما أعطاها في يومها الجماع الصغير يا الفضاض اطلاق ما تلون ابدا

ووجه الاخرى قولنا السلام في امرأة ثابت بن قيس بن شمس اما الزيادة فلا

بسم الله الرحمن الرحيم

الملك فيصل بن الحسين بن علي بن عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

[illegible][illegible][illegible][illegible]

وقد كان النشور منها ولو اخذ الزيادة جازي القصاص وكل اذ الخذا والنشور من

مقتضى ما تلوناه شئان الجواز حكما والإباحة وقد ترك العرف فتح الإباحة لمعارض فبقى ميمولا

وفي الباقي من طلقها على ما انفقت فمهر الطلاق ولا مهر المأل لأن الزوج ليستبدا بالطلاق تجيزا
فإن قالوا لا قالوا بل قالوا نعم وذهبوا إلى أن المهر اذ كان في وقت الطلاق هو المهر الذي يقع به

او تعليقاً وقد علقه بقبولها والمرأة تملك التزام المال لولايتها على نفسها وملكها النكاح مما

يكون الاعتياض عنه مليناً لم يكن مالا القصاص وكان الطلاق بائناً ما بيننا ولا نه معاوضة

المال بالنفس قد ملك الزوج اجرا للدين قبل ان ياتي وهو النفس تحقيقا

قال

فلا شؤم الزوج والفرقة بائنة وان بطل العوض في الطلاق كان رجعيا فوقع الطلاق

لَوْ هُمَا لِلتَّعْلِيقِ بِالْقَبُولِ وَافْتِرَاقِيَا فِي الْحُكْمِ لَمْ يَبْطُلِ الْعَوَضُ كَانَ الْعَامِلُ فِي الْأَوَّلِ

فظ الخمر وهو كناية في التأني، الصبر وهو عقد الرحمة وإنما لم يصر للزوج شيء عليها

لما سمعت ما امتنعوا حق تصير غائره ولا تكن لاحد من الاحباب مسرور ولا لى

کجاں غایب لعل عدم الالتمام کلاں ما اذا خال عاخال بعدت فظہارہ خیم کزنا سمت

الانصار من ذراري ابي ابي طالب او ائمة آل البيت او ائمة آل البيت او ائمة آل البيت

العلماء في مفهوم ومناهج تروا له من الاما الطائفة في حالة الخ 77 غرقة م

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام

ایں خط کتابت کے لئے جو خط لکھا گیا ہے

[illegible]

الحمد لله

لا يلزم اجراء انقاذ المالكين المطلقا، حيث لا بد من تجنب المال لان المشروط لا يتوزع على اجزاء الشرط كما لا يلزم من مقتضى ان يقطع المطلق ومصرحه يعقب الرصيد

من التلث: كاح الرض من الزمان جميع المال اذا لم يكن ليقسط الحرج لا يستحق ما لها ثم يقع
 كان من المالكين المتوفين من بعدهم العراة انية

الطريق في رواية في رواية لا يقع ولا أول صحيح لأنه تعليق بشرط قبول في عتبارها بالتحقيق لمساواة

وان خالها على الف على المضام والجمع واقع ولا تقع على الين ان شاء طير الخلع على الاجنبى

صحيح فعلى الابن ان لا يسقط عهد الازمانه بل يدخل تحت ولاية الابن ان شرط الالف عليه ما توقف
 عليه من الالف عليه ما توقف

علي قبولها ان كانت من هذا القبول فان قبلت وقع الطلاق وجوز الشرط ولا يجب ان لا يثبت

من أهل الغرام فإن قبلنا لأجمعها فقلنا وإيتان قلنا إن خالها على امرها ولم يضمن الأب

المه توقف على قبولها فان قبلت طلق في الايسر طلاقا لم يرد من قبل الايهما فاعلى الروايتين ان ضمن

لا اله الا الله محمد رسول الله هو الشرط ويلزمه خمس ائمة استخمسنا واولي الامر

الفصل في كبر إذا اختلفت قبل الدخول على الفقهها الفقه في القياس عليها

خمس مائه ناکه احوال استخوان لاشی علیہا لای بیادیه عاده حاصل مایلتزم بها

باب الظهار

وإذا قال الرجل لا آمن أن علي يظهر في فقد حرمت علي الجمل والوطيها ولا مسها ولا تقبيلها

وَلَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَأْتِنَا بِلِقَائِنَا لَوَدِدْنَا كَأَنَّكَ تَأْتِنَا بِمِثْلِ مَا تَأْتِنَا بِهِ ۚ

من يقاسوا الظن بالكان إلا في الجاهلية فقد شرع أصله ونقل حكمه إلى المحرمات موت بالأكفا

غير من الدنيا وهذا لا بد حجة تكونه من القول وزور فبناست الحجازة عليها

الموت القاع بالكتابة ثم العود واذا حرم داء كبر لا تقف كما لا حرام بحال

الصائم لانه كثر مجوده فلو حرم الدواعي فضا الى الحرج وكذا انك الظهار والاحرام

Handwritten text in Arabic script, organized into vertical columns. The text is dense and appears to be a manuscript or a collection of documents. The script is cursive and characteristic of the Ottoman or Persian periods. The columns are separated by vertical lines, and the text is written in a dark ink on a light background. The overall appearance is that of a historical document or a book page.

فان طهرا قبل ان يكفر يستغفر الله تعالى ولا شيء عليه غير الكفارة الاولى لا يباذله ويكفر
بقوله عليه السلام الذي في طهرا قبل الكفارة استغفر الله ولا يصدق كفره لو كان شي اخر
واجبا للنبي عليه السلام قال وهذا اللفظ لا يكون الا ظاهرا لان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق
لا يصح لانه منسوخ فلا يمكن من كلياته بان اذا قال انت على كبريت احمي وكفرت بها او كفرت بها
فهو مظاهر لان الظاهر ليس التشبيه كالتأويل وهذا المعنى يتحقق في عضو لا يجوز النظر
اليه كذا ان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق لا يكون الا ظاهرا لان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق
الرضا عنه لان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق لا يكون الا ظاهرا لان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق
اورقبتك او نصفك او ثلثك لانه يبرهن بها عن جميع البدن وبذلك الحكم في المشاع ثم
يتعدى كما بيناه في الطلاق وهو قال انت على مثل امي او كما هي بجزال نيتك لينكشف حكمه
فان قال ادعت الكرامة فهو كما قال لان التكريم بالتشبيه فليس في الكلام وان قال اردت
الظهور فهو ظاهري لان التشبيه بجميعها وفيه تشبيه بالعضو لكن ليس بصي محفوفة قرأ في لنية
وان قال اردت الطلاق فهو طلاق بان لا تشبيه بالام في الحرمة كما قال انت على حرام
وهو طلاق وان لم يكن لنية فليس بشي عندك حيفه بان يوسف لاحتمال الحل
على الكرامة متوقفا على ان يكون ظاهرا لان التشبيه بعضومه ما كان ظاهرا في التشبيه بجميعها
اولي ان عني التعميم لا يرفع عن يوسف فهو لا يكون الثابت به ادنى الحرمتين وعند
عمل ظاهرا لان كذا التشبيه يحظر ولو قال انت على حرام كما في نوى ظاهرا او طلاقا فهو على ما
نوى لانه يحتمل الوجهين الظاهر لكان التشبيه والطلاق لكان التحريم

كتاب الطلاق

في كل شيء من جنس نوى به الطلاق لا يكون الا ظاهرا لان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق
الرضا عنه لان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق لا يكون الا ظاهرا لان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق
اورقبتك او نصفك او ثلثك لانه يبرهن بها عن جميع البدن وبذلك الحكم في المشاع ثم
يتعدى كما بيناه في الطلاق وهو قال انت على مثل امي او كما هي بجزال نيتك لينكشف حكمه
فان قال ادعت الكرامة فهو كما قال لان التكريم بالتشبيه فليس في الكلام وان قال اردت
الظهور فهو ظاهري لان التشبيه بجميعها وفيه تشبيه بالعضو لكن ليس بصي محفوفة قرأ في لنية
وان قال اردت الطلاق فهو طلاق بان لا تشبيه بالام في الحرمة كما قال انت على حرام
وهو طلاق وان لم يكن لنية فليس بشي عندك حيفه بان يوسف لاحتمال الحل
على الكرامة متوقفا على ان يكون ظاهرا لان التشبيه بعضومه ما كان ظاهرا في التشبيه بجميعها
اولي ان عني التعميم لا يرفع عن يوسف فهو لا يكون الثابت به ادنى الحرمتين وعند
عمل ظاهرا لان كذا التشبيه يحظر ولو قال انت على حرام كما في نوى ظاهرا او طلاقا فهو على ما
نوى لانه يحتمل الوجهين الظاهر لكان التشبيه والطلاق لكان التحريم

في كل شيء من جنس نوى به الطلاق لا يكون الا ظاهرا لان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق
الرضا عنه لان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق لا يكون الا ظاهرا لان في كل شيء من جنس نوى به الطلاق
اورقبتك او نصفك او ثلثك لانه يبرهن بها عن جميع البدن وبذلك الحكم في المشاع ثم
يتعدى كما بيناه في الطلاق وهو قال انت على مثل امي او كما هي بجزال نيتك لينكشف حكمه
فان قال ادعت الكرامة فهو كما قال لان التكريم بالتشبيه فليس في الكلام وان قال اردت
الظهور فهو ظاهري لان التشبيه بجميعها وفيه تشبيه بالعضو لكن ليس بصي محفوفة قرأ في لنية
وان قال اردت الطلاق فهو طلاق بان لا تشبيه بالام في الحرمة كما قال انت على حرام
وهو طلاق وان لم يكن لنية فليس بشي عندك حيفه بان يوسف لاحتمال الحل
على الكرامة متوقفا على ان يكون ظاهرا لان التشبيه بعضومه ما كان ظاهرا في التشبيه بجميعها
اولي ان عني التعميم لا يرفع عن يوسف فهو لا يكون الثابت به ادنى الحرمتين وعند
عمل ظاهرا لان كذا التشبيه يحظر ولو قال انت على حرام كما في نوى ظاهرا او طلاقا فهو على ما
نوى لانه يحتمل الوجهين الظاهر لكان التشبيه والطلاق لكان التحريم

والصغير والكبير لان اسم الرقة يطلق على كل اذى عبادته عن الذات الموقر الملوكة
من كل جهة انما نفي بها في الكافة وقول الكفاية حق الله تعالى فلا يجوز صوفى الى
عد الله كالكافة ونحن نقول المنصوص على عتاق الرقة وقد تحقق وقصد من عتاق ان
من الطاعة تم مقابلة للمصيبة يحال اليها اختياره ولا تجزئ الهباء ولا المقطوعة اليدين
او الرجلين لان الفاتت جنس المنفعة وهي ابصر او البطش او المشى هو المانع اما اذا اختلفت
الانفة فهو غير مانع حتى يجوز العوراء ومقطوعة احدى اليدين واحد للرجلين
من خلاف لانما فات جنس المنفعة بل اختلفت بخلاف ما اذا كانتا مقطوعتين من جنب
واحد حيث لا يجوز لفوات جنس منفعة المشى اذ هو على معتد ولا يجوز لاصم والقياس
ان لا يجوز وجود راية النوازل لان الفاتت جنس المنفعة الا انما استحسننا الحوازل لان
اصل المنفعة بقاء فان اذ اصبح على السمع حتى لو كان بجاء السمع اصلايان ولداصم
وهو الاخرى لا يجوز ولا يجوز مقطوع ابهامي اليدين لان قوة البطش بها فيفواتهما
يفوت جنس المنفعة ولا يجوز المجنون الذي لا يعقل لان امتناع بالجوهر لا يكون الا بال
فكان قائم المانع والذي يفيق لا يكون الا بخلاف غير مانع ولا يجزئ عتاق اليدين او
لا استحقاقها الحق بجهة فكان الرق فيها ناقصا وكذا المكاتبه الذي ادى بعض المال
لان عتاقه يكون مبدل عن الرق حقيقته بخبره لقيام الرق من كل وجه وهذا تقبل
الكتابة الانقضاء بخلاف امومية الوند والتدبير لانها لا يجزئ ان الانقضاء
فان عتق مكاتبه يرد شيئا جاز خلافا للشا فغيره لانه استحق الحق بجهة الكتابة

قوله الرقة يطلق على كل اذى عبادته عن الذات الموقر الملوكة
قوله من كل جهة انما نفي بها في الكافة وقول الكفاية حق الله تعالى
قوله عد الله كالكافة ونحن نقول المنصوص على عتاق الرقة
قوله من الطاعة تم مقابلة للمصيبة يحال اليها اختياره
قوله او الرجلين لان الفاتت جنس المنفعة وهي ابصر او البطش او المشى هو المانع
قوله الانفة فهو غير مانع حتى يجوز العوراء ومقطوعة احدى اليدين واحد للرجلين
قوله من خلاف لانما فات جنس المنفعة بل اختلفت بخلاف ما اذا كانتا مقطوعتين من جنب واحد
قوله واحد حيث لا يجوز لفوات جنس منفعة المشى اذ هو على معتد ولا يجوز لاصم والقياس
قوله ان لا يجوز وجود راية النوازل لان الفاتت جنس المنفعة الا انما استحسننا الحوازل لان
قوله اصل المنفعة بقاء فان اذ اصبح على السمع حتى لو كان بجاء السمع اصلايان ولداصم وهو الاخرى
قوله ولا يجوز مقطوع ابهامي اليدين لان قوة البطش بها فيفواتهما يفوت جنس المنفعة
قوله ولا يجوز المجنون الذي لا يعقل لان امتناع بالجوهر لا يكون الا بال فكان قائم المانع
قوله والذي يفيق لا يكون الا بخلاف غير مانع ولا يجزئ عتاق اليدين او لا استحقاقها الحق بجهة
قوله فكان الرق فيها ناقصا وكذا المكاتبه الذي ادى بعض المال لان عتاقه يكون مبدل عن الرق
قوله حقيقته بخبره لقيام الرق من كل وجه وهذا تقبل الكتابة الانقضاء بخلاف امومية الوند والتدبير
قوله لانها لا يجزئ ان الانقضاء فان عتق مكاتبه يرد شيئا جاز خلافا للشا فغيره لانه استحق الحق بجهة الكتابة

قوله الرقة يطلق على كل اذى عبادته عن الذات الموقر الملوكة
قوله من كل جهة انما نفي بها في الكافة وقول الكفاية حق الله تعالى
قوله عد الله كالكافة ونحن نقول المنصوص على عتاق الرقة
قوله من الطاعة تم مقابلة للمصيبة يحال اليها اختياره
قوله او الرجلين لان الفاتت جنس المنفعة وهي ابصر او البطش او المشى هو المانع
قوله الانفة فهو غير مانع حتى يجوز العوراء ومقطوعة احدى اليدين واحد للرجلين
قوله من خلاف لانما فات جنس المنفعة بل اختلفت بخلاف ما اذا كانتا مقطوعتين من جنب واحد
قوله واحد حيث لا يجوز لفوات جنس منفعة المشى اذ هو على معتد ولا يجوز لاصم والقياس
قوله ان لا يجوز وجود راية النوازل لان الفاتت جنس المنفعة الا انما استحسننا الحوازل لان
قوله اصل المنفعة بقاء فان اذ اصبح على السمع حتى لو كان بجاء السمع اصلايان ولداصم وهو الاخرى
قوله ولا يجوز مقطوع ابهامي اليدين لان قوة البطش بها فيفواتهما يفوت جنس المنفعة
قوله ولا يجوز المجنون الذي لا يعقل لان امتناع بالجوهر لا يكون الا بال فكان قائم المانع
قوله والذي يفيق لا يكون الا بخلاف غير مانع ولا يجزئ عتاق اليدين او لا استحقاقها الحق بجهة
قوله فكان الرق فيها ناقصا وكذا المكاتبه الذي ادى بعض المال لان عتاقه يكون مبدل عن الرق
قوله حقيقته بخبره لقيام الرق من كل وجه وهذا تقبل الكتابة الانقضاء بخلاف امومية الوند والتدبير
قوله لانها لا يجزئ ان الانقضاء فان عتق مكاتبه يرد شيئا جاز خلافا للشا فغيره لانه استحق الحق بجهة الكتابة

فان شئنا ان نرى ان الله تعالى قد اقامه من اجل جرحه واثباته... ما بقي عليهم الكتابة لا يتاخر في كتابته... قيل من جاد به لو كان ما نعايفسح بمقتضى اعتاق فهو يحمله... والا ولاد كان العتق في المحل لجهة الكتابة او لان الفسخ ضروري لا يظهر في حق الولد... وان اشترى ابدا او ابنا يبيعه بالبشر الكفارة جازعها وقال الشافعي لا يجوز على هذا... الخراف الكفارة اليه بين فليسأل متاثيرك في كتابه الايمان ان شاء الله فان عتق نصف عبد... مشرك وهو موسر ضمن قيمة باقية بحره عند بل حنينه... صاحب العمل ان في ما لم يتقابل العبد عن الكفارة وهو ملكه بخلاف ما اذا كان المعتق... من سره ان وجب عليه السعاية في نصيبه الشريك فيكون اعتاقا بعوض لا بخيطة... نصيبه ما ينتقص على ملكه ثم يتحول له بال ضمان ومثل بمنع الكفارة وان عتق نصف... عنه عن كفارة ثم اعقب باقية عنها جاز لان اعتقه بكمالين والتقصان متكن على ملكه... ليدب الاعتاق بجهة الكفارة ومثل غيما من ضمن اصبغ شاة للاخية فاصاب المسكين... عيه انما ان ما تقدم لان التقصان تمكن على ملكه الشريك وهذا على اصل في حقيقته... ولما عند الاعتاق لا يجرى فاعتاق النصف اعتاق الكل فلا يكون اعتاقا بكمالين ان اعقب... نصف عبده عن كفارة ثم جامع التقاطه منها ثم اعقب باقية بحره عند بل حقيقته لان الاعتاق... يجرى عند وشروط الاعتاق ان يكون قبل السيسر بالنصر اعتاقا لنصف حصل بعده... وعندها اعتاق النصف اعتاق الكل فيحصل الكل قبل السيسر اذا لم يجد اذ اهر ما يعتق

فان شئنا ان نرى ان الله تعالى قد اقامه من اجل جرحه واثباته... ما بقي عليهم الكتابة لا يتاخر في كتابته... قيل من جاد به لو كان ما نعايفسح بمقتضى اعتاق فهو يحمله... والا ولاد كان العتق في المحل لجهة الكتابة او لان الفسخ ضروري لا يظهر في حق الولد... وان اشترى ابدا او ابنا يبيعه بالبشر الكفارة جازعها وقال الشافعي لا يجوز على هذا... الخراف الكفارة اليه بين فليسأل متاثيرك في كتابه الايمان ان شاء الله فان عتق نصف عبد... مشرك وهو موسر ضمن قيمة باقية بحره عند بل حنينه... صاحب العمل ان في ما لم يتقابل العبد عن الكفارة وهو ملكه بخلاف ما اذا كان المعتق... من سره ان وجب عليه السعاية في نصيبه الشريك فيكون اعتاقا بعوض لا بخيطة... نصيبه ما ينتقص على ملكه ثم يتحول له بال ضمان ومثل بمنع الكفارة وان عتق نصف... عنه عن كفارة ثم اعقب باقية عنها جاز لان اعتقه بكمالين والتقصان متكن على ملكه... ليدب الاعتاق بجهة الكفارة ومثل غيما من ضمن اصبغ شاة للاخية فاصاب المسكين... عيه انما ان ما تقدم لان التقصان تمكن على ملكه الشريك وهذا على اصل في حقيقته... ولما عند الاعتاق لا يجرى فاعتاق النصف اعتاق الكل فلا يكون اعتاقا بكمالين ان اعقب... نصف عبده عن كفارة ثم جامع التقاطه منها ثم اعقب باقية بحره عند بل حقيقته لان الاعتاق... يجرى عند وشروط الاعتاق ان يكون قبل السيسر بالنصر اعتاقا لنصف حصل بعده... وعندها اعتاق النصف اعتاق الكل فيحصل الكل قبل السيسر اذا لم يجد اذ اهر ما يعتق

فان شئنا

فكفارة الصوم شهرين متتابعين ليس فيها شهر رمضان ولا يوم الفطر ولا يوم النحر ولا ايام
الشهر في ايام التتابع فلا يصوم عليه شهره رمضان لا يقع عن الظاهر لما فيه من ابطال
الشرع لله والصوم في هذه الايام مفقود فلا ينيب عن الواجب الكامل فان جامع العتي
ظاهر منها في خلال الشهرين ليلا عامدا او نهادا ناسيا استأنف الصوم عن الحيض فله
وقال ابو يوسف لا يستأنف لانه لا يمنع التتابع اذ لا يفسد يوم الصوم وهو الشرط
وان كان تقديرا على المسبب شرط فافدا ههنا بالتقدم البعض في اقله تاخير الكل عنه
فله ان الشرط في الصوم ان يكون قبل المسبب وان يكون خاليا عنه فلو ورد في النص هذا
الشرط يعدم به فيستأنف وان افطر منها يوما بعدا او غير عدد استأنف لقوله التتابع
وهو قاذر على العادة وان ظاهر العبد لم يجز في الكفارة الا الصوم لانه لا ملك له فلم يكن
من اهل التكفير بالمال ان اعتق المولى واطعمه عنده لانه ليس من اهل الملك فلا يصير
ما كانا بتملكه فاذا لم يستطع المظاهر الصيام اطعم سنتين مسكينا لقوله تعالى
فمن لم يستطع فاطعام سنتين مسكينا ويطعم كل مسكين نصف صاع من بر او صاعا
من تمر او شعير او قية ذلك لقوله عليه السلام في حديث اوس بن الصامت وسهل بن
صخر لكل مسكين نصف صاع من بر ولان المعتبر دفع حاجة اليوم لكل مسكين فبعثت بصدقة
الفطر قوله او قية ذلك ههنا وقد ذكرناه في الزكاة فان اعطى منا من يومئذ من تمر
او شعير جائز لوصول المقصود اذ الجرس متحد وان امر غير ملك يطعم عن غيره ففعل
اجزا لانه استقرض معنى ذمة غيره بفرض له او لانه لنفسه فحقق تملكه ثم تملكه

الشرع
والصوم شهرين متتابعين ليس فيها شهر رمضان ولا يوم الفطر ولا يوم النحر ولا ايام
الشهر في ايام التتابع فلا يصوم عليه شهره رمضان لا يقع عن الظاهر لما فيه من ابطال
الشرع لله والصوم في هذه الايام مفقود فلا ينيب عن الواجب الكامل فان جامع العتي
ظاهر منها في خلال الشهرين ليلا عامدا او نهادا ناسيا استأنف الصوم عن الحيض فله
وقال ابو يوسف لا يستأنف لانه لا يمنع التتابع اذ لا يفسد يوم الصوم وهو الشرط
وان كان تقديرا على المسبب شرط فافدا ههنا بالتقدم البعض في اقله تاخير الكل عنه
فله ان الشرط في الصوم ان يكون قبل المسبب وان يكون خاليا عنه فلو ورد في النص هذا
الشرط يعدم به فيستأنف وان افطر منها يوما بعدا او غير عدد استأنف لقوله التتابع
وهو قاذر على العادة وان ظاهر العبد لم يجز في الكفارة الا الصوم لانه لا ملك له فلم يكن
من اهل التكفير بالمال ان اعتق المولى واطعمه عنده لانه ليس من اهل الملك فلا يصير
ما كانا بتملكه فاذا لم يستطع المظاهر الصيام اطعم سنتين مسكينا لقوله تعالى
فمن لم يستطع فاطعام سنتين مسكينا ويطعم كل مسكين نصف صاع من بر او صاعا
من تمر او شعير او قية ذلك لقوله عليه السلام في حديث اوس بن الصامت وسهل بن
صخر لكل مسكين نصف صاع من بر ولان المعتبر دفع حاجة اليوم لكل مسكين فبعثت بصدقة
الفطر قوله او قية ذلك ههنا وقد ذكرناه في الزكاة فان اعطى منا من يومئذ من تمر
او شعير جائز لوصول المقصود اذ الجرس متحد وان امر غير ملك يطعم عن غيره ففعل
اجزا لانه استقرض معنى ذمة غيره بفرض له او لانه لنفسه فحقق تملكه ثم تملكه

وكسفت والكسوة من زكاة الطعام فله ان يبيعها بغيرها او يهبها لغيره او يهبها لغيره او يهبها لغيره او يهبها لغيره

14

[illegible]

فان غلام وعنه ثام حاز قبا لى ان ما اكوا او كيد لا قال المشافى ولا غيبه الا الغلبه كما غلبا
 بالزكوه وصعدت الفطره من ان القبله اذ دفع الحاجة فلا يربوب منابها الا باحتقان المنصوب

عليه السلام وهو حقيقة في التركيب من الطعم وفي الإباحة ذلك كما في التعليل كما لا يخفى

في الزكوة الابتداء وفي صدقة الفطر الإداء وهذا التعليل حقيقة ولو كان فيمن عاشهم صبي

فظم لا يجزيه لأنه لا يستوفي كما ملأوا لأن من الأدماء في خبر الشعير لم يكن الاستيفاء

الى الشيع وفي خبر الحنطة لا يشترط الا ادم وان اعطى مسكيننا واحدا ستين يوما اجرا

وان اعطاه في يوم واحد يجره الا عن يوم لان المقصود خلة المحتاج والحاجة

بجاء في كل يوم فالدفع في اليوم الثاني كالدفع للغيره وهذا في الايام من غير خلا
 في السنة ١٢

وَمَا التَّائِبُ مِنْ مَسْلَمٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ بِصَدَقَتَيْهِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ سِتٍّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

المليح في يوم واحد بخلاف ما اذا وقع بدلتها حله لان التبري عجب بالنص

[illegible]

عَدَالَتِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّكَ عِنْدَ اللَّهِ بِبَصِيرَةٍ

ظواهر این مستشرقان و مسکینان را که مسکینان در حدادت و برادران و اولاد و اولاد و اولاد

عند الحنفية واليه يذهبوا في حجة الله وان الله هو الذي علمهم ذلك

أخطأ وخمرا راجزا وعفوا له ان بالثدي وقاعها والمصرف والدم فحشا لها فيقع

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: **أَكْبَرُ أَرْبَعٍ: اخْتِلَافُ السَّبَبِ وَأَوْفَرُ فِي الدَّفْعِ وَكَمَلُ أَلْسِنَةٍ فِي الْحَسَنِ وَالْوَاحِدُ لِفَوْ**

[illegible]

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة وحكمة في كل شيء

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰

[illegible]

وفي الجنتين معتبرة واذا لفت النية المحوى يصلح كفارة طاهرة لان تصلا صام لا يهتبه
 المقادير يمنع نقصان دون الزيادة ويقع عنها كما اذا جرى مثل الكفارة بخلافه الذي في الدرع
 لانه في الفعة الثانية في حكم مسكين اخر ومن وجبت عليها فارتاظهارا قاعتي رقتين
 لا يفرق عن احدها بعينها جازعها وكذا اذا صام اربعة اشهر او اطعم مائة وعشرين
 مسكينا جاز لان الجنتين مقر فلا حاجة للنية معينة وان اعتق عنها رقبة واحدة
 اصام شهرين كان له ان يجعل ذلك من ايها شاء وان اعتق عن ظهار وقتل لم يجز
 عن واحد منهما وقال في فريه لا يجزى عن احدهما في الفصلين وقال النافعي ان يجعل
 ذلك عن احدهما في الفصلين لان الكفارات كلها باعتبار اتحاد المقصود جنس واحد
 وجب قول في فريه ان اعتق عن كل ظهار نصف العبد وليس له ان يجعل احدهما بعد ما اعتق
 عنها فخرج الاخرين من يده ولما ان نيتا التبيين في الجنتين المتحد غير مفيد فتلغو في الجنتين
 المختلف غير اختلاف الجنتين في الحكم وهو الكفارة فهنا باختلاف السبب نظير الاول
 اذا صام يومها في قضاء رمضان عن يومين لم يجز عن قضاء يوم واحد نظير الثاني
 اذا كان عليه صوم القضاء والنذر فانه لا بد فيه من التمييز والله اعلم

باب اللعان

قال امرؤ القيس الرجل امرأتها زلت بها من اهل الشهادة والمراة ممن يحرقها لا تقو نسب
 ولها ما لبيتة بموجب لفت فعلية للعان والاصل ان اللعان عندا شهادات
 متكاثرة لايمان مقرنة باللعن قائمة مقام حل القذف في حقه ومقام حد الزنا

في الجنتين معتبرة واذا لفت النية المحوى يصلح كفارة طاهرة لان تصلا صام لا يهتبه
 المقادير يمنع نقصان دون الزيادة ويقع عنها كما اذا جرى مثل الكفارة بخلافه الذي في الدرع
 لانه في الفعة الثانية في حكم مسكين اخر ومن وجبت عليها فارتاظهارا قاعتي رقتين
 لا يفرق عن احدها بعينها جازعها وكذا اذا صام اربعة اشهر او اطعم مائة وعشرين
 مسكينا جاز لان الجنتين مقر فلا حاجة للنية معينة وان اعتق عنها رقبة واحدة
 اصام شهرين كان له ان يجعل ذلك من ايها شاء وان اعتق عن ظهار وقتل لم يجز
 عن واحد منهما وقال في فريه لا يجزى عن احدهما في الفصلين وقال النافعي ان يجعل
 ذلك عن احدهما في الفصلين لان الكفارات كلها باعتبار اتحاد المقصود جنس واحد
 وجب قول في فريه ان اعتق عن كل ظهار نصف العبد وليس له ان يجعل احدهما بعد ما اعتق
 عنها فخرج الاخرين من يده ولما ان نيتا التبيين في الجنتين المتحد غير مفيد فتلغو في الجنتين
 المختلف غير اختلاف الجنتين في الحكم وهو الكفارة فهنا باختلاف السبب نظير الاول
 اذا صام يومها في قضاء رمضان عن يومين لم يجز عن قضاء يوم واحد نظير الثاني
 اذا كان عليه صوم القضاء والنذر فانه لا بد فيه من التمييز والله اعلم

قال امرؤ القيس الرجل امرأتها زلت بها من اهل الشهادة والمراة ممن يحرقها لا تقو نسب
 ولها ما لبيتة بموجب لفت فعلية للعان والاصل ان اللعان عندا شهادات
 متكاثرة لايمان مقرنة باللعن قائمة مقام حل القذف في حقه ومقام حد الزنا

في الجنتين معتبرة واذا لفت النية المحوى يصلح كفارة طاهرة لان تصلا صام لا يهتبه
 المقادير يمنع نقصان دون الزيادة ويقع عنها كما اذا جرى مثل الكفارة بخلافه الذي في الدرع
 لانه في الفعة الثانية في حكم مسكين اخر ومن وجبت عليها فارتاظهارا قاعتي رقتين
 لا يفرق عن احدها بعينها جازعها وكذا اذا صام اربعة اشهر او اطعم مائة وعشرين
 مسكينا جاز لان الجنتين مقر فلا حاجة للنية معينة وان اعتق عنها رقبة واحدة
 اصام شهرين كان له ان يجعل ذلك من ايها شاء وان اعتق عن ظهار وقتل لم يجز
 عن واحد منهما وقال في فريه لا يجزى عن احدهما في الفصلين وقال النافعي ان يجعل
 ذلك عن احدهما في الفصلين لان الكفارات كلها باعتبار اتحاد المقصود جنس واحد
 وجب قول في فريه ان اعتق عن كل ظهار نصف العبد وليس له ان يجعل احدهما بعد ما اعتق
 عنها فخرج الاخرين من يده ولما ان نيتا التبيين في الجنتين المتحد غير مفيد فتلغو في الجنتين
 المختلف غير اختلاف الجنتين في الحكم وهو الكفارة فهنا باختلاف السبب نظير الاول
 اذا صام يومها في قضاء رمضان عن يومين لم يجز عن قضاء يوم واحد نظير الثاني
 اذا كان عليه صوم القضاء والنذر فانه لا بد فيه من التمييز والله اعلم

في حقها لقوله تعالى ولم يكن لهم شهادة ولا قسم ولا استئذان انما يكون من جهة قول الله تعالى
 فشهادتها واحدة اربع شهادات بالله نص على الشهادة واليمين فقلنا الركن هو الشهادة
 المؤكدة باليمين ثم قرن الركن في جانبها باللعن لو كان كاذبا وهو قائم مقام حلال لقتل
 وفي جانبها بالقضبة هو قائم مقام حلال الزنا اذ ثبت هذا القول لا بد ان يكونا من اهل
 الشهادة لان الركن في الشهادة ولا بد ان تكون هي من يحق قاضها لان قائم مقام
 حلال القذف فلا بد من احصائها في الولد لانها منفردة لها صادقا قاضها ظاهر
 ولا بد من احصائها لان يكون الولد من غيرها الوطى من شبهة كما اذا افق اجنبى نسيب ليل المعرف
 وهذا لان الاصل في النسب الفرض الصحيح الفاسد الحق بنصفين عن الفرض الصحيح قد حقه
 يظن المحقق في حقه تطليها لانه حقا فلا بد من طلبها كسا لرا الحقوق فان امتنع منه
 حبسها المحاكم حتى يراعي او كذب نفسه لا حق مستحق عليه هو قاضا على ايقانه فيحبس به
 حتى ياتي بما هو عليه يكذب نفسه ليرفع السبب ولو اعلن وجب عليها اللعان
 لما اتوا من النص لانه يثبت بالزوج لانه هو المدعى فان امتنعت حبسها المحاكم حتى يراعي
 او تصدق لانه حق مستحق عليها وهي قاضا على ايقانه فيحبس فيه اذا كان الزوج عبدا
 او كافرا او محرورا في قذف فقد افترق فعله لانه لا يقدح باللعان المعنى من جهة
 فصلا للزوج صلي وهو الثابت بقوله تعالى الذين يؤمن المحصنات لا يتعد اللعان
 خلف عنه وان كان من اهل الشهادة وهي امه او كافرة او محررة في قذف او كانت من
 لا يحق قاضها بان كانت صبيته او مجنونة او اناية فلا حلال عليه لالعان لا تعد امر

كتاب الطلاق
 في حقها لقوله تعالى ولم يكن لهم شهادة ولا قسم ولا استئذان انما يكون من جهة قول الله تعالى
 فشهادتها واحدة اربع شهادات بالله نص على الشهادة واليمين فقلنا الركن هو الشهادة
 المؤكدة باليمين ثم قرن الركن في جانبها باللعن لو كان كاذبا وهو قائم مقام حلال لقتل
 وفي جانبها بالقضبة هو قائم مقام حلال الزنا اذ ثبت هذا القول لا بد ان يكونا من اهل
 الشهادة لان الركن في الشهادة ولا بد ان تكون هي من يحق قاضها لان قائم مقام
 حلال القذف فلا بد من احصائها في الولد لانها منفردة لها صادقا قاضها ظاهر
 ولا بد من احصائها لان يكون الولد من غيرها الوطى من شبهة كما اذا افق اجنبى نسيب ليل المعرف
 وهذا لان الاصل في النسب الفرض الصحيح الفاسد الحق بنصفين عن الفرض الصحيح قد حقه
 يظن المحقق في حقه تطليها لانه حقا فلا بد من طلبها كسا لرا الحقوق فان امتنع منه
 حبسها المحاكم حتى يراعي او كذب نفسه لا حق مستحق عليه هو قاضا على ايقانه فيحبس به
 حتى ياتي بما هو عليه يكذب نفسه ليرفع السبب ولو اعلن وجب عليها اللعان
 لما اتوا من النص لانه يثبت بالزوج لانه هو المدعى فان امتنعت حبسها المحاكم حتى يراعي
 او تصدق لانه حق مستحق عليها وهي قاضا على ايقانه فيحبس فيه اذا كان الزوج عبدا
 او كافرا او محرورا في قذف فقد افترق فعله لانه لا يقدح باللعان المعنى من جهة
 فصلا للزوج صلي وهو الثابت بقوله تعالى الذين يؤمن المحصنات لا يتعد اللعان
 خلف عنه وان كان من اهل الشهادة وهي امه او كافرة او محررة في قذف او كانت من
 لا يحق قاضها بان كانت صبيته او مجنونة او اناية فلا حلال عليه لالعان لا تعد امر

في حقها لقوله تعالى ولم يكن لهم شهادة ولا قسم ولا استئذان انما يكون من جهة قول الله تعالى
 فشهادتها واحدة اربع شهادات بالله نص على الشهادة واليمين فقلنا الركن هو الشهادة
 المؤكدة باليمين ثم قرن الركن في جانبها باللعن لو كان كاذبا وهو قائم مقام حلال لقتل
 وفي جانبها بالقضبة هو قائم مقام حلال الزنا اذ ثبت هذا القول لا بد ان يكونا من اهل
 الشهادة لان الركن في الشهادة ولا بد ان تكون هي من يحق قاضها لان قائم مقام
 حلال القذف فلا بد من احصائها في الولد لانها منفردة لها صادقا قاضها ظاهر
 ولا بد من احصائها لان يكون الولد من غيرها الوطى من شبهة كما اذا افق اجنبى نسيب ليل المعرف
 وهذا لان الاصل في النسب الفرض الصحيح الفاسد الحق بنصفين عن الفرض الصحيح قد حقه
 يظن المحقق في حقه تطليها لانه حقا فلا بد من طلبها كسا لرا الحقوق فان امتنع منه
 حبسها المحاكم حتى يراعي او كذب نفسه لا حق مستحق عليه هو قاضا على ايقانه فيحبس به
 حتى ياتي بما هو عليه يكذب نفسه ليرفع السبب ولو اعلن وجب عليها اللعان
 لما اتوا من النص لانه يثبت بالزوج لانه هو المدعى فان امتنعت حبسها المحاكم حتى يراعي
 او تصدق لانه حق مستحق عليها وهي قاضا على ايقانه فيحبس فيه اذا كان الزوج عبدا
 او كافرا او محرورا في قذف فقد افترق فعله لانه لا يقدح باللعان المعنى من جهة
 فصلا للزوج صلي وهو الثابت بقوله تعالى الذين يؤمن المحصنات لا يتعد اللعان
 خلف عنه وان كان من اهل الشهادة وهي امه او كافرة او محررة في قذف او كانت من
 لا يحق قاضها بان كانت صبيته او مجنونة او اناية فلا حلال عليه لالعان لا تعد امر

١٢٢

لا حكم لها ولا يجتمعان مادامتا ملاعين فلم يبق للتأخر ولا حكم بعد الاكاذن فيجتمعا

ولو كان القاذف ينفى الولد في القاضى لنفسه والحقة بامه صورة اللعان ان يامر الحاكم الرجل

فيقول اللهم بالله اني ابن الصادقين فيما رويتا به من نفى الولد وكذا في جاني امه ولو قد فيها

بالزنى ونفى الولد ذكر في اللعان الامين ثم ينفى القاضى لنفسه لانه يلحقه بامه لما روي ان النبي

عليه السلام نفى لامرأته هلال بن امية عن هلال والحقة بها وكان المقصود من هذا اللعان

نفى الولد في نفسه مقصودا فيتضمنه القضاء والتفريق وعن ابى يوسف ان القاضى يفرق

ويقول قد الرقبة بامه وخرجته من نسب لانها ينفق عنه فلا بد من ذكره فان عاد الزوج

واكد بنفسه حدة القاضى كقول ابو جوياء لمجد عليه حل ان يزوجها وهذا عندكم لانها

ما حرم ببق اهل اللعان فارتفع حكمه المنوط به هو الختم فكذلك ان قذف غيرها فحده

لما بينا وكذا اذا ثبتت فحدث لا تنفك اهلية اللعان من جانبها واذا قذف امرأته وهي

صغيرة او مجنونة فلا لعان بينها لانه لا يجد قاذفها لو كان اجنيا فكذلك لا يلعن الزوج لثبته

مقامه كذا اذا كان الزوج صغيرا او مجنونا لعدم اهلية الشهادة وقد فلاخرس لا يتعلق به

اللعان لانه يتعلق بالصبر كحال القذف فيه خلاف الشافعي وهذا لانه لا يبرى عن الشهمة

والحر وحدثني بها واذا قال الزوج ليس حرام في فلان لعان وهذا قول الحنفية وروى غيره

لانه لا يتيقن بقيام الحبل فلم يصوق ذقا وقال ابو يوسف لعن اللعان يجب في الحبل اذا جاء

به الاخر من نسبه انشده وهو معنى ما ذكر في الاصل لا ياتقنا بقيام الحبل عنه فستحقق القذف

قلنا اذا لم يكن قذف في الحبل يصير كالمعلق بالشعر فيصير كانه قال ان كان بك حمل

هذا هو الذي لا ينفى الولد في القاضى لنفسه والحقة بامه صورة اللعان ان يامر الحاكم الرجل فيقول اللهم بالله اني ابن الصادقين فيما رويتا به من نفى الولد وكذا في جاني امه ولو قد فيها بالزنى ونفى الولد ذكر في اللعان الامين ثم ينفى القاضى لنفسه لانه يلحقه بامه لما روي ان النبي عليه السلام نفى لامرأته هلال بن امية عن هلال والحقة بها وكان المقصود من هذا اللعان نفى الولد في نفسه مقصودا فيتضمنه القضاء والتفريق وعن ابى يوسف ان القاضى يفرق ويقول قد الرقبة بامه وخرجته من نسب لانها ينفق عنه فلا بد من ذكره فان عاد الزوج واكد بنفسه حدة القاضى كقول ابو جوياء لمجد عليه حل ان يزوجها وهذا عندكم لانها ما حرم ببق اهل اللعان فارتفع حكمه المنوط به هو الختم فكذلك ان قذف غيرها فحده لما بينا وكذا اذا ثبتت فحدث لا تنفك اهلية اللعان من جانبها واذا قذف امرأته وهي صغيرة او مجنونة فلا لعان بينها لانه لا يجد قاذفها لو كان اجنيا فكذلك لا يلعن الزوج لثبته مقامه كذا اذا كان الزوج صغيرا او مجنونا لعدم اهلية الشهادة وقد فلاخرس لا يتعلق به اللعان لانه يتعلق بالصبر كحال القذف فيه خلاف الشافعي وهذا لانه لا يبرى عن الشهمة والحر وحدثني بها واذا قال الزوج ليس حرام في فلان لعان وهذا قول الحنفية وروى غيره لانه لا يتيقن بقيام الحبل فلم يصوق ذقا وقال ابو يوسف لعن اللعان يجب في الحبل اذا جاء به الاخر من نسبه انشده وهو معنى ما ذكر في الاصل لا ياتقنا بقيام الحبل عنه فستحقق القذف قلنا اذا لم يكن قذف في الحبل يصير كالمعلق بالشعر فيصير كانه قال ان كان بك حمل

سجل

فليس فوق القذف لا يصح تعليقه بالشروط فان قال لها نيت وهذا الجمل من الزنا فلا علة
 لوجود القذف حيث ذكر الزنا صريحا ولم ينفى القذف لغيره قال الشافعي فيمكنه عليه السلام
 نفى الولد عن هلال قد قذفها حاملا ولما كان الاحكام لا ترتب عليها بعد الولادة
 لم تكن الاحتمال قبل الحديث محمول على ما عرفت قيام الجمل بطريق الوحي واذ نفى الرجل
 ولما عرفت عقيب الولادة وفي الحالة التي تقبل التهنئة وتبتاع اليه الولادة مع نفيه لا عن
 بطلان نفيه بعد ذلك لا عن وثبوت النسب هذا عند أبي حنيفة وقال ابو يوسف ومحمد
 يصح نفيه في مدة النفاس لان النفي يصح في مدة قصيرة ولا يصح في مدة طويلة ففصلت
 بينهما عند انتقال من لا يترجم له لانه لا معنى للتقيد بالزمان للتأمين احوال الناس فيه
 في تلك المدة ما يدل عليه وهو قول التمهيد واسكنه عند التهنئة وابتيا مع الولادة
 ومضى ذلك الوقت فهو ممنوع عن النفي ولو كان غائبا ولم يعلم بالولادة ثم قذف بعد ذلك
 لم يلق

قال في الاوليات والادب ان يضمن احد الزوجين في الثاني ويتبث نسبها
 لا يجرى انهما من خلقا من ماء واحد وحل الزوج لانه لا يفسد به على الثاني وان اعترف بالاول
 نفى الثاني يثبت نسبها لانه لا يفسد به على الثاني وان اعترف بالاول
 على القذف فذاك اذ قال انها عفيفة ثم قال هي انية وفي ذلك التلاعن كذا هذا

باب العنين وغيره

واذا كان الزوج عنيما اجله الحاكم سنة فان وصل اليها فيها ولا فرق بينهما اذا اطلبت
 المودة ذلك هكذا عن عمر بن الخطاب مسجودا وان الحق ثابت لها في الوطى ويحتمل

فليس فوق القذف لا يصح تعليقه بالشروط فان قال لها نيت وهذا الجمل من الزنا فلا علة
 لوجود القذف حيث ذكر الزنا صريحا ولم ينفى القذف لغيره قال الشافعي فيمكنه عليه السلام
 نفى الولد عن هلال قد قذفها حاملا ولما كان الاحكام لا ترتب عليها بعد الولادة
 لم تكن الاحتمال قبل الحديث محمول على ما عرفت قيام الجمل بطريق الوحي واذ نفى الرجل
 ولما عرفت عقيب الولادة وفي الحالة التي تقبل التهنئة وتبتاع اليه الولادة مع نفيه لا عن
 بطلان نفيه بعد ذلك لا عن وثبوت النسب هذا عند أبي حنيفة وقال ابو يوسف ومحمد
 يصح نفيه في مدة النفاس لان النفي يصح في مدة قصيرة ولا يصح في مدة طويلة ففصلت
 بينهما عند انتقال من لا يترجم له لانه لا معنى للتقيد بالزمان للتأمين احوال الناس فيه
 في تلك المدة ما يدل عليه وهو قول التمهيد واسكنه عند التهنئة وابتيا مع الولادة
 ومضى ذلك الوقت فهو ممنوع عن النفي ولو كان غائبا ولم يعلم بالولادة ثم قذف بعد ذلك
 لم يلق

فليس فوق القذف لا يصح تعليقه بالشروط فان قال لها نيت وهذا الجمل من الزنا فلا علة
 لوجود القذف حيث ذكر الزنا صريحا ولم ينفى القذف لغيره قال الشافعي فيمكنه عليه السلام
 نفى الولد عن هلال قد قذفها حاملا ولما كان الاحكام لا ترتب عليها بعد الولادة
 لم تكن الاحتمال قبل الحديث محمول على ما عرفت قيام الجمل بطريق الوحي واذ نفى الرجل
 ولما عرفت عقيب الولادة وفي الحالة التي تقبل التهنئة وتبتاع اليه الولادة مع نفيه لا عن
 بطلان نفيه بعد ذلك لا عن وثبوت النسب هذا عند أبي حنيفة وقال ابو يوسف ومحمد
 يصح نفيه في مدة النفاس لان النفي يصح في مدة قصيرة ولا يصح في مدة طويلة ففصلت
 بينهما عند انتقال من لا يترجم له لانه لا معنى للتقيد بالزمان للتأمين احوال الناس فيه
 في تلك المدة ما يدل عليه وهو قول التمهيد واسكنه عند التهنئة وابتيا مع الولادة
 ومضى ذلك الوقت فهو ممنوع عن النفي ولو كان غائبا ولم يعلم بالولادة ثم قذف بعد ذلك
 لم يلق

ولشهر رمضان لو جاز ذلك في السنة لا يحسب بمضيه لان السنة قد تحلوا اذا
 كان بالزوجة عيلا فلا خيار للزوج وقال الشافعي في العيوب الخمسة وهي الجذام والبرص
 والجنون والرق والقرن لانها تمنع الاستيقاع دسا وطبعها ويطعم مولا الشرح قال عليه السلام
 فمن تزوج فزارك من الاسدية لانا في قولنا استيقاعا اصلا الموت لا يوجب القسم فاخترناه
 بحد العيوب في هذا لان الاستيقاع من الثمرات والمستحق هو التمكن وهو حاصل اذا
 كان الزوج جنونا وبرصا وجذاما فلا خيار لها عندنا بحقيقة وابي يوسف اذا قال فخذ
 لها الخمار فاعا للضرع عنها كما في الجماع لانه لا يمكن من دفع الضرر والطلاق
 فكم ان الاصل عدم الخيال لما في من ابطال الحق الزوج دائما ثبت في الجماع لانه لا يمكن
 بالمتعة الشرع في النكاح وهذه العيوب غير محل تبه فافترقا والله اعلم بالصواب

باب العدة

واذا طلق الرجل امرأته طلاقا بائنا او رجعا او وقعت الفرقة بينهما بغير طلاق وهي حرة من
 تحيض بعدها ثلثة افرار لقوله تعالى والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلثة قروا والفرقة اذا كانت
 بغير طلاق فهي في معنى الطلاق لان العدة وجبت للفرقة في الرحم في الفرقة الطارئة
 على النكاح وهذا الحق في طلاقها لا يحضر عندنا وقال الشافعي لا طلاق الا باللفظ حقيقة
 فيبها اذ هو من الاخذ لا كذا قال ابن السكيت لا ينطق بها حلة الاشارة الى طلاقها على الحيض او على
 اما على اللفظ الجمع لانه لو حمل على الاظهار والطلاق يقع في طهر لم يفي جمعا ولانه معروف
 لبراءة الرحم وهو المقصود لقوله عليه السلام وعلى الامه حيضتان فيلتقي بيانا به

كتاب الطلاق

المسألة
 في قولنا لو جاز ذلك في السنة لا يحسب بمضيه لان السنة قد تحلوا اذا كان بالزوجة عيلا فلا خيار للزوج وقال الشافعي في العيوب الخمسة وهي الجذام والبرص والجنون والرق والقرن لانها تمنع الاستيقاع دسا وطبعها ويطعم مولا الشرح قال عليه السلام فمن تزوج فزارك من الاسدية لانا في قولنا استيقاعا اصلا الموت لا يوجب القسم فاخترناه بحد العيوب في هذا لان الاستيقاع من الثمرات والمستحق هو التمكن وهو حاصل اذا كان الزوج جنونا وبرصا وجذاما فلا خيار لها عندنا بحقيقة وابي يوسف اذا قال فخذ لها الخمار فاعا للضرع عنها كما في الجماع لانه لا يمكن من دفع الضرر والطلاق فكم ان الاصل عدم الخيال لما في من ابطال الحق الزوج دائما ثبت في الجماع لانه لا يمكن بالمتعة الشرع في النكاح وهذه العيوب غير محل تبه فافترقا والله اعلم بالصواب

المسألة
 في قولنا لو جاز ذلك في السنة لا يحسب بمضيه لان السنة قد تحلوا اذا كان بالزوجة عيلا فلا خيار للزوج وقال الشافعي في العيوب الخمسة وهي الجذام والبرص والجنون والرق والقرن لانها تمنع الاستيقاع دسا وطبعها ويطعم مولا الشرح قال عليه السلام فمن تزوج فزارك من الاسدية لانا في قولنا استيقاعا اصلا الموت لا يوجب القسم فاخترناه بحد العيوب في هذا لان الاستيقاع من الثمرات والمستحق هو التمكن وهو حاصل اذا كان الزوج جنونا وبرصا وجذاما فلا خيار لها عندنا بحقيقة وابي يوسف اذا قال فخذ لها الخمار فاعا للضرع عنها كما في الجماع لانه لا يمكن من دفع الضرر والطلاق فكم ان الاصل عدم الخيال لما في من ابطال الحق الزوج دائما ثبت في الجماع لانه لا يمكن بالمتعة الشرع في النكاح وهذه العيوب غير محل تبه فافترقا والله اعلم بالصواب

وان كانت ممن لا تحيض من صغرها وكبر فعلها ثلثة اشهر لقوله تعالى واللائي يئسن من
الحيض من نسائكم لانهن ذوات الحيض ولم يحضن اخر لانهن كانت حائضات
فعلتهن ان تضع حملها لقوله تعالى واولات الاحمال جلهن ان يضع حملهن وان كانت لمة
ضدتها حيضتان لقوله على السلام طلاق الامة تطلقان وعدتها حيضتان وكان الرق
منصف والحيضة لا تحري فحكمت فصالت حيضتين اليه اشاد عظم بقوله لو استطعت
لجعلتها حيضة ونصفا وان كانت لا تحيض فعلتها شهر ونصف لانه متى قام كن نصفه
علم ان الرق وعدة الحرة في الوفاة اربع اشهر وعشر لقوله تعالى ودين من ارطحا يتيصن بان
اربعة اشهر وعشر وعدة الامه شهران خمسة ايام لان الرق منصف وان كانت حاملا فعدتها
ان تضع حملها الطلاق قوله تعالى واولات الاحمال جلهن ان يضع حملهن قال عبد الله
ابن مسعود ومن شاعرا هلتان سورة النساء القصصى قلت بعدا لانه التي في سورة البقرة
عشر لقوله وضعت زوجا على سيرة لا نقضت عدتها وحلها ان تترجوا اذا ورثت المطلقة
في الخوف عدتها بعد الجلب وهذا عندنا حيف فذكره وقال ابو يوسف ثلث حيض
ومعناه اذا كان الطلاق باسا او ثلثا اما اذا كان بجبا فعدتها عدة الوفاة با الاجماع
لا يوسف ان النكاح قد انقطع قبل الموت بالطلاق ولو تمها ثلث حيض انما تجب
عدة الوفاة اذا ذل النكاح في الوفاة لانه بقي في حق الارث لا في حق تغيير العدة بخلاف المرجح
لان النكاح باق من كل وجه لهما انما بقي في حق الارث لا في حق تغيير العدة احتياطا
فيجمع بينهما ولو قل عمل على دته حتى دشتم امرته فعلتها على هذا الاختلاف قليل عدتها

كتاب الطلاق

في قوله تعالى واللائي يئسن من الحيض من نسائكم لانهن ذوات الحيض ولم يحضن اخر لانهن كانت حائضات
فعلتهن ان تضع حملها لقوله تعالى واولات الاحمال جلهن ان يضع حملهن وان كانت لمة
ضدتها حيضتان لقوله على السلام طلاق الامة تطلقان وعدتها حيضتان وكان الرق
منصف والحيضة لا تحري فحكمت فصالت حيضتين اليه اشاد عظم بقوله لو استطعت
لجعلتها حيضة ونصفا وان كانت لا تحيض فعلتها شهر ونصف لانه متى قام كن نصفه
علم ان الرق وعدة الحرة في الوفاة اربع اشهر وعشر لقوله تعالى ودين من ارطحا يتيصن بان
اربعة اشهر وعشر وعدة الامه شهران خمسة ايام لان الرق منصف وان كانت حاملا فعدتها
ان تضع حملها الطلاق قوله تعالى واولات الاحمال جلهن ان يضع حملهن قال عبد الله
ابن مسعود ومن شاعرا هلتان سورة النساء القصصى قلت بعدا لانه التي في سورة البقرة
عشر لقوله وضعت زوجا على سيرة لا نقضت عدتها وحلها ان تترجوا اذا ورثت المطلقة
في الخوف عدتها بعد الجلب وهذا عندنا حيف فذكره وقال ابو يوسف ثلث حيض
ومعناه اذا كان الطلاق باسا او ثلثا اما اذا كان بجبا فعدتها عدة الوفاة با الاجماع
لا يوسف ان النكاح قد انقطع قبل الموت بالطلاق ولو تمها ثلث حيض انما تجب
عدة الوفاة اذا ذل النكاح في الوفاة لانه بقي في حق الارث لا في حق تغيير العدة بخلاف المرجح
لان النكاح باق من كل وجه لهما انما بقي في حق الارث لا في حق تغيير العدة احتياطا
فيجمع بينهما ولو قل عمل على دته حتى دشتم امرته فعلتها على هذا الاختلاف قليل عدتها

بالحيض بالاجماع لان النكاح حينئذ ما اعتبر باقيا الى وقت الموت في حق الارث لان المسئلة
لا توث من الكافران اعتقت الامية في عدتها من طلاق رجعي تنقلت عدتها الى عدة الحرائر
لقيام النكاح من كل وجان اعتقت هي مبتوتة او متوفى عنها زوجها لم ينقل عدتها
الى عدة الحرائر والى النكاح بالبيوتة والموت من كانت ايسة فاعتدت بالشهور
رأت الدم انتقض ما مضى من عدتها وعلم بان تستأنف العدة بالحيض معناه اذا رأت
الدم على العادة لان عودها يبطل الاكس هو الصحيح فظهر انه لم يكن خلفا وهذا لان شرط
الحقيقة تحقق اليأس في ذلك باستلامه العجرا الى المات كالفدية في حق الشيم الفاذي ولو حاق
حيضتين في ايسة، لقولنا ان الشهور في كل الجمع بين اليأس والبلوغ المنكوحه كما حاق
وا وطوة بنسبة عدتها الحيض الفرق الموت لانها لتتوفى عن براءة الرحم لاقتضاها في
النكاح والحيض هو المعروف اذا مات موام الولد عني اطعها فعدتها ثلث حيض قال
الشافعي حيضا واحدا لانها تحب ان قال ملك ليمين شيا بهت الاستبراء ولنا انها
تجبت ان قال الفرس فاشبه عدة النكاح ثم اما ما قيل من فانه قال عدة ام الولد ثلث
حيض لو كانت بمن لا يحض فعدتها ثلث اشهر كما في النكاح واذا مات الصغير عن امه وبها
جاء في زمان نضع حملها وهذا عند بل حقيقة وعمره نحو الابل وسقط عدتها ابعدا منه
وعشر بقول المشافعي لان الحمل لا يثبت بالدمين بخلاف ما حدث بعد الموت لها
اطلاق قوله تعالى اولئك الاحمال اجبر من ان يضمن حملهن ولا نها مقدرة بمدة
وضع الحمل في اولات الاحمال قصرت المدة او طالت لا للتعرف عن فراغ الرحم لشروعها

المسألة الثانية في عدتها من طلاق رجعي تنقلت عدتها الى عدة الحرائر لان النكاح من كل وجان اعتقت هي مبتوتة او متوفى عنها زوجها لم ينقل عدتها الى عدة الحرائر والى النكاح بالبيوتة والموت من كانت ايسة فاعتدت بالشهور رأت الدم انتقض ما مضى من عدتها وعلم بان تستأنف العدة بالحيض معناه اذا رأت الدم على العادة لان عودها يبطل الاكس هو الصحيح فظهر انه لم يكن خلفا وهذا لان شرط الحقيقة تحقق اليأس في ذلك باستلامه العجرا الى المات كالفدية في حق الشيم الفاذي ولو حاق حيضتين في ايسة، لقولنا ان الشهور في كل الجمع بين اليأس والبلوغ المنكوحه كما حاق وا وطوة بنسبة عدتها الحيض الفرق الموت لانها لتتوفى عن براءة الرحم لاقتضاها في النكاح والحيض هو المعروف اذا مات موام الولد عني اطعها فعدتها ثلث حيض قال الشافعي حيضا واحدا لانها تحب ان قال ملك ليمين شيا بهت الاستبراء ولنا انها تجبت ان قال الفرس فاشبه عدة النكاح ثم اما ما قيل من فانه قال عدة ام الولد ثلث حيض لو كانت بمن لا يحض فعدتها ثلث اشهر كما في النكاح واذا مات الصغير عن امه وبها جاء في زمان نضع حملها وهذا عند بل حقيقة وعمره نحو الابل وسقط عدتها ابعدا منه وعشر بقول المشافعي لان الحمل لا يثبت بالدمين بخلاف ما حدث بعد الموت لها اطلاق قوله تعالى اولئك الاحمال اجبر من ان يضمن حملهن ولا نها مقدرة بمدة وضع الحمل في اولات الاحمال قصرت المدة او طالت لا للتعرف عن فراغ الرحم لشروعها

[illegible][illegible][illegible]

--	--

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

214

التي كانت من قبله
من بين من كان في
الوقت الذي كان فيه

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

--	--

التي كانت من قبله
من بين من كان في
الوقت الذي كان فيه
في ذلك الوقت

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

واما المهاجرون فخرجوا قولها ان الفتى لو وقعت مسبية خروجه العدة فكذا يستلزم الثاني
بمختلف ما اذا هاجر الرجل وتركها لعدم التبليغ ولا قوله تعالى لا جناح عليكم ان تنكحوهن
اذا كنتم على ما امرت به
فلان العدة حيث وجبت كان فيها حق بنهاض والحق بالجمادى حق كان محل التملك
الا ان تكون حاملا لان في بطنها ولد ثابت النسب عن ابن حنيفة انه يجوز ان يحكم بها ولا يلزم الحمل
من الزنا والاول **فصل** قال علي البتوتة والمتوفى عنها زوجها اذا كانت بالغة
مسبية للحمل دام المتوفى عنها زوجها فلقوله عليه السلام لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم
الاخر ان تحل على ميت فوق ثلثة ايام الا على زوجها اربعة اشهر وعشر او اما البتوتة فمذهبينا
وقال الشافعي لا يحل ادعيها لله وجبا ظهرا للناسف على فوت زوج وفي بعض هذا الامانة
وقد اوصى بها الامانة فلا تناسف بفقده ولكنها مروي ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى العترة ان تتحصب بالحناء وقال الحناء طيب ولا يجبا ظهرا للناسف على فوت
نعم النكاح الذي هو نسب لا يوصونها وكفايته ونكاحا والامانة اقطع لها من الموت حتى
كان لها ان تغسله ميتا قبل الامانة لا بعدها والحمد ادوقا لاحلاد وهما الغتان ان تترك
الطيب والزينة والكحل والدهن المطيب غير المطيب الامن عذوقى الجماع الصغير
دواعي الرغبة فيها وهي ممنوعة عن النكاح فجنبها كبريا تصيب ذل بعقل الوقوع في الحر
وقد صرح ان النبي صلى الله عليه وسلم لا يأن للعترة في الاكتمال الدهن ولا يري عن نوع طيب في
زينة الشعر ولما منع الحرم عنه قال الامن عذوقى ممنوعة والمرد الداء لا الزينة

يثبت في جميع بشهادة امرأة واحدة لان الفرائض قائم بقيام العدة وهو من ملة النساء الى
 تعيين الولاء نه منها فثبتت بشهادتها في حال قيام النكاح لان حنفية ان العدة تنقضي
 باقرارها بوضوح الحال والمنقضي ليس بحجة فثبتت الحاجة الى ثبوت النسب لانه لو ثبتت كمال الحجة
 بخلافه اذا كان ظهر الحمل فصد الاعتراف من الزوج لان النسب ثابت قبل الولادة والتعيين
 بشهادتها فان كانت معتبرة فاة فصدت في الولادة ولم يشهد على ولادة احد
 فهو ابنه في قولهم جميعا وهذا في حق الكوفة ظاهر لانه خالص حريم فيقبل فيه تصديقها
 في حق النسب يشهد في حق غيره وقالوا اذا كان من اهل الشهادة يثبت لقيام الحجة قبل
 تشترط لفظ الشهادة وقيل لا تشترط لان البتة في حق غيره تبين للبتة في حقهم
 باقرارهم ما ثبت تبع الاواعي فيلزم ان لا تزوج الرجل امرأة فجاوت بولد لاقبل من
 ستة اشهر من يوم تزوجها لم يثبت نسبه لان العلق سابق على النكاح فلا يكون منه
 وان جاءت به لسته اشهر فصاعدا يثبت نسبه من اعترف به الزوج او سكنت في الفل
 قائم والمدة تامة فان حملت ولادة يشهد بشهادة امرأة واحدة تشهد بالولادة حتى
 لو فاته الزوج بلا عن لان النسب يثبت بالفراش لقائم واللعان انما يجزئ لثبوت
 من ضرورة وجود الولد فانه يصح به فان لم يثبت تم اختلافا فقال الزوج تزوجتني
 من لاريعة وقال من لستة اشهر فاقول قولها وهو ابن لان الظاهر شاهد لها فانها
 تلك ظاهرا من نكاح لامن سفا حرم لم يذكر الاستحرام وهو في الاختلاف ان قال لا ولادة
 ولدي لها فان طالق فثبتت امرأة على ولادة لم تطلق عند حنفية وهو قال

من ملة النساء الى تعيين الولاء نه منها فثبتت بشهادتها في حال قيام النكاح لان حنفية ان العدة تنقضي باقرارها بوضوح الحال والمنقضي ليس بحجة فثبتت الحاجة الى ثبوت النسب لانه لو ثبتت كمال الحجة بخلافه اذا كان ظهر الحمل فصد الاعتراف من الزوج لان النسب ثابت قبل الولادة والتعيين بشهادتها فان كانت معتبرة فاة فصدت في الولادة ولم يشهد على ولادة احد فهو ابنه في قولهم جميعا وهذا في حق الكوفة ظاهر لانه خالص حريم فيقبل فيه تصديقها في حق النسب يشهد في حق غيره وقالوا اذا كان من اهل الشهادة يثبت لقيام الحجة قبل تشترط لفظ الشهادة وقيل لا تشترط لان البتة في حق غيره تبين للبتة في حقهم باقرارهم ما ثبت تبع الاواعي فيلزم ان لا تزوج الرجل امرأة فجاوت بولد لاقبل من ستة اشهر من يوم تزوجها لم يثبت نسبه لان العلق سابق على النكاح فلا يكون منه وان جاءت به لسته اشهر فصاعدا يثبت نسبه من اعترف به الزوج او سكنت في الفل قائم والمدة تامة فان حملت ولادة يشهد بشهادة امرأة واحدة تشهد بالولادة حتى لو فاته الزوج بلا عن لان النسب يثبت بالفراش لقائم واللعان انما يجزئ لثبوت من ضرورة وجود الولد فانه يصح به فان لم يثبت تم اختلافا فقال الزوج تزوجتني من لاريعة وقال من لستة اشهر فاقول قولها وهو ابن لان الظاهر شاهد لها فانها تلك ظاهرا من نكاح لامن سفا حرم لم يذكر الاستحرام وهو في الاختلاف ان قال لا ولادة ولدي لها فان طالق فثبتت امرأة على ولادة لم تطلق عند حنفية وهو قال

من ملة النساء الى تعيين الولاء نه منها فثبتت بشهادتها في حال قيام النكاح لان حنفية ان العدة تنقضي باقرارها بوضوح الحال والمنقضي ليس بحجة فثبتت الحاجة الى ثبوت النسب لانه لو ثبتت كمال الحجة بخلافه اذا كان ظهر الحمل فصد الاعتراف من الزوج لان النسب ثابت قبل الولادة والتعيين بشهادتها فان كانت معتبرة فاة فصدت في الولادة ولم يشهد على ولادة احد فهو ابنه في قولهم جميعا وهذا في حق الكوفة ظاهر لانه خالص حريم فيقبل فيه تصديقها في حق النسب يشهد في حق غيره وقالوا اذا كان من اهل الشهادة يثبت لقيام الحجة قبل تشترط لفظ الشهادة وقيل لا تشترط لان البتة في حق غيره تبين للبتة في حقهم باقرارهم ما ثبت تبع الاواعي فيلزم ان لا تزوج الرجل امرأة فجاوت بولد لاقبل من ستة اشهر من يوم تزوجها لم يثبت نسبه لان العلق سابق على النكاح فلا يكون منه وان جاءت به لسته اشهر فصاعدا يثبت نسبه من اعترف به الزوج او سكنت في الفل قائم والمدة تامة فان حملت ولادة يشهد بشهادة امرأة واحدة تشهد بالولادة حتى لو فاته الزوج بلا عن لان النسب يثبت بالفراش لقائم واللعان انما يجزئ لثبوت من ضرورة وجود الولد فانه يصح به فان لم يثبت تم اختلافا فقال الزوج تزوجتني من لاريعة وقال من لستة اشهر فاقول قولها وهو ابن لان الظاهر شاهد لها فانها تلك ظاهرا من نكاح لامن سفا حرم لم يذكر الاستحرام وهو في الاختلاف ان قال لا ولادة ولدي لها فان طالق فثبتت امرأة على ولادة لم تطلق عند حنفية وهو قال

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

ولاعسار وفاقضي به تقديري لنفقت لم يعجب فان تبدل حاله في المطالبة في حقها واداء

ملا يتيقن الراجح عليها وطالبه بذلك فلا شيء لها إلا أن يكون اتفاقاً فرض لها النفقة

وصالح الزوج على مقدار نفقة فيقضى لها بنفقة ماضية النفقة صالحة ليست

بعض عندنا من قتل ولا يستحكم الوجوب في الأكل القضاء بالهبة لا وجب المال

فمن كان منكم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم من أجل الدلالة على حقائقه العظمى والبراهين القاطنة على قلوبنا، وبما لا يدرك بالخيال، وبما لا يحيط به العقل، وبما لا ينفذ به الحواس.

کتابخانه عمومی انجمن اوقاف و خیرات
کتابخانه عمومی انجمن اوقاف و خیرات

ولما اذا ماتت زوجة كان النفقة صلة الصلاة بسقط الموت كالحية بطل الموت قبل

لقبض وقال لما تصيدون يا قبلى القضاء ولا تسقط بالموت كانه عرض عندنا لك الدية
 عن الامام عليه السلام

جوابه قد بينا ان اسلفه نفقة السنة او عجلها تمهات لم يسترجع منها بشئ وهذا

ابي حنيفة والي يوسف قال نحن نختص بها الفقة وامضى وما بقى للزوج وهو قولنا انما

وعلى هذا الحال الكسول لها استجبت عوضا عن استحقاقها احتباس قى بل الاستحقاق

بابون فیصل العوض بقیدہ کوزق القا و عطاء المقاتلۃ و ہم انہ انصلت و قد انصل بہ فیصل کوزق

الصلاة الموحدة لا تنفعكم الا في الهبة ولهذا لو هلكتم من غير استقواله لا تسترون شيئا

لا حياء ولا اعداء الا في حق الله والرسول والذين آمنوا ولا ياتونكم من غير ان يقرروا ان الله وحده لا شريك له ولا ياتونكم من غير ان يقرروا ان الله وحده لا شريك له ولا ياتونكم من غير ان يقرروا ان الله وحده لا شريك له

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِي الْقُرْبَىٰ ۖ وَأَنزَلْنَاهُ فِي مَجْمَلٍ مُّجْتَمِعٍ ۚ

و علی بن محمد بن ادرج العبد المذنب الذی علیہ السلام فیها و معاً اذا اخرج بآذان مولی به

وین وچ کثمتہ و جو سببہ لاء مخرجہ بنی حق المولیٰ فیستحق برقبہ لاء الدین التجارہ فی

العبد لتأخروا ما يستدعي لأن حجة في النفقة لأن من الوفاة ولو مات العبد

[illegible][illegible]

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِيْنَ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

15A

فقد قرأ حق الأخذ لها لان لها ان تاخذ من مال الزوج حقها من فرائضها وافرارها
مقبول في حق نفسه لا سيما انها فله وانكر احد الامرين ان تقبل بيعة المرأة في مكان الموم ليس
بمستحب في الثبات والزوجية عليها المرأة خصم في اثبات حقوق الغائب وان ثبت في حق تعدد
الى الغائب وكلها اذا كان المال في يده مضاربة وكذا الجواب في الدين هذا كله اذا كان المال
من جنس حقها وادام ودنايل وطعاما او كسوة من جنس حقها اما اذا كان من خلاف
جنسه لا ففرض النفقة فيه لانه يحتاج الى البيع ولا يباع مال الغائب بالاتفاق اما
عندنا في حنفية فلا يبيع على الحاضر وكذا على الغائب اما عندهم فلا نمان كان يقض
على الحاضر لانه يقر امتناعه لا يقضى على الغائب لانه لا يقر امتناعه قالوا وبأخذها فلا
نظر الغائب فيها لاستوفت النفقة او طهرها الزوج وانقضت عدتها فارق بين هذا و
بين الميراث اذا قسم بين ورثة حضوره بالبيعة ولم يقولوا لا تعلم له دارنا اخر حيث لا يؤخذ
منهم الكفيل عندنا في حنفية لان هناك المكفول له مجهول وهو ما معلوم وهو الزوج
ويحلف بالله ما اعطاهم النفقة فنظر الغائب قال ولا يقضى بنفقة في مال غائب الا كونه
زوجا لفرق هو ان نفقته هو كونه واجبة قبل قضاء القاضي لانه كان لم ياتخذ قبل
القضاء فكان قضاء القاضي امانة لهم ما غيرهم من المحارم فنفقة انما تجب بالقضاء لانه
مجهول فيه القضاء على القاضي يجوز ولولم يعلم القاضي بذلك ولم يكن مقر بنفقة فان نفقته
على الزوجية او لم يخلفها فاقامت البيعة ليفرض لقاضي نفقتها على الغائب في ماله بالاستئذان
لا يقضى لقاضي بذلك لان في ذلك قضاء على الغائب وقال في خروجه يقضى فيه

لأن فيه نظر لها ولا ضرر في حق الغائب فإنه لو حضر وصداقها قبل خلع حترها وان حترها
يخلع فإن نكل فقد صدق وان اقامت بينة فقد ثبت حترها وان عجزت يضمن الكفيل ^{الزوج} ^{المكره}
وعمل القضاة اليوم على هذا انه يقضي بالنفقة على الغائب لحاجة الناس وهو مخير في هذا
المسألة فاقول مرجع عنها فلم تذكرها فصل إذا طلق الرجل امرأته فلهما النفقة ^{السكنى}
في عدتها جميعا كان بانه أو قال الشافعي لا نفقة للمبتوتة الا اذا كانا جميعا مالا والرجعي
فان النكاح بعد قائم لا سيما عندنا فإنه يجعل الوطى اما البائن فوجه قوله قارى عن
فاطمة بنت قيس قالت طلقني ردي ثلث فلم يرض لي رسول الله عليه السلام سكنى ولا
نفقة وانه لا ملك له في مرتبة على الملك لانه لا يحب المتوفى عنها زوجها لا لعلمه بخلاف
ما اذا كانت حاملا لا ناعرفناه بالنص هو قوله تعالى وان كن اولات حمل فانتظروا
عليه من الاية وانما ان النفقة جزء احتباس على ما ذكرنا ولا احتباس على حق حكم مقصود
بالنكاح وهو الولد فالعدا واجبة لصيانة الولد فحبس النفقة ولهذا كان لها السكنى
بالاجماع وصار كما اذا كانت حاملا وتحدث بنت قيس ذه عمر فانه قال لا نكح كتاب
ربنا وستة نبيات يقول امرأه لا نكحى صدقت ام كذبت حفظت ام نسيت سمعت
رسول الله عليه السلام يقول للطلقت الثلث النفقة والسكنى فادام في العدا وودعه
ايضا زيد بن ثابت واسامة بن زيد جابرو عايشة ولا نفقة للمتوفى عنها زوجها لان
احتباسها ليس بحق الزوج بل بحق الشرع فان التريض عبادة منها الا ترى ان معنى التعريف
عن براءة الرحم ليس بمراعى فيه حق لا يشترط فيه الحيض فلا تجب نفقةا عليه

المرأة اذا طلقها زوجها فلهما النفقة في عدتها جميعا كان بانه أو قال الشافعي لا نفقة للمبتوتة الا اذا كانا جميعا مالا والرجعي فان النكاح بعد قائم لا سيما عندنا فإنه يجعل الوطى اما البائن فوجه قوله قارى عن فاطمة بنت قيس قالت طلقني ردي ثلث فلم يرض لي رسول الله عليه السلام سكنى ولا نفقة وانه لا ملك له في مرتبة على الملك لانه لا يحب المتوفى عنها زوجها لا لعلمه بخلاف ما اذا كانت حاملا لا ناعرفناه بالنص هو قوله تعالى وان كن اولات حمل فانتظروا عليه من الاية وانما ان النفقة جزء احتباس على ما ذكرنا ولا احتباس على حق حكم مقصود بالنكاح وهو الولد فالعدا واجبة لصيانة الولد فحبس النفقة ولهذا كان لها السكنى بالاجماع وصار كما اذا كانت حاملا وتحدث بنت قيس ذه عمر فانه قال لا نكح كتاب ربنا وستة نبيات يقول امرأه لا نكحى صدقت ام كذبت حفظت ام نسيت سمعت رسول الله عليه السلام يقول للطلقت الثلث النفقة والسكنى فادام في العدا وودعه ايضا زيد بن ثابت واسامة بن زيد جابرو عايشة ولا نفقة للمتوفى عنها زوجها لان احتباسها ليس بحق الزوج بل بحق الشرع فان التريض عبادة منها الا ترى ان معنى التعريف عن براءة الرحم ليس بمراعى فيه حق لا يشترط فيه الحيض فلا تجب نفقةا عليه

المرأة اذا طلقها زوجها فلهما النفقة في عدتها جميعا كان بانه أو قال الشافعي لا نفقة للمبتوتة الا اذا كانا جميعا مالا والرجعي فان النكاح بعد قائم لا سيما عندنا فإنه يجعل الوطى اما البائن فوجه قوله قارى عن فاطمة بنت قيس قالت طلقني ردي ثلث فلم يرض لي رسول الله عليه السلام سكنى ولا نفقة وانه لا ملك له في مرتبة على الملك لانه لا يحب المتوفى عنها زوجها لا لعلمه بخلاف ما اذا كانت حاملا لا ناعرفناه بالنص هو قوله تعالى وان كن اولات حمل فانتظروا عليه من الاية وانما ان النفقة جزء احتباس على ما ذكرنا ولا احتباس على حق حكم مقصود بالنكاح وهو الولد فالعدا واجبة لصيانة الولد فحبس النفقة ولهذا كان لها السكنى بالاجماع وصار كما اذا كانت حاملا وتحدث بنت قيس ذه عمر فانه قال لا نكح كتاب ربنا وستة نبيات يقول امرأه لا نكحى صدقت ام كذبت حفظت ام نسيت سمعت رسول الله عليه السلام يقول للطلقت الثلث النفقة والسكنى فادام في العدا وودعه ايضا زيد بن ثابت واسامة بن زيد جابرو عايشة ولا نفقة للمتوفى عنها زوجها لان احتباسها ليس بحق الزوج بل بحق الشرع فان التريض عبادة منها الا ترى ان معنى التعريف عن براءة الرحم ليس بمراعى فيه حق لا يشترط فيه الحيض فلا تجب نفقةا عليه

المرأة اذا طلقها زوجها فلهما النفقة في عدتها جميعا كان بانه أو قال الشافعي لا نفقة للمبتوتة الا اذا كانا جميعا مالا والرجعي فان النكاح بعد قائم لا سيما عندنا فإنه يجعل الوطى اما البائن فوجه قوله قارى عن فاطمة بنت قيس قالت طلقني ردي ثلث فلم يرض لي رسول الله عليه السلام سكنى ولا نفقة وانه لا ملك له في مرتبة على الملك لانه لا يحب المتوفى عنها زوجها لا لعلمه بخلاف ما اذا كانت حاملا لا ناعرفناه بالنص هو قوله تعالى وان كن اولات حمل فانتظروا عليه من الاية وانما ان النفقة جزء احتباس على ما ذكرنا ولا احتباس على حق حكم مقصود بالنكاح وهو الولد فالعدا واجبة لصيانة الولد فحبس النفقة ولهذا كان لها السكنى بالاجماع وصار كما اذا كانت حاملا وتحدث بنت قيس ذه عمر فانه قال لا نكح كتاب ربنا وستة نبيات يقول امرأه لا نكحى صدقت ام كذبت حفظت ام نسيت سمعت رسول الله عليه السلام يقول للطلقت الثلث النفقة والسكنى فادام في العدا وودعه ايضا زيد بن ثابت واسامة بن زيد جابرو عايشة ولا نفقة للمتوفى عنها زوجها لان احتباسها ليس بحق الزوج بل بحق الشرع فان التريض عبادة منها الا ترى ان معنى التعريف عن براءة الرحم ليس بمراعى فيه حق لا يشترط فيه الحيض فلا تجب نفقةا عليه

المرأة اذا طلقها زوجها فلهما النفقة في عدتها جميعا كان بانه أو قال الشافعي لا نفقة للمبتوتة الا اذا كانا جميعا مالا والرجعي فان النكاح بعد قائم لا سيما عندنا فإنه يجعل الوطى اما البائن فوجه قوله قارى عن فاطمة بنت قيس قالت طلقني ردي ثلث فلم يرض لي رسول الله عليه السلام سكنى ولا نفقة وانه لا ملك له في مرتبة على الملك لانه لا يحب المتوفى عنها زوجها لا لعلمه بخلاف ما اذا كانت حاملا لا ناعرفناه بالنص هو قوله تعالى وان كن اولات حمل فانتظروا عليه من الاية وانما ان النفقة جزء احتباس على ما ذكرنا ولا احتباس على حق حكم مقصود بالنكاح وهو الولد فالعدا واجبة لصيانة الولد فحبس النفقة ولهذا كان لها السكنى بالاجماع وصار كما اذا كانت حاملا وتحدث بنت قيس ذه عمر فانه قال لا نكح كتاب ربنا وستة نبيات يقول امرأه لا نكحى صدقت ام كذبت حفظت ام نسيت سمعت رسول الله عليه السلام يقول للطلقت الثلث النفقة والسكنى فادام في العدا وودعه ايضا زيد بن ثابت واسامة بن زيد جابرو عايشة ولا نفقة للمتوفى عنها زوجها لان احتباسها ليس بحق الزوج بل بحق الشرع فان التريض عبادة منها الا ترى ان معنى التعريف عن براءة الرحم ليس بمراعى فيه حق لا يشترط فيه الحيض فلا تجب نفقةا عليه

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

ولأن العفة تجلب شيئاً كثيراً ولا مات له بعد الموت فلا يكن إيمانها في ملك الورة وكل فوقه

بما لو طرأ غيرة اذا جاء من لفرقت من قبلها وانذروا عصية كخيار العنق خيار البواغ والفرق

لعدم الكفاءة لانها حبست نفسها بجو وفك لا تسقط الثقة كل اذا حبست نفسها لاستيقام
نفسها

المؤمن ان طلقها الثالثة ان تدا والعياذ بالله سقطت نفقة وان مكنت ابن زوجها من نفسها

والله اعلم بالصواب فان الحق لله وحده وانما اتينا به من عند ربنا

ونفقة الأولاد الصغار على الأب يستأرك فيه أحدنا لا يشترك في نفقة الزوجة لقوله

تعالى وعلى المومنين هزيمته والمومنين هو الاب وان كان الصغير مرضيعا فليس على
 وعنده ذلك تجزأ ان يكون مشرقة بها

۱۲۱

الأرضاء ١٣
أي قتل الأرضاء ١٤

أما إمام الأرضاء مع كراهتها وهذا الذي ذكرنا بيان الحاكم وذلك إذا كان يوجد من

توضعه اما اذا كان توجها من تفضله تجب الام على الاضمار صيانة للصبي عن الضياع

اے اللہ روی اگر توفیق
 اے محمد امین صغیرؑ
 قول ویستا جو الہی من ترضعہ عندہا اما الیستیجان الہی فان الاجر علیہ قولہ عندہا

ولذلك لم يجوز أن لا يضام مستحق عليها ديانة قال الله تعالى والوالدان

[illegible]

۱- در صورتی که در این مورد هیچگونه مدرکی در دسترس نباشد، باید در این مورد به مراجع ذیصلاح
 ۲- در صورتی که در این مورد هیچگونه مدرکی در دسترس نباشد، باید در این مورد به مراجع ذیصلاح
 ۳- در صورتی که در این مورد هیچگونه مدرکی در دسترس نباشد، باید در این مورد به مراجع ذیصلاح
 ۴- در صورتی که در این مورد هیچگونه مدرکی در دسترس نباشد، باید در این مورد به مراجع ذیصلاح
 ۵- در صورتی که در این مورد هیچگونه مدرکی در دسترس نباشد، باید در این مورد به مراجع ذیصلاح
 ۶- در صورتی که در این مورد هیچگونه مدرکی در دسترس نباشد، باید در این مورد به مراجع ذیصلاح
 ۷- در صورتی که در این مورد هیچگونه مدرکی در دسترس نباشد، باید در این مورد به مراجع ذیصلاح
 ۸- در صورتی که در این مورد هیچگونه مدرکی در دسترس نباشد، باید در این مورد به مراجع ذیصلاح
 ۹- در صورتی که در این مورد هیچگونه مدرکی در دسترس نباشد، باید در این مورد به مراجع ذیصلاح
 ۱۰- در صورتی که در این مورد هیچگونه مدرکی در دسترس نباشد، باید در این مورد به مراجع ذیصلاح

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

المندوب

يرسل من لا يدرى الا انما اعدت للاحكام عجزها فاذا اشدت عليه بالاجرة ظهر قد رتبها افكان
 الفعل واجبا عليه فافلا يجوز اخذ الاجرة عليه هذه في المعتد عن طلاق رجعي واثابة واحدة
 لان النكاح قائم وكذا في المبتوتة في رواية وفي رواية اخرى جاز استيجارها لان النكاح
 قد زال وجبه لاولى انه باق في حق بعض الاحكام ولو استاجروها وهي منكره وروى معتد
 لارضاع ابن له من غيرها جازا لانه غير مستحق عليها وان نقضت عدتها فاستاجرها يعز
 لارضاع ولدها جاز لان النكاح قد زال بالكنية وصارت كالاجنية فان قال لا لا استاجرها
 وجاء غيرها فوضيت ام بمثل اجر الاجنية او وضيت بغير اجر كانت هي الحق لانها اشفق
 فكان نظر المصبي في الدفع اليها وان انقسمت لثلاثة لم يجز الزوج عليها دفعا للضرر
 عنده واليه الاشارة بقوله تعالى لا تضاروا ولدكم بولدها ولا مولود له بولدها اي بالانسان له
 اكثر من جرة الاجنية ونفقة الصغير واجبة على ابين خالف في حينه كما تجب الزوجه
 على الزوج وان خالفته في حينه اما الولد فلا هلاق ما تلونا وعلى المولود له زحفن كاية
 ولا يجوز فيكون في معنى نفسه اما الزوجه فلان السبب هو العقد الصحيح فان بازل
 الاحتباس للثابت ثم قد صح العقد بين المسلم والكافرة وقرئ عليه الاحتباس فوجب
 النفقة وفي جميع ما ذكرنا انما تجب النفقة على الاب اذا لم يكن للصغير مال اما اذا كان
 فلا صل ان نفقة الانسان في مال نفسه صغيرا كان او كبيرا فصل وعلى الرجل ان ينفق على
 ابويه اجدلده وجعلت اذا كانوا قراء وان خالفوه في دينه اما الابوان فلقوله تعالى
 رعاكما في الدين ما معروف فانزلت الآية في الابوين الكافرين ليس من المعروف

[illegible]

۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵

[illegible]

<p>الشيخ شيخ الإسلام شيخ الإسلام شيخ الإسلام</p>	<p>الشيخ شيخ الإسلام شيخ الإسلام شيخ الإسلام</p>	<p>الشيخ شيخ الإسلام شيخ الإسلام شيخ الإسلام</p>
---	---	---

في نعم الله تعالى وية كيهما يموتان جوعا واما الاجلاد والجمادات فلا لهم من الله
 ولا مهات لهما يقوم الجسد مقام الاب عند موتهم ويستولوا احياها فاستوجبوا عليه
 الاحياء بنزلة الابوين شرط الفقر لان لو كان ذاملا في واجب نفقة في ماله لم يكن واجبا
 في مال غيره ولا يمنع ذلك باختلاف الدين لما توافوا ولا تجب النفقة مع اختلاف الدين
 الا للزوجة والابوين والاجلاد والجمادات والولد ولان لولاء ما الزوجة فلما ذكرنا انما حاجة
 لها بالعدل لا احتباسا الحق لمقصود وهذا لا يتعلق باخذ المالة واما غيرها فلان
 الجزئية ثابتة وجزء المهر في معنى نفسها لا يمتنع نفقة نفسها ولا يمتنع نفقة جزئها
 لانها اذا كانت احرى يتعين لا تجب نفقة ثم على المسلم ان كان مستامنين لان نفقيا عن اب
 حق من ياتلها في الدين لا تجب النصرة نفقة اخيه المسلم ولذا لا تجب المسلم نفقة اخيه
 النصراني لان النفقة متعلقة بالارت بالنص عيلا القربى عند الملائكة لا يمتنع متعلق بالقربى
 والعمومية بالحد يثبت وكان القربى موجبة للصلة ومم الاتفاق في الدين الكلدان وهم بلاد
 يمين اهل في التسمية من حرمان النفقة فاعتبرنا في اهل اصل اعملة وفي الاذ في العلة
 لو كانت ظاهرة لا يتشارك الولد في نفقة ابويه احدهما لان اولاد في مال الولد بالنص
 ولا تأويل لها في مال غيره ولا تأويل لها في مال غيرها ولا تأويل لها في مال غيرها
 المذكور لانها بالسوية في ظاهرها رواية وهو الصحيح لان المعنى ظاهرها او النفقة لكل ذي رحم
 هو اذا كان صغيرا فقيرا او كانت امرأة بالغة فقيرة او كان ذكرا بالغيا فقيرا
 واعلم ان الصلة في القرابة القريبة واجبة دون البعيدة والافاصل

[illegible]

توکل من علی اللہ العزیز والاعتماد علی الخالق المجدد

ॐ

ان يكون المهرم وقد قال الله تعالى وعلى الولد مثل ابك وفي رواية عبد الله بن مسعود
وعلى الولد ذى الرحم المهرم مثل ذكاته ثم لا بد من الحاجة الصغيرة والوثنية والرمية العريضة
الحاجة لتحقيق العجوز ان القادر على التكسب يكتسب بمثلها الا يبين لانه يحق له التكسب والاولاد
ما هو بل دفع الضرر عنها فما يجب نفقة ما هو قد تم على التكسب **قال** ويجب له على مقدار
الميراث ويجوز عليه ان التخصيص على الولد تنبيه على اعتبار المقتدر وان الغرم بالغرم
والجبر لا ينافى حق مستحق **قال** يجب نفقة الابنة البالغة والابن الوهم على بويه ان لا
على الابن لثلاث على الام الثلث لان الميراث لها على هذا المقدار **قال** بعد الضعيف
هذا الذي ذكره رواية الخصائص الحسن وفي ظاهر الرواية كل نفقة على الاب لقوله تعالى
وعلى مولود من فحش كسوتهن صلوا ولوا الصغير ووجه الفرق على رواية الاولى انها جمعة
للاجي الصغير ولاية وموتة حتى جبت عليه صدقة فطوره فاخص بنفقة ولا كذلك
الكبيرة لانها ام الولاية فيه فتشاركه الام وفي غير الولد يعتبر قبل الميراث حتى تكون
نفقة الصغير على الام والجد ثلاثا ونفقة الاخ المعسر على الاخوات المتفرقات المعسر
انما سأل على قد الميراث غير ان المقتدر له الميراث في الجملة لا احواله فان المعسر
اذا كان له خال ابن عم تكون نفقة على خاله وما لا يجره ابن عمه ولا تجب نفقة هم مع
اختلاف الدين لبطان اهلية لارث ولا بد من اعتباره ولا تجب على الفقير لانهما تجب
وهو يستحق على غيره فكيف تستحق عليه بخلاف نفقة الزوجية وولاء الصغير لا
بالاقدام على نقد المصالح لا تنظم ونها ولا يعمل في مثلها الا عسارهم اليسار

والابن على الام الثلث لان الميراث لها على هذا المقدار
قال بعد الضعيف هذا الذي ذكره رواية الخصائص الحسن
وفي ظاهر الرواية كل نفقة على الاب لقوله تعالى
وعلى مولود من فحش كسوتهن صلوا ولوا الصغير
ووجه الفرق على رواية الاولى انها جمعة
للاجي الصغير ولاية وموتة حتى جبت عليه صدقة فطوره
فاخص بنفقة ولا كذلك الكبيرة لانها ام الولاية فيه
فتشاركه الام وفي غير الولد يعتبر قبل الميراث حتى تكون
نفقة الصغير على الام والجد ثلاثا ونفقة الاخ المعسر
على الاخوات المتفرقات المعسر انما سأل على قد الميراث
غير ان المقتدر له الميراث في الجملة لا احواله فان المعسر
اذا كان له خال ابن عم تكون نفقة على خاله وما لا يجره
ابن عمه ولا تجب نفقة هم مع اختلاف الدين لبطان اهلية
لارث ولا بد من اعتباره ولا تجب على الفقير لانهما تجب
وهو يستحق على غيره فكيف تستحق عليه بخلاف نفقة الزوجية
وولاء الصغير لا بالاقدام على نقد المصالح لا تنظم ونها
ولا يعمل في مثلها الا عسارهم اليسار

والابن على الام الثلث لان الميراث لها على هذا المقدار
قال بعد الضعيف هذا الذي ذكره رواية الخصائص الحسن
وفي ظاهر الرواية كل نفقة على الاب لقوله تعالى
وعلى مولود من فحش كسوتهن صلوا ولوا الصغير
ووجه الفرق على رواية الاولى انها جمعة
للاجي الصغير ولاية وموتة حتى جبت عليه صدقة فطوره
فاخص بنفقة ولا كذلك الكبيرة لانها ام الولاية فيه
فتشاركه الام وفي غير الولد يعتبر قبل الميراث حتى تكون
نفقة الصغير على الام والجد ثلاثا ونفقة الاخ المعسر
على الاخوات المتفرقات المعسر انما سأل على قد الميراث
غير ان المقتدر له الميراث في الجملة لا احواله فان المعسر
اذا كان له خال ابن عم تكون نفقة على خاله وما لا يجره
ابن عمه ولا تجب نفقة هم مع اختلاف الدين لبطان اهلية
لارث ولا بد من اعتباره ولا تجب على الفقير لانهما تجب
وهو يستحق على غيره فكيف تستحق عليه بخلاف نفقة الزوجية
وولاء الصغير لا بالاقدام على نقد المصالح لا تنظم ونها
ولا يعمل في مثلها الا عسارهم اليسار

والابن على الام الثلث لان الميراث لها على هذا المقدار
قال بعد الضعيف هذا الذي ذكره رواية الخصائص الحسن
وفي ظاهر الرواية كل نفقة على الاب لقوله تعالى
وعلى مولود من فحش كسوتهن صلوا ولوا الصغير
ووجه الفرق على رواية الاولى انها جمعة
للاجي الصغير ولاية وموتة حتى جبت عليه صدقة فطوره
فاخص بنفقة ولا كذلك الكبيرة لانها ام الولاية فيه
فتشاركه الام وفي غير الولد يعتبر قبل الميراث حتى تكون
نفقة الصغير على الام والجد ثلاثا ونفقة الاخ المعسر
على الاخوات المتفرقات المعسر انما سأل على قد الميراث
غير ان المقتدر له الميراث في الجملة لا احواله فان المعسر
اذا كان له خال ابن عم تكون نفقة على خاله وما لا يجره
ابن عمه ولا تجب نفقة هم مع اختلاف الدين لبطان اهلية
لارث ولا بد من اعتباره ولا تجب على الفقير لانهما تجب
وهو يستحق على غيره فكيف تستحق عليه بخلاف نفقة الزوجية
وولاء الصغير لا بالاقدام على نقد المصالح لا تنظم ونها
ولا يعمل في مثلها الا عسارهم اليسار

والابن على الام الثلث لان الميراث لها على هذا المقدار
قال بعد الضعيف هذا الذي ذكره رواية الخصائص الحسن
وفي ظاهر الرواية كل نفقة على الاب لقوله تعالى
وعلى مولود من فحش كسوتهن صلوا ولوا الصغير
ووجه الفرق على رواية الاولى انها جمعة
للاجي الصغير ولاية وموتة حتى جبت عليه صدقة فطوره
فاخص بنفقة ولا كذلك الكبيرة لانها ام الولاية فيه
فتشاركه الام وفي غير الولد يعتبر قبل الميراث حتى تكون
نفقة الصغير على الام والجد ثلاثا ونفقة الاخ المعسر
على الاخوات المتفرقات المعسر انما سأل على قد الميراث
غير ان المقتدر له الميراث في الجملة لا احواله فان المعسر
اذا كان له خال ابن عم تكون نفقة على خاله وما لا يجره
ابن عمه ولا تجب نفقة هم مع اختلاف الدين لبطان اهلية
لارث ولا بد من اعتباره ولا تجب على الفقير لانهما تجب
وهو يستحق على غيره فكيف تستحق عليه بخلاف نفقة الزوجية
وولاء الصغير لا بالاقدام على نقد المصالح لا تنظم ونها
ولا يعمل في مثلها الا عسارهم اليسار

قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...

مقتضى النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...

الغائب طال نفي فيه نفقة ابيه قد بينا الوجه فيه اذا باع اوجه متاعه في نفقة جازع عند...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...

انما سئل في ولاية له لقطعة ابا له والابن له كمال حال حضرة ولا يملك البعير...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...

في دين سوى النفقة ذلك انما في النفقة ولا في حنفية ان لا يملك ولاية الحفظ في مال...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...

انما عليه لا يرى ان الوصي في ذلك فالأب ولي لو فوره شفقة ببيع المنقول من باب الحفظ ولا كان...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...

العقار لانها المحصنة بنفسها ويجوز ان لا يملك من الاقارب لانه ولاية له اصل في النقص...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...

قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...

قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...
قوله في النصاب في ما روي عن أبي يوسف...

نفقة هو كماله كفاية الحاجة حتى لا يجتمع اليأس وقد حصلت بطلان المدخلات نفقة
الزوج لئلا يقضى بها القاضي كما يجب مع يسارها فلا تسقط بحصول الاستغناء فيما مضى
قال لا ان يأتى القابل الاستلزام عليه ان القاضي ولا ية عامة فصولا ذنه كالمراغاب
فيصير يمان فيتمته فلا يسقط بعض المدفوع **فصل** وعلى المولى ان ينفق على من عبد الله تعالى
عليه سلام في المالك انهم اخوانكم جعلهم الله تعالى تحت ايديكم طمأنينة ما كانوا
واليسومهم ما تلبسون لا تعذبوا عباد الله قال منتهى وكان لها السبب كالتسبا والفقلا في
نظر الجانبين حتى يبقى المولى حيا ويبقى فيه ملك المالك وان لم يكن لها السبب بان كان
عبدنا او جارية لا يجزئ منها اجبر المولى على بيعه ما كان اهل الاستحقاق في
البيع ايفا حقه او ابقاه حتى المولى بالخلف بخلاف نفقة الزوجة لانها تصير دينها فكان
لا خير اعلى ما ذكرنا ونفقة المولى لا تصير دينها فكان ابطالا وبخلاف سائر الحيوانات لانها
ليست من اهل الاستحقاق فلا يجبر على نفقة الا انه يؤمر به فيما بينه وبين الله تعالى
لانه عليه سلام نصي من تعذيب الحيوان وفيه ذلك ونهي عن اضرار المال
وفيه اضراره ومن ان يوسف انه يحبر والاصح ما قلنا والله اعلم
كتاب العتاق
الاعتاق نفقة من له عليه سلام ايا مسلم اعتق مؤمنا اعتق الله بكل عضو مملو من
من الناس ولهذا يستحبون يعتق الرجل العبد المرأة الامه ليتحقق مقابلة الاعضاء بالاعضاء
قال يعتق بضم الحاء البالغ العاقل في ملكه شرط الحرية ان لا يكون في ملكه ولا ملك

الهداية
نفقة هو كماله كفاية الحاجة حتى لا يجتمع اليأس وقد حصلت بطلان المدخلات نفقة
الزوج لئلا يقضى بها القاضي كما يجب مع يسارها فلا تسقط بحصول الاستغناء فيما مضى
قال لا ان يأتى القابل الاستلزام عليه ان القاضي ولا ية عامة فصولا ذنه كالمراغاب
فيصير يمان فيتمته فلا يسقط بعض المدفوع
فصل وعلى المولى ان ينفق على من عبد الله تعالى
عليه سلام في المالك انهم اخوانكم جعلهم الله تعالى تحت ايديكم طمأنينة ما كانوا
واليسومهم ما تلبسون لا تعذبوا عباد الله قال منتهى وكان لها السبب كالتسبا والفقلا في
نظر الجانبين حتى يبقى المولى حيا ويبقى فيه ملك المالك وان لم يكن لها السبب بان كان
عبدنا او جارية لا يجزئ منها اجبر المولى على بيعه ما كان اهل الاستحقاق في
البيع ايفا حقه او ابقاه حتى المولى بالخلف بخلاف نفقة الزوجة لانها تصير دينها فكان
لا خير اعلى ما ذكرنا ونفقة المولى لا تصير دينها فكان ابطالا وبخلاف سائر الحيوانات لانها
ليست من اهل الاستحقاق فلا يجبر على نفقة الا انه يؤمر به فيما بينه وبين الله تعالى
لانه عليه سلام نصي من تعذيب الحيوان وفيه ذلك ونهي عن اضرار المال
وفيه اضراره ومن ان يوسف انه يحبر والاصح ما قلنا والله اعلم
كتاب العتاق
الاعتاق نفقة من له عليه سلام ايا مسلم اعتق مؤمنا اعتق الله بكل عضو مملو من
من الناس ولهذا يستحبون يعتق الرجل العبد المرأة الامه ليتحقق مقابلة الاعضاء بالاعضاء
قال يعتق بضم الحاء البالغ العاقل في ملكه شرط الحرية ان لا يكون في ملكه ولا ملك

الصلابة والبلوغ كان الحصى ليس من اهلها كما ونهض ظاهرها اولها لا يمكنه ان يكون عليه العقل ان
الجنون ليس باهل للتصو لهذا لو قال لما نفع اعتقت واناصي القول قوله لو قال العتق
اعتقت ان الجنون جنة كان ظاهر الوجه الاستدلال حاله منافعة لو قال لصبي هل هو اولى
املكه فهو حرا واختلفت كايهما كان هل ليس هل القول ملزم ولا بد ان يكون العبد في ملكه حتى
لو اعتق عتق غيره لا ينفذ عتقه لقوله عليه السلام اعتق في مالك اياك ابن آدم واذا قال لعبد
وامتنت حر لمعتق او عتق او عتق واوعد حر انك اوقعت عتقه فصدق فوحي العتق اولى
لان هذا اللفظ صريح في انما مستعملة في شرا وعرفا فاعني ذلك عن النية والوصف ان كان لا خبا
فقد جمل انشاء في التصرف الشرعي لاجل كمال الطلاق والبيع وغيرهما ولو قال عتبت به لا خبا
الباطل اوانه حر من العاصدين ديانة لانه يجهل ولا يدين قضاء لانه خلاف الظاهر لو قال
ما حر يا عتيق يعتق لانه لاء بما هو صريح في العتق وهو لا يستحق ان ينادى بالوصف المذكور
هذا هو حقيقته فيقتضي تحقق الوصف فيروانه مثبت من جهة فيقتضي ثبوته قصد يقاله
فيما اخبره بنقله من بعد ان شاء الله تعالى لا اذ اسماء حرام باذنه يا حر ان مولده الاحلام
باسم عله هو القبة لانه لو اذنه بالاسمية واذا قد لقبها بحرقا لو ايعتق وكذا عكسه
لانه ليس بمذلل باسم عله فيعتبر اخبارا عن الوصف كذا اوقال اسك حرا ووجهك
او قبته او بدت اوقال لامة فراجك حولان هذا اللفظ يعبر بها عن جميع البدن وقد
في الطلاق وان اضاف الى جزء من اعم يقم في ذلك الجزء وسيا يتك الاختلاف في ان شاء الله تعالى
وان اضاف الى جزء معين لا يقربه عن الجملة كاليد والرجل لا يقم عندنا خلاف الاشياء

الصلابة والبلوغ كان الحصى ليس من اهلها كما ونهض ظاهرها اولها لا يمكنه ان يكون عليه العقل ان
الجنون ليس باهل للتصو لهذا لو قال لما نفع اعتقت واناصي القول قوله لو قال العتق
اعتقت ان الجنون جنة كان ظاهر الوجه الاستدلال حاله منافعة لو قال لصبي هل هو اولى
املكه فهو حرا واختلفت كايهما كان هل ليس هل القول ملزم ولا بد ان يكون العبد في ملكه حتى
لو اعتق عتق غيره لا ينفذ عتقه لقوله عليه السلام اعتق في مالك اياك ابن آدم واذا قال لعبد
وامتنت حر لمعتق او عتق او عتق واوعد حر انك اوقعت عتقه فصدق فوحي العتق اولى
لان هذا اللفظ صريح في انما مستعملة في شرا وعرفا فاعني ذلك عن النية والوصف ان كان لا خبا
فقد جمل انشاء في التصرف الشرعي لاجل كمال الطلاق والبيع وغيرهما ولو قال عتبت به لا خبا
الباطل اوانه حر من العاصدين ديانة لانه يجهل ولا يدين قضاء لانه خلاف الظاهر لو قال
ما حر يا عتيق يعتق لانه لاء بما هو صريح في العتق وهو لا يستحق ان ينادى بالوصف المذكور
هذا هو حقيقته فيقتضي تحقق الوصف فيروانه مثبت من جهة فيقتضي ثبوته قصد يقاله
فيما اخبره بنقله من بعد ان شاء الله تعالى لا اذ اسماء حرام باذنه يا حر ان مولده الاحلام
باسم عله هو القبة لانه لو اذنه بالاسمية واذا قد لقبها بحرقا لو ايعتق وكذا عكسه
لانه ليس بمذلل باسم عله فيعتبر اخبارا عن الوصف كذا اوقال اسك حرا ووجهك
او قبته او بدت اوقال لامة فراجك حولان هذا اللفظ يعبر بها عن جميع البدن وقد
في الطلاق وان اضاف الى جزء من اعم يقم في ذلك الجزء وسيا يتك الاختلاف في ان شاء الله تعالى
وان اضاف الى جزء معين لا يقربه عن الجملة كاليد والرجل لا يقم عندنا خلاف الاشياء

الصلابة والبلوغ كان الحصى ليس من اهلها كما ونهض ظاهرها اولها لا يمكنه ان يكون عليه العقل ان
الجنون ليس باهل للتصو لهذا لو قال لما نفع اعتقت واناصي القول قوله لو قال العتق
اعتقت ان الجنون جنة كان ظاهر الوجه الاستدلال حاله منافعة لو قال لصبي هل هو اولى
املكه فهو حرا واختلفت كايهما كان هل ليس هل القول ملزم ولا بد ان يكون العبد في ملكه حتى
لو اعتق عتق غيره لا ينفذ عتقه لقوله عليه السلام اعتق في مالك اياك ابن آدم واذا قال لعبد
وامتنت حر لمعتق او عتق او عتق واوعد حر انك اوقعت عتقه فصدق فوحي العتق اولى
لان هذا اللفظ صريح في انما مستعملة في شرا وعرفا فاعني ذلك عن النية والوصف ان كان لا خبا
فقد جمل انشاء في التصرف الشرعي لاجل كمال الطلاق والبيع وغيرهما ولو قال عتبت به لا خبا
الباطل اوانه حر من العاصدين ديانة لانه يجهل ولا يدين قضاء لانه خلاف الظاهر لو قال
ما حر يا عتيق يعتق لانه لاء بما هو صريح في العتق وهو لا يستحق ان ينادى بالوصف المذكور
هذا هو حقيقته فيقتضي تحقق الوصف فيروانه مثبت من جهة فيقتضي ثبوته قصد يقاله
فيما اخبره بنقله من بعد ان شاء الله تعالى لا اذ اسماء حرام باذنه يا حر ان مولده الاحلام
باسم عله هو القبة لانه لو اذنه بالاسمية واذا قد لقبها بحرقا لو ايعتق وكذا عكسه
لانه ليس بمذلل باسم عله فيعتبر اخبارا عن الوصف كذا اوقال اسك حرا ووجهك
او قبته او بدت اوقال لامة فراجك حولان هذا اللفظ يعبر بها عن جميع البدن وقد
في الطلاق وان اضاف الى جزء من اعم يقم في ذلك الجزء وسيا يتك الاختلاف في ان شاء الله تعالى
وان اضاف الى جزء معين لا يقربه عن الجملة كاليد والرجل لا يقم عندنا خلاف الاشياء

الصلابة والبلوغ كان الحصى ليس من اهلها كما ونهض ظاهرها اولها لا يمكنه ان يكون عليه العقل ان
الجنون ليس باهل للتصو لهذا لو قال لما نفع اعتقت واناصي القول قوله لو قال العتق
اعتقت ان الجنون جنة كان ظاهر الوجه الاستدلال حاله منافعة لو قال لصبي هل هو اولى
املكه فهو حرا واختلفت كايهما كان هل ليس هل القول ملزم ولا بد ان يكون العبد في ملكه حتى
لو اعتق عتق غيره لا ينفذ عتقه لقوله عليه السلام اعتق في مالك اياك ابن آدم واذا قال لعبد
وامتنت حر لمعتق او عتق او عتق واوعد حر انك اوقعت عتقه فصدق فوحي العتق اولى
لان هذا اللفظ صريح في انما مستعملة في شرا وعرفا فاعني ذلك عن النية والوصف ان كان لا خبا
فقد جمل انشاء في التصرف الشرعي لاجل كمال الطلاق والبيع وغيرهما ولو قال عتبت به لا خبا
الباطل اوانه حر من العاصدين ديانة لانه يجهل ولا يدين قضاء لانه خلاف الظاهر لو قال
ما حر يا عتيق يعتق لانه لاء بما هو صريح في العتق وهو لا يستحق ان ينادى بالوصف المذكور
هذا هو حقيقته فيقتضي تحقق الوصف فيروانه مثبت من جهة فيقتضي ثبوته قصد يقاله
فيما اخبره بنقله من بعد ان شاء الله تعالى لا اذ اسماء حرام باذنه يا حر ان مولده الاحلام
باسم عله هو القبة لانه لو اذنه بالاسمية واذا قد لقبها بحرقا لو ايعتق وكذا عكسه
لانه ليس بمذلل باسم عله فيعتبر اخبارا عن الوصف كذا اوقال اسك حرا ووجهك
او قبته او بدت اوقال لامة فراجك حولان هذا اللفظ يعبر بها عن جميع البدن وقد
في الطلاق وان اضاف الى جزء من اعم يقم في ذلك الجزء وسيا يتك الاختلاف في ان شاء الله تعالى
وان اضاف الى جزء معين لا يقربه عن الجملة كاليد والرجل لا يقم عندنا خلاف الاشياء

والكلام فيه الكلام في الطلاق وقد بيناه لو قال لامرأتى عليا وزوى بها حرية عتق

وان لم يؤمن بيقينه لم يجز له ارادته انك اني بعدك فمحمول اني اعتقده فان قيل

أحد حواشي الأبا النية قال كذا كذا ليدقق وذلك مثلاً قوله خرجت من مكة ولا مسأله

البيع والإعطاء
أى القدر الذى لم يرضى
عليه ولا راقى عليه وقد خلت
أى القدر الذى لم يرضى

وَقَدْ كَفَرَ يَكْفُرُ

اسمیں بیسم اللہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی دعا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے لے کر اللہ تعالیٰ کی رحمت تک پہنچائے۔

البرية يا ربنا هو المروي عن أبي يوسف فجاءه فوجدنا على ما بين يدي من المروي عن أبي يوسف

سلطان و علیک ذی القربى یفتقران لسلطان عبدالعزیز بن عبدالمطلب بن عبدمنظور

قسمي في دود في الملاحون ليدرك في المكاتب عن كذا واسم لعل كان نفعه مطلقا

بانتفاء الملك لان المولى على المكاتب سبيلا فلهذا لا يعتمد الحق ولو قال هذا ابن تيمية ذلك

المعبد نشأ بعروفتين نسيه منه لأنه لا يلة الدعوة بالملك فأتيت بالعبد عفاكم إلى المنسب

فقلت نسبه من انما قلت عتبه لانه يستند اليه في وقت العلق وان كان له نسب فهو و

النسب ١٣
ابن العبد ١٤

لا تفرق بين النسب من الغيرة عن

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم منتهى الحجة والبرهان على كل من كفر بالله تعالى ولو قال هاهنا موسى او يا موسى عني عني اما الاول فلان

محمدي وان كان يتظم الناصر ابن النعم الجوالا في الدين اذ على ولا يستعمل في الشقا ولا كان
 المستعمل

فغير لاسفل فضا كما سم خاص له فله لان المولى لا يستصيرى ولو اعدوه ولا يعبد نسب معترف

استغفر الله الملك ليعفو عني واراد الكلام بحقيقة الاضافة الى العبد تنافي كون معتقاً

المادة

[illegible]

۱۔ مکتبہ دارالافتاء
 ۲۔ مکتبہ دارالافتاء
 ۳۔ مکتبہ دارالافتاء
 ۴۔ مکتبہ دارالافتاء
 ۵۔ مکتبہ دارالافتاء
 ۶۔ مکتبہ دارالافتاء
 ۷۔ مکتبہ دارالافتاء
 ۸۔ مکتبہ دارالافتاء
 ۹۔ مکتبہ دارالافتاء
 ۱۰۔ مکتبہ دارالافتاء

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

انما هو في الاستقلال والاعتماد على نفسه
 المولى في الدين او اللك
 الظاهر اما الثاني فلا
 اي ظاهر في الامام ١٢ ع
 بان قال يا حوريا عتيدو قوله يا
 الاكرام من زلة قوله يا
 ليس فيه ما يختص به
 المنادي الا انه اذا كان
 له بالوصف المخصوص
 وجهته كان للاعلام
 القائل ١٢
 من جهة لانه لو اخلق
 القائل ١٢
 ابي حنيفة شكك ان يعنى
 ص ١٢
 ابن ابي كذا اذا قال يا
 له لا يثبت ١٢
 طان قال بلام لا يولد
 الشافعي لانه ان كان
 ان تخلق ولا في حنيفة
 ملكه لكان النبوة
 اي الاخبار في رتبة
 وادارة المسبب سبب

الحق بالصريح وكذا اذا
 من يصدق فيما بينه
 لما تعين الانفسل
 فكذلك النداء به
 اي يقول يا
 سيدي يا ابي
 تنق فكان اكراما
 فلهذا جعل العشق
 بوصف من شأنه
 كما في قوله يا
 الجودون تحقيق الوصف
 من ماء غيره لا يكون
 في فيه ولا اعتماد
 بني اوياء بنية
 مماثلته هذا
 في محال حقيقة
 انه كلام محال
 في المحال سبب
 في اللغة نحو

قال لا تمتنعوا من مواثيق
بين الله تعالى ولا يمتنع
والا الحق بالصريح وب
فظ وقال اخبره ولا يمتنع
هم حقيقة فقال يكن
ولو قال يا اباي لويا
فمتى كان التحقيق لك
بناك واذا كان التبرع
بغفيرة لمتعة واللبني
قال بهذا النداء فكان
أخبر وقال يا اباي لا يمتنع
ير للابن البنت من
حق عندني حفيظة
ويغفر قوله اعتقه
قته لكنه مجازة
بما اجماع اوصلة
الحرية لازمة للاب

المليين ولو قال عيت
مصدق في القضاء لخال
السلام باللفظ الصحيح
في الثاني كانه يقصد به
كل به في الاما ذكره لا
لوصف في المتاد استخط
وصف كايمن اثنان م
كايمن اثنان حاله
الحج والاعلام ويروي
قوله باليه ١٢
ق ان الامركا اخبر
يراضا ق والامركا
قالا لا يثق وهو ق
ع قبل ان اخلق اوق
له اخبار عن حريته من
القربا والاطلاق السب
نوف في الموال والمشا

۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱

في وصف لازم من طريق المجاز على ما عرفت فيجعل عليه خزانة انشاء بخلاف ما استشهد به لانه
 لا وجه له في المجاز تعيين الانشاء وهذا بخلاف ما اذا قال لغيره قطعت يدك فاخرجهما
 صحيحين حيث لم يجعل مجازا عن اقرار بالمال والتزام ان كان القطع سببا لوجوب
 المال لان القطع خطأ سبب لوجوب مال مخصوص هو اكرش وانما يخالف مطلق المال
 في الوصف حتى يجب العاقلة في سنتين ولا يمكن اثباته بدون القطع وما امكن ثباته
 فالقطع ليس بسبب له اما الحرية لا تختلف ذاتا وحكما فاما ما كان جعله مجازا عنه
 وتو قال هذا في اواخره ومثله لا يولد مثله فهو على هذا الخلاف لا يبين وتو قال لصبي صغير
 هذا جدي قبل هو على الخلاف وقيل لا يفتى بالاجماع لان هذه الكلمة لا موجد له في الملك
 الابواسطة وهو الاب ويحي غير ثابتة في كلامه فتعد ان يجعل مجازا عن لوجوب علة
 الابوة والبنوة لان لهما موجد في الملك من غير واسطة وتو قال هذا اخي لا يفتى في
 ظاهر الرواية وعن ابي حنيفة انه يفتى في وجه الروايتين ما بينا وتو قال لعبد هذا
 ابني فقد قيل على الخلاف قد قيل هو بالاجماع لان المشا الى ليس من جنس المسمى
 فتعلق الحكم بالمسمى وهو معدوم فلا يعتبر وقد حققنا في النكاح وان قال لا ملية
 طالق او بائن او تحريم ونوى به العتق لم يعتق وقال لما فتى بعتق اذ انوى كذا على هذا
 الخ لا سائر الالفاظ الصريحة والكنائية على ما قال مشايخهم لانه انوى ما يحتمل لفظه كان
 بين الملكين موافقة اذ كل واحد منهما ملك العين اما ملك العين فظاهر كذا املك
 النكاح في حكم ملك العين حتى كان التاميد من شرط التاميد مبطلا وعمل للفظين

في وصف لازم من طريق المجاز على ما عرفت فيجعل عليه خزانة انشاء بخلاف ما استشهد به لانه
 لا وجه له في المجاز تعيين الانشاء وهذا بخلاف ما اذا قال لغيره قطعت يدك فاخرجهما
 صحيحين حيث لم يجعل مجازا عن اقرار بالمال والتزام ان كان القطع سببا لوجوب
 المال لان القطع خطأ سبب لوجوب مال مخصوص هو اكرش وانما يخالف مطلق المال
 في الوصف حتى يجب العاقلة في سنتين ولا يمكن اثباته بدون القطع وما امكن ثباته
 فالقطع ليس بسبب له اما الحرية لا تختلف ذاتا وحكما فاما ما كان جعله مجازا عنه
 وتو قال هذا في اواخره ومثله لا يولد مثله فهو على هذا الخلاف لا يبين وتو قال لصبي صغير
 هذا جدي قبل هو على الخلاف وقيل لا يفتى بالاجماع لان هذه الكلمة لا موجد له في الملك
 الابواسطة وهو الاب ويحي غير ثابتة في كلامه فتعد ان يجعل مجازا عن لوجوب علة
 الابوة والبنوة لان لهما موجد في الملك من غير واسطة وتو قال هذا اخي لا يفتى في
 ظاهر الرواية وعن ابي حنيفة انه يفتى في وجه الروايتين ما بينا وتو قال لعبد هذا
 ابني فقد قيل على الخلاف قد قيل هو بالاجماع لان المشا الى ليس من جنس المسمى
 فتعلق الحكم بالمسمى وهو معدوم فلا يعتبر وقد حققنا في النكاح وان قال لا ملية
 طالق او بائن او تحريم ونوى به العتق لم يعتق وقال لما فتى بعتق اذ انوى كذا على هذا
 الخ لا سائر الالفاظ الصريحة والكنائية على ما قال مشايخهم لانه انوى ما يحتمل لفظه كان
 بين الملكين موافقة اذ كل واحد منهما ملك العين اما ملك العين فظاهر كذا املك
 النكاح في حكم ملك العين حتى كان التاميد من شرط التاميد مبطلا وعمل للفظين

الصلية

في وصف لازم من طريق المجاز على ما عرفت فيجعل عليه خزانة انشاء بخلاف ما استشهد به لانه
 لا وجه له في المجاز تعيين الانشاء وهذا بخلاف ما اذا قال لغيره قطعت يدك فاخرجهما
 صحيحين حيث لم يجعل مجازا عن اقرار بالمال والتزام ان كان القطع سببا لوجوب
 المال لان القطع خطأ سبب لوجوب مال مخصوص هو اكرش وانما يخالف مطلق المال
 في الوصف حتى يجب العاقلة في سنتين ولا يمكن اثباته بدون القطع وما امكن ثباته
 فالقطع ليس بسبب له اما الحرية لا تختلف ذاتا وحكما فاما ما كان جعله مجازا عنه
 وتو قال هذا في اواخره ومثله لا يولد مثله فهو على هذا الخلاف لا يبين وتو قال لصبي صغير
 هذا جدي قبل هو على الخلاف وقيل لا يفتى بالاجماع لان هذه الكلمة لا موجد له في الملك
 الابواسطة وهو الاب ويحي غير ثابتة في كلامه فتعد ان يجعل مجازا عن لوجوب علة
 الابوة والبنوة لان لهما موجد في الملك من غير واسطة وتو قال هذا اخي لا يفتى في
 ظاهر الرواية وعن ابي حنيفة انه يفتى في وجه الروايتين ما بينا وتو قال لعبد هذا
 ابني فقد قيل على الخلاف قد قيل هو بالاجماع لان المشا الى ليس من جنس المسمى
 فتعلق الحكم بالمسمى وهو معدوم فلا يعتبر وقد حققنا في النكاح وان قال لا ملية
 طالق او بائن او تحريم ونوى به العتق لم يعتق وقال لما فتى بعتق اذ انوى كذا على هذا
 الخ لا سائر الالفاظ الصريحة والكنائية على ما قال مشايخهم لانه انوى ما يحتمل لفظه كان
 بين الملكين موافقة اذ كل واحد منهما ملك العين اما ملك العين فظاهر كذا املك
 النكاح في حكم ملك العين حتى كان التاميد من شرط التاميد مبطلا وعمل للفظين

في وصف لازم من طريق المجاز على ما عرفت فيجعل عليه خزانة انشاء بخلاف ما استشهد به لانه
 لا وجه له في المجاز تعيين الانشاء وهذا بخلاف ما اذا قال لغيره قطعت يدك فاخرجهما
 صحيحين حيث لم يجعل مجازا عن اقرار بالمال والتزام ان كان القطع سببا لوجوب
 المال لان القطع خطأ سبب لوجوب مال مخصوص هو اكرش وانما يخالف مطلق المال
 في الوصف حتى يجب العاقلة في سنتين ولا يمكن اثباته بدون القطع وما امكن ثباته
 فالقطع ليس بسبب له اما الحرية لا تختلف ذاتا وحكما فاما ما كان جعله مجازا عنه
 وتو قال هذا في اواخره ومثله لا يولد مثله فهو على هذا الخلاف لا يبين وتو قال لصبي صغير
 هذا جدي قبل هو على الخلاف وقيل لا يفتى بالاجماع لان هذه الكلمة لا موجد له في الملك
 الابواسطة وهو الاب ويحي غير ثابتة في كلامه فتعد ان يجعل مجازا عن لوجوب علة
 الابوة والبنوة لان لهما موجد في الملك من غير واسطة وتو قال هذا اخي لا يفتى في
 ظاهر الرواية وعن ابي حنيفة انه يفتى في وجه الروايتين ما بينا وتو قال لعبد هذا
 ابني فقد قيل على الخلاف قد قيل هو بالاجماع لان المشا الى ليس من جنس المسمى
 فتعلق الحكم بالمسمى وهو معدوم فلا يعتبر وقد حققنا في النكاح وان قال لا ملية
 طالق او بائن او تحريم ونوى به العتق لم يعتق وقال لما فتى بعتق اذ انوى كذا على هذا
 الخ لا سائر الالفاظ الصريحة والكنائية على ما قال مشايخهم لانه انوى ما يحتمل لفظه كان
 بين الملكين موافقة اذ كل واحد منهما ملك العين اما ملك العين فظاهر كذا املك
 النكاح في حكم ملك العين حتى كان التاميد من شرط التاميد مبطلا وعمل للفظين

مسلم او كافرا في دار الاسلام لعموم العتق والملك لا يشترى اخاه ومن يجري مجراه
لا يكتب عليه لانه ليس ملك تام يقدح على الامتاق والا فتراضي عند لقدة بخلاف
الولد لان العتق فيه من مقاصد الكتابة فامتنع البيع لمعق تحقيق المقصود العقد عن
اب حنفية انه يتكاتب على اخر ايضا وهو قولنا ان منع وهذا بخلاف اذ املك ابنة
عمة وهي ختمة من الرضا لان المحرمية ثابتة بالقرابة والصبي جعل اهلا لهذه العتق
وكن المجنون حتى عتق القريب عليها عند الملك لانه لعلق بحق العبد فشاها لثقتوه
من عبد لوجه الله تعالى او للشيطان والصنم عتق لوجود كماله من حيث هو
الشرية في اللفظ الاول زيادة فلا يختل العتق بعد منه في العتقين الاخرين وعتق المكروه
الاسكروا في اقم كصد والركن من اهل في الحل كافي الطلاق وقد بيناه من قبل وان ضايف
العتق في ملك وشروط احده كان الطلاق اما الاضافة الى الملك ففيه خلا الشافعي وقد بيناه
في كثر لطلاق واما التعليق بالشرط فانه اسقاط فيجوز فيه التعليق بخلاف التملك على
ما عرفت من وجوه اذ اخرج عبد المحرز اليه اسما عتق لقوله عليه السلام في عبيد لاطاق
ما بين من عبد اليه مسلمين ثم تغناه الله ولا نه احرز نفسه هو مسلم ولا استرقاق على المسلم
ابتداء وان عتق حاملا عتق حماها تبعا لها اذ هو متصل بها ولو عتق الحمل خاصة عتق وحملا
لانه لا وجه لاعتقها مقصده العدم الاضافة اليها ولا التبع لما فيه من قبل بل هو من غير اعتبار
الحمل لانه لا يصح بيعه هبة لان التسليم نفسه شرط في الهبة والقدح عليه في البيع وكما
يوجد لك بالاضافة الى الجنين متى من ذلك ليس بشرط في الامتاق فان ترقا

العتق في ملك من اهل في الحل كافي الطلاق وقد بيناه من قبل وان ضايف
العتق في ملك وشروط احده كان الطلاق اما الاضافة الى الملك ففيه خلا الشافعي وقد بيناه
في كثر لطلاق واما التعليق بالشرط فانه اسقاط فيجوز فيه التعليق بخلاف التملك على
ما عرفت من وجوه اذ اخرج عبد المحرز اليه اسما عتق لقوله عليه السلام في عبيد لاطاق
ما بين من عبد اليه مسلمين ثم تغناه الله ولا نه احرز نفسه هو مسلم ولا استرقاق على المسلم
ابتداء وان عتق حاملا عتق حماها تبعا لها اذ هو متصل بها ولو عتق الحمل خاصة عتق وحملا
لانه لا وجه لاعتقها مقصده العدم الاضافة اليها ولا التبع لما فيه من قبل بل هو من غير اعتبار
الحمل لانه لا يصح بيعه هبة لان التسليم نفسه شرط في الهبة والقدح عليه في البيع وكما
يوجد لك بالاضافة الى الجنين متى من ذلك ليس بشرط في الامتاق فان ترقا

مسلم او كافرا في دار الاسلام لعموم العتق والملك لا يشترى اخاه ومن يجري مجراه
لا يكتب عليه لانه ليس ملك تام يقدح على الامتاق والا فتراضي عند لقدة بخلاف
الولد لان العتق فيه من مقاصد الكتابة فامتنع البيع لمعق تحقيق المقصود العقد عن
اب حنفية انه يتكاتب على اخر ايضا وهو قولنا ان منع وهذا بخلاف اذ املك ابنة
عمة وهي ختمة من الرضا لان المحرمية ثابتة بالقرابة والصبي جعل اهلا لهذه العتق
وكن المجنون حتى عتق القريب عليها عند الملك لانه لعلق بحق العبد فشاها لثقتوه
من عبد لوجه الله تعالى او للشيطان والصنم عتق لوجود كماله من حيث هو
الشرية في اللفظ الاول زيادة فلا يختل العتق بعد منه في العتقين الاخرين وعتق المكروه
الاسكروا في اقم كصد والركن من اهل في الحل كافي الطلاق وقد بيناه من قبل وان ضايف
العتق في ملك وشروط احده كان الطلاق اما الاضافة الى الملك ففيه خلا الشافعي وقد بيناه
في كثر لطلاق واما التعليق بالشرط فانه اسقاط فيجوز فيه التعليق بخلاف التملك على
ما عرفت من وجوه اذ اخرج عبد المحرز اليه اسما عتق لقوله عليه السلام في عبيد لاطاق
ما بين من عبد اليه مسلمين ثم تغناه الله ولا نه احرز نفسه هو مسلم ولا استرقاق على المسلم
ابتداء وان عتق حاملا عتق حماها تبعا لها اذ هو متصل بها ولو عتق الحمل خاصة عتق وحملا
لانه لا وجه لاعتقها مقصده العدم الاضافة اليها ولا التبع لما فيه من قبل بل هو من غير اعتبار
الحمل لانه لا يصح بيعه هبة لان التسليم نفسه شرط في الهبة والقدح عليه في البيع وكما
يوجد لك بالاضافة الى الجنين متى من ذلك ليس بشرط في الامتاق فان ترقا

مسلم او كافرا في دار الاسلام لعموم العتق والملك لا يشترى اخاه ومن يجري مجراه
لا يكتب عليه لانه ليس ملك تام يقدح على الامتاق والا فتراضي عند لقدة بخلاف
الولد لان العتق فيه من مقاصد الكتابة فامتنع البيع لمعق تحقيق المقصود العقد عن
اب حنفية انه يتكاتب على اخر ايضا وهو قولنا ان منع وهذا بخلاف اذ املك ابنة
عمة وهي ختمة من الرضا لان المحرمية ثابتة بالقرابة والصبي جعل اهلا لهذه العتق
وكن المجنون حتى عتق القريب عليها عند الملك لانه لعلق بحق العبد فشاها لثقتوه
من عبد لوجه الله تعالى او للشيطان والصنم عتق لوجود كماله من حيث هو
الشرية في اللفظ الاول زيادة فلا يختل العتق بعد منه في العتقين الاخرين وعتق المكروه
الاسكروا في اقم كصد والركن من اهل في الحل كافي الطلاق وقد بيناه من قبل وان ضايف
العتق في ملك وشروط احده كان الطلاق اما الاضافة الى الملك ففيه خلا الشافعي وقد بيناه
في كثر لطلاق واما التعليق بالشرط فانه اسقاط فيجوز فيه التعليق بخلاف التملك على
ما عرفت من وجوه اذ اخرج عبد المحرز اليه اسما عتق لقوله عليه السلام في عبيد لاطاق
ما بين من عبد اليه مسلمين ثم تغناه الله ولا نه احرز نفسه هو مسلم ولا استرقاق على المسلم
ابتداء وان عتق حاملا عتق حماها تبعا لها اذ هو متصل بها ولو عتق الحمل خاصة عتق وحملا
لانه لا وجه لاعتقها مقصده العدم الاضافة اليها ولا التبع لما فيه من قبل بل هو من غير اعتبار
الحمل لانه لا يصح بيعه هبة لان التسليم نفسه شرط في الهبة والقدح عليه في البيع وكما
يوجد لك بالاضافة الى الجنين متى من ذلك ليس بشرط في الامتاق فان ترقا

[illegible]

ولو اعتق المحل على مال محرور لا يجزأ لمال اذ لا وجه الى التزام المال على المجزئين لعدم الولاية
عليه لا الى التزام الام لا يفي حق العتق نفسا ^{للمحل} حادقا وشراط بدلا لعتق على غير العتق لا يجوز
على ما مر في الخلق انما يعرف قيام المحل وقت العتق اذا جاءت به اقل من ستة اشهر منه
لا بد ان في ملك المحل ^{للمحل} قال وولده الامت من مولاها حر لا بد غلو في ضمانه فقطع عليه
هذا هو الاصل ولا معارض فيه ^{الامتنع} في ان الامت لمولاها ولد هام من زوجها مولاك لسيدها ترجح
جانب الام بامتة الحضرة او الامت هلاك ما به جائها والنفقة متحققة ولو زوج قد ضنى
بجاوله المغرور كان الولد ماضيا به ولا حجة على كل حال لان جانب الام ترجح فيتم بها
في صف الحرة كما يتبعها في الملوكة والمرقوقة والتدابير وامية الولد والكتبة

بابُ العبدِ يُعْتَقُ بَعْضُهُ

واذا اعتق المولى بعض عبدا اعتق ذلك القدر واستحق بقية قيمته ولو كان عند المولى حنفية
 وقال يعتق كله ولو اصاب الامتياز فيجزئ عند فقهاء على ما اعتق وعند جماهير الاخرى هو قول
 الشافعي فاذا ضاقت الى البعض كانا فلهذا يعتق كله فان الاعتاق اثبات العتق
 وهو قوة حكمية وانما يثبت بالازالة ضدها وهو الرق الذي هو ضعف حكمي وهو الامتناع بان
 فساد الخلق العفو عن قصاص الاستيلاء وكافي حنفية ان الاعتاق اثبات العتق
 بازالة الملك وهو ازالة الملك لان الملك حقه الرق حتى ينسخ وحق العامة وحكم
 التصرف ما يدخل تحت كفاية المتصرف وهو ازالة حبه لاحق غيره والاصل ان التصرف
 يقتصر على موضع الاضافة والتعدي الى ما وراءه ضرورة عدم التجزئ الملك متجزئ كما

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

[illegible][illegible][illegible]

SECRET

1452

والفقه في صبره غير حق نصيبه فعلى صاحب الثوب قيمة صبره الاخر وهو ساكن او معسر
لما قلنا قلنا له ان العبد فقير فيستعيبه ثم المتعبر ليسا بالتيسير هوان يملك من المال
قد قيمة نصيبه الاخر ليسا بالغناء لان به يعتد بالنظر من الجانبين لتحقيق واقصده المتعبر
من القرية وايصاله بدل حق الساكن اليه ثم التعزير على قوله اظاهره عدم رجوع المتعبر
على العبد لعدم السعاية في حالة اليأس او لا الحق لان الحق كله من جهة عدم التعزير واما
التعزير على قوله خيار الاعناق اتمام ملكه في الباقي اذا اعتاق يتجزى عنه والتعظيم لان
المتعبر جان عليه بافساد نصيبه حيث منتم عليه لبيع والهبة وتحذرك مما سوى
الاعتاق وقولنا الاستسعاء لما يبيد ويرجع المتعبر باضمن العبد لانه قام مقام الساكن
باداء الضمان فان كان ذلك استسعاء فكل ذلك للمتعبر كانه وكما ياداء الضمان ضمانة
بخصيصه كان الكل له وقد عتق به عنه فلم ان يمتنع الباقي الاستسعاء في نشاء الوكيل الحق في
هذا الوجه لان الحق كله من جهة حيث يملكه باداء الضمان في حال عسار المتعبر ان شاء اعتق
بقضاء ملكه ان شاء استسعى لما يبيد او لا في الوحيين لان الحق من جهة لا يرجع
المستسعى على المتعبر بالذي جاعلنا لانه يسفي لغيره فبما لا يقضي بها على الحق اذ لا
عليه لعسره بخلاف الموهون اذا اعتقه الزاهر المعسر لانه يسفي في رقبته قد فكك او تقض
دينا على الزاهر فلهذا يرجع عليه قوله للشافعي في الموهون كقولها وقال في المعسر يسفي
نصيبه الساكن على ملكه مبيع ويوجب له لا وجه الى تضمين لشرايك لا عساره ولا الى
السعاية لان العبد ليس بجاني لا راض به لا الى عتاق الكل للاضرار بالسائل متعين

[illegible][illegible]

--

[illegible][illegible][illegible]

كان لمصنف القصة في ثبت ما هو اليقين به وهو انصف كل عدة تشير اليك الشاهد ولا
استسعاء لان يتبدل عن جميع ذلك بدعوى الاستيلاء وانما لا لا قوران بامومية الولد يتحقق

الاقول اني قد سمعت هذا الكلام من ابي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى ولا يملك ان يعجزوا عن الامور التي ارادوا بها الا ان يشاء الله تعالى فاني قد سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول في تفسيره ان الله تعالى لا يملك ان يعجزوا عن الامور التي ارادوا بها الا ان يشاء الله تعالى

لأن مالية إمام الولد غير متقومة عندنا ومتقومة عندهما وعلى هذا الأصل يتبنى عدة من
 المسائل وردناها في كفاية النبي جفرها أنها مستتمة بها وطبعا واجبا واستخذنا ما وهدنا
 هو كالأية المتقوم بامتثالهم لا يسقط طبقها في المبدأ لا يرى أن إمام ولد النبي إمام إذا

استلمت عليها السعاية وهذه آية التقوم غير ان قيمتها الثلث قيمتها اقل على موقوال الفوائد منفعة
 بغيرها فكانت موقوال لا تستحق
 ان يكون لها السعاية
 ان يكون لها السعاية بعد الموت بخلاف المدبولان الغائمت منفعة البعده اما السعاية ولا تستحق ان
 يكون لها السعاية

فباقيان وبكى حقيقه ان تقوم بالاحراز وهي عجزه النسبى للتقوم والاحراز للتقوم
تابعوه الا تاتسى لغريم ولا وارث بخلاف المداخلة وهذا ان سبب فيها متحقق

في الحال وهو الجورنيّة الثابتة بواسطة الولد على ما عرف في حومة المصاهرة الا انه
^{من قول في داء الولد}
 يظهر عمل في حق الملك ضرورة الكنتفاع فاما السبب اسقاط التقوم وفي المداق فتعقد

السبب الموثق المتعظم اليهم في التحقق مقصودا فان روافد اهل النصارى قضيت
مما يتبعها عليه فعاله من الجانبين وبدل الكتابة لا يفتقر وجوده الى التقوم

باب عتق احد العبدین

ومن كان له ثلثة أعين دخل عليه اثنان فقال احدا كاحم خوج واحد دخل الخريفال

100

١٠
 ١١
 ١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

[illegible][illegible]

[illegible]

احد اربعة مات لم يبين عتق من الاربعة عليه القول لثلاثة ارباعه نصف كل واحد من
 الاخرين عندنا حنفية ابى يوسف وقال محمد بن الحسن انك اذا اقل احد الاربعة يعتق ربعا ما
 المتأخر فلا بد الايجاب الاول دائري بينه وبين الثاني هو الذي عليه القول فاجب عتق
 رتبة بينهما لاستحقاق النصف لهما منها النصف فلو كان الثاني يستفاد بالايجاب الثاني بعد
 الاول الثاني دائري بينه وبين الاول فلو كان الثاني يستحق النصف لهما منها النصف فلو كان الثاني يستحق النصف لهما منها النصف فلو كان الثاني يستحق النصف لهما منها النصف
 بالايجاب الاول فثبث النصف المستحق بالثاني في نصفيه فما اصاب حق الاول لغاؤه اصاب
 الفاعر بقي فيكون له الربع فثبت لثلاثة ارباع ولا بد لو اريد هو بالثاني لاعتق نصفه ولو اريد به
 الاول لاعتق هذه النصف فيكتسب نصفه فعتق منه الربع بالثاني والنصف الاول واما الدائم
 فمحمد يقول لما دار الايجاب الثاني بينه وبين الثالث وقلاصا بالثالث ثابت منه الربع فثبت
 يصيب للاول وهو القول ان له دائري بينهما وفضيته بالنصف وانما نزل الى الربع في
 الثالث لاستحقاق النصف بالايجاب الاول كما ذكرنا ولا استحقاق للاول من قبل فثبت
 فيه النصف قال فان كان القول منه في الموضع قديم التثنية هذا وشرحه ذلك ان يجمع
 بين سهام العتق وهي سبعة على قولنا لا نجعل كل رتبة على رتبة لحاجتنا الى ثلثة
 ارباع فنقول يعتق من الثالث ثلثة اسهم ومن الاخرين من كل واحد منهما سهمان
 فيبلغ سهام العتق سبعة والعق في عرض الموت حصة وعمل نفادها الثلث فلا بد
 ان يجعل سهام الورثة ضعف ذلك فيجعل كل رتبة على سبعة وجميع المال الى احد عشر
 فيعتق من الثالث ثلثة ويسعى في اربعة ويعتق من الباقيين من كل واحد منهما سهمان

[illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
بیسیم الخیر فی آخر جم غفیر فی حق
صاحب

دول المستورين من الكمال الى النقص

ثم يقال لعق غير ذلك قبل البيان للعق به ويقال كذلك في المنكحة في حق حكمه بقبوله
والوطى يصادف المعينة بخلاف اطلاق كان المقصود الاصل من المالك كالحاكم الولد فخصه بالولد
بالوطى دليل على استبقاء المالك في الوطى وصيانة ماله لولا اما الامة فالمقصود من وطئها
قتلها الشبهة دون الولد فلا دليل على الاستبقاء ومن قال كالماتن كان ولد ولد تلد منه
غلاما فان حب حرة فولد غلاما وجارية ولا يردى اي يجوز له ان يمتنع نصف الام ونصف
الجارية والغلام عبد لكل واحد منهما في حق في حال وهو ما اذا ولدت الغلام اولى مرة
الام بالشرط والجارية تكون ابنتها اذ لام حرة حينئذ تهاوت في حال هو ما اذا ولدت
الجارية او لا لعدم الشرط فيعتق نصف كل واحد منهما وليس في النصف اما الغلام يرقى
الحالين فله ان يكون عبدا وان ادعت الام ان الغلام هو المولود او لا وانكر المولى الجارية
صغيرة فالقول قول مع البين لا تكاره شرط العتق فان حلفت لم يعتق واحدا منهم ان كل
الام الجارية لان عوى الام حرية الصغيرة معتبر كونها ابنتا محضات فاعتبر النكاح في حق
حرة ما فعتقها ولو كانت الجارية كبيرة ولم تتدبر شيئا واليسا لم يعتقها عتقت الام بكونها
خاصة دون الجارية لان عوى الام غير معتبرة في حق الجارية الكبيرة وحق النكاح يبنى على
الام عتقها بغير حق الجارية ولو كانت الجارية الكبيرة هي المدعية لسبق ولادة الغلام الامساكت
ينبت عتق الجارية بكون المولى من الام لما قلنا والتحليف على العلم بما ذكرنا لا يستقل على
فعل غير هذا فقد يعرف ما ذكرنا من الوجه في كفاية المنتهى قال واذا شهد حلال على
رجل ان يعتق احد عبديه فالشهادة باطله عند ابن حنيفة رة الا ان يكون

في قوله عوى الام حرية الصغيرة معتبر كونها ابنتا محضات فاعتبر النكاح في حق حرة ما فعتقها ولو كانت الجارية كبيرة ولم تتدبر شيئا واليسا لم يعتقها عتقت الام بكونها خاصة دون الجارية لان عوى الام غير معتبرة في حق الجارية الكبيرة وحق النكاح يبنى على الام عتقها بغير حق الجارية ولو كانت الجارية الكبيرة هي المدعية لسبق ولادة الغلام الامساكت ينبت عتق الجارية بكون المولى من الام لما قلنا والتحليف على العلم بما ذكرنا لا يستقل على فعل غير هذا فقد يعرف ما ذكرنا من الوجه في كفاية المنتهى قال واذا شهد حلال على رجل ان يعتق احد عبديه فالشهادة باطله عند ابن حنيفة رة الا ان يكون

في قوله عوى الام حرية الصغيرة معتبر كونها ابنتا محضات فاعتبر النكاح في حق حرة ما فعتقها ولو كانت الجارية كبيرة ولم تتدبر شيئا واليسا لم يعتقها عتقت الام بكونها خاصة دون الجارية لان عوى الام غير معتبرة في حق الجارية الكبيرة وحق النكاح يبنى على الام عتقها بغير حق الجارية ولو كانت الجارية الكبيرة هي المدعية لسبق ولادة الغلام الامساكت ينبت عتق الجارية بكون المولى من الام لما قلنا والتحليف على العلم بما ذكرنا لا يستقل على فعل غير هذا فقد يعرف ما ذكرنا من الوجه في كفاية المنتهى قال واذا شهد حلال على رجل ان يعتق احد عبديه فالشهادة باطله عند ابن حنيفة رة الا ان يكون

في قوله عوى الام حرية الصغيرة معتبر كونها ابنتا محضات فاعتبر النكاح في حق حرة ما فعتقها ولو كانت الجارية كبيرة ولم تتدبر شيئا واليسا لم يعتقها عتقت الام بكونها خاصة دون الجارية لان عوى الام غير معتبرة في حق الجارية الكبيرة وحق النكاح يبنى على الام عتقها بغير حق الجارية ولو كانت الجارية الكبيرة هي المدعية لسبق ولادة الغلام الامساكت ينبت عتق الجارية بكون المولى من الام لما قلنا والتحليف على العلم بما ذكرنا لا يستقل على فعل غير هذا فقد يعرف ما ذكرنا من الوجه في كفاية المنتهى قال واذا شهد حلال على رجل ان يعتق احد عبديه فالشهادة باطله عند ابن حنيفة رة الا ان يكون

في حرة

في حرة

في وصية استعسنا اذا ذكر في العلق وان شهد انه طلق احد كسائه جازت الشهادة ويجب
 ان يوضح على ان يطلق احد من هذا بالاجماع وقال ابو يوسف ومحمد في الشهادة في العلق
 ذلك ما حصل هناك الشهادة على عتق العبد لا تقبل من غيره سوى العبد عند أبي حنيفة و
 عند ما تقبل الشهادة على عتق الامة وطلاق المنكحة مقبولة من غيره سوى بالانفاق و
 المسألة معروفة واذا كان عوى العبد شرطاً عند لا يتحقق في مسألة الكتاتين الدعوى من
 الجمهور لا يتحقق فلا تقبل الشهادة وعند ما ليس بشرط تقبل الشهادة وان انعدم الدعوى
 اما في الطلاق فعدم الدعوى لا يوجب خلافاً في الشهادة لانها ليست بشرط فيها ولو شهد انه عتق
 احديهما لا تقبل عند أبي حنيفة وان لم يكن الدعوى شرطاً فيه كانه انما يشترط الدعوى
 لما انه يتضمن تحريم الفرج فتبطل بالطلاق والعتق المهر لا يوجب تحريم الفرج عندنا على اذكرناه
 خصاً بالشهادة على عتق احد العبدين هذا كله اذا شهد في صحته على انه عتق احد عبديه
 اما اذا شهد انه عتق احد عبديه في عرض موته او شهد على نفسه في صحته في عرض
 واداء الشهادة في عرض موته او بعد الوفاة تقبل استعسنا لان التدين بصحة ما وقع وصية
 ولكن العتق في عرض الموت صيغة والخضوع الوصية انما هو الوصية هو موصي في صحته في عرض
 او الوان في كان العتق في عرض الموت يشيع بالموت في انصاف كل واحد منهما ممتنعاً ولو
 شهد بعد موته انه قال في صحته احدكما حر قد قيل لا تقبل لانه ليس بصيغة وقيل تقبل للمشروع

باب الحلف بالعتق

ومن قال اذا دخلت الدار فكل مملوك لي يومئذ فهو حلف بالعتق ولا يشترط ان يكون حلفاً

في وصية استعسنا اذا ذكر في العلق وان شهد انه طلق احد كسائه جازت الشهادة ويجب
 ان يوضح على ان يطلق احد من هذا بالاجماع وقال ابو يوسف ومحمد في الشهادة في العلق
 ذلك ما حصل هناك الشهادة على عتق العبد لا تقبل من غيره سوى العبد عند أبي حنيفة و
 عند ما تقبل الشهادة على عتق الامة وطلاق المنكحة مقبولة من غيره سوى بالانفاق و
 المسألة معروفة واذا كان عوى العبد شرطاً عند لا يتحقق في مسألة الكتاتين الدعوى من
 الجمهور لا يتحقق فلا تقبل الشهادة وعند ما ليس بشرط تقبل الشهادة وان انعدم الدعوى
 اما في الطلاق فعدم الدعوى لا يوجب خلافاً في الشهادة لانها ليست بشرط فيها ولو شهد انه عتق
 احديهما لا تقبل عند أبي حنيفة وان لم يكن الدعوى شرطاً فيه كانه انما يشترط الدعوى
 لما انه يتضمن تحريم الفرج فتبطل بالطلاق والعتق المهر لا يوجب تحريم الفرج عندنا على اذكرناه
 خصاً بالشهادة على عتق احد العبدين هذا كله اذا شهد في صحته على انه عتق احد عبديه
 اما اذا شهد انه عتق احد عبديه في عرض موته او شهد على نفسه في صحته في عرض
 واداء الشهادة في عرض موته او بعد الوفاة تقبل استعسنا لان التدين بصحة ما وقع وصية
 ولكن العتق في عرض الموت صيغة والخضوع الوصية انما هو الوصية هو موصي في صحته في عرض
 او الوان في كان العتق في عرض الموت يشيع بالموت في انصاف كل واحد منهما ممتنعاً ولو
 شهد بعد موته انه قال في صحته احدكما حر قد قيل لا تقبل لانه ليس بصيغة وقيل تقبل للمشروع

140

١٤٦
 لعل قلوبكم خرم الا وادعوا من قبل
 ان يبعث الله رسلا من قبلك
 ليعلموا ان الله قد بعث رسلا من قبلك
 ولعل قلوبكم خرم الا وادعوا من قبل
 ان يبعث الله رسلا من قبلك
 ليعلموا ان الله قد بعث رسلا من قبلك
 ولعل قلوبكم خرم الا وادعوا من قبل
 ان يبعث الله رسلا من قبلك
 ليعلموا ان الله قد بعث رسلا من قبلك

عشق كان قوله يمعن تقدير يوم اذ دخلت الانه اسقط الفعل وعوضه بالتدوين فكان العتبر قيم
 ويزيد في ذلك ١٢

الملائكة وقت الدخول وكذا لو كان في ملكه يوم خلت عبد بفق على ملكه حتى فخل عتق لما قلنا

ولولا ما كان قال في بيته يومئذ لم يفتق كل ملوك إلى الحال والجلاء حرية الملوك والجل

الآن لما دخل الشرط على الجراء تأخر إلى الجح الشرط لم يقق اذا بقي على ملكه الى وقت الدخول لا يتنا

من استغاثه بعباد الله ومن قال كل مملوك في ظروفي حروبه جارية حاصل فولد ذكر الميعق

وهذا إذا دللنا على صحة ما ذهبنا إليه من أن اللفظ الجمال في قيام المحرم وقيل بهين احتمال

لوحد أقامته الحما بعدئذ وكان إذا وُلِّدَ كالأقبل من ستة أشهر كان اللفظ يتناول المحل والمطلق

والحسن مملوك توارثه لا مقصودا ولا غرض من وجه واسم المملوك تناول الانفس دون

الاعضاء والاموال التي يعمد عليها في اكل العسل والاضوع وفائدة القيد من الذكورة

۱۳۱۳

کامل اول فرجه

لے وقت اعلان ۱۲

۱۱ انہی اشعار پر مبنی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي جاء به الهدى والبرهان
والله اعلم بالصواب

١٢٠

حويه المملوك الى احوال معذاه الى ما قبله لعل لا ينال ما يشتره به من ايامه واول من

ملوك املدو قال كل ملوكي حرا بعد موت ملوك واشنزي ملوك اخر الذي كان منه
وفت الامين ١٢

فتبين من ذلك ان ليس بهدري وان كان هناك مقامين التثنية وقال ابو يوسف والنوادر

يَقْبُضُ مَا كَانَ فِي مَلِكِهِ يَوْمَ حَلْفِهِ لَا يَقْبُضُ مَا اسْتَفَادَ بَعْدَ يَمِينِهِ وَعَلَى هَذَا إِذَا قَالَ كُلُّ

[illegible][illegible]

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي الْفُلِ ثَلَاثُونَ نَجِيًّا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ

[illegible]

ومن حق عبد على مالي قبل العبد عش وذلك مثال ان تقول انت حر على الف درهم وبالف درهم
وان لم يلق يقبله لانه معاوضة المال بغير المال اذ العبد لا يملك نفسه ومن قضية المعاوضة
ثبوت الحكم يقبل العوض الجاهل كما قال لبيع فاذا قل صلحوا والله طرين عليه تصح
الكفالة به بخلاف بدل الكفالة لانه ثبت مع المنيان وهو قيام الرق طه ما عرف الطلاق لفظا
ينظم الوفاء من انقضاء العوض الحيوان ان كان بغير عينه لانه معاوضة المال بغير المال فثبت
النكاح والطلاق والصلح عن دم العبد لانه الطعام والمكيل والموزون اذا كان

[illegible][illegible]

لا بد من ذلك من جهة بلا ما عمنه ثم الاداء في قولنا اديت يقتصر على المجلس لا نه تحيد وفي قوله
 اد اديت لا يقتصر لان الاستعمال الوقت بمنزلة متى ومن قال لعبد انت حر بعد موتى على
 الف درهم فقبل بعلموت لا ضارة لا يجادل ما بعد الموت فصار كما اذا قال انت حر
 غدا على الف درهم فخل ما اذا قال انت مدبر على الف درهم حيث يكون القبول في الحال
 لان ايجابه للتدبير في الحال لانه لا يجادل مال لقيام الرق قالوا لا يفتق عليه في مسألة
 الكتاب ان قبل بعلموت ما لم يفتقه الوارث لان الميت ليس لاهل للاعتاق وهذا صحيح
 قال من اعتق عبدا على خدمته اربع سنين فقبل العبد عتق ثم مات من ساعته فعليه
 قيمة نفسه ماله عندا بن حنيفة وابي يوسف وقال هم قيمة خد متلد بر سبعين ما العتق فلا
 جعل الخدمه في مدع معاومه عوضا فتنعلق العتق بالقبول وقد حيد ولو مت خد من اربع
 سنين لانه يصير عوضا فصاوك اذا اعتقه على الف درهم ثم مات العبد فالخلافه فيه بناء
 على خلافه ما خرج من ان من باع نفسه لعبد منه جارية بعينها ثم استحققت الجارية له ملك
 يرجع المولى على العبد بقيمة نفسه عندها وقيمة الجارية عنده وهي معروفة ووجه البناء
 انه كما يتعد تسليم الجارية بالهلاله والاستحقاق يتعد والوصول الى الخدمه بموت
 بموت العبد لكن ايجوز لمولى فصا نظير ما ومن قال لا خراعتك على الف درهم
 على علي تزوجني ففعل فابت ان تزوجه فالعتق جائز ولا شئ على لا مولا من قال لغيره
 اعتق عبدا على الف درهم على ففعل لا يلزم شئ ويقع العتق عن المام وخلا ما اذا قال لغيره
 طلق امرأتك على الف درهم على ففعل حيث يجب لك ان على الامر لان اشتراط البدل

الهداية
 في قولنا اد اديت لا يقتصر لان الاستعمال الوقت بمنزلة متى ومن قال لعبد انت حر بعد موتى على
 الف درهم فقبل بعلموت لا ضارة لا يجادل ما بعد الموت فصار كما اذا قال انت حر
 غدا على الف درهم فخل ما اذا قال انت مدبر على الف درهم حيث يكون القبول في الحال
 لان ايجابه للتدبير في الحال لانه لا يجادل مال لقيام الرق قالوا لا يفتق عليه في مسألة
 الكتاب ان قبل بعلموت ما لم يفتقه الوارث لان الميت ليس لاهل للاعتاق وهذا صحيح
 قال من اعتق عبدا على خدمته اربع سنين فقبل العبد عتق ثم مات من ساعته فعليه
 قيمة نفسه ماله عندا بن حنيفة وابي يوسف وقال هم قيمة خد متلد بر سبعين ما العتق فلا
 جعل الخدمه في مدع معاومه عوضا فتنعلق العتق بالقبول وقد حيد ولو مت خد من اربع
 سنين لانه يصير عوضا فصاوك اذا اعتقه على الف درهم ثم مات العبد فالخلافه فيه بناء
 على خلافه ما خرج من ان من باع نفسه لعبد منه جارية بعينها ثم استحققت الجارية له ملك
 يرجع المولى على العبد بقيمة نفسه عندها وقيمة الجارية عنده وهي معروفة ووجه البناء
 انه كما يتعد تسليم الجارية بالهلاله والاستحقاق يتعد والوصول الى الخدمه بموت
 بموت العبد لكن ايجوز لمولى فصا نظير ما ومن قال لا خراعتك على الف درهم
 على علي تزوجني ففعل فابت ان تزوجه فالعتق جائز ولا شئ على لا مولا من قال لغيره
 اعتق عبدا على الف درهم على ففعل لا يلزم شئ ويقع العتق عن المام وخلا ما اذا قال لغيره
 طلق امرأتك على الف درهم على ففعل حيث يجب لك ان على الامر لان اشتراط البدل

على الجاني في الطلاق جائز في الطلاق لا يجوز فكذا من قبل ولو قال عني أصابك
على نصف درهم المسألة بجملها قسمت الألف على قيمته أو درهمين مثلاً فما أصاب به بقية أهله
وما أصاب لم يزل عنه كونه لما قال في تضرع لشرائه اقتضاء على ما عرفت وإذا كان كذلك
فإن كان الألف بأربعة عشر أو بأبضع نكاحاً فاقسم عليه وأوجبت حصته وأسلم وهو الوفاة
عند ما لم يسلم هو البضع فوزوجت نفسها لم يزل له وجوبه إن ما أصاب قيمته أسقط
في الوجه الأول وهو المولى في الوجه الثاني وما أصاب به مثلاً كان مثلاً لها في الوجهين

باب التدبير

إذا قال المولى للموعدة إذا كانت حرة ولدت خروجه يرمي ولدت مدبراً وقد بركت فقد صارت
مدبرة لأن هذا لا ينافي خبره في التدبير فإنه أثبت العتق عن برئته لا يجوز بيعه ولا هبته
ولا أخراجه عن ملكه إلا إلى الحرية كما في الكفاية وقال شافعي لا يجوز بيعه تعلق العتق بالشرط
فلا يمنع به البيع والعتق كما في آثار التعليقات كما في المدبر المقيد لأن التدبير وصية
ببره فأنه من له ولنا قوله عليه السلام المدبر لا يباع ولا يوهب ولا يورث وهو محرر الثالث
ولا يمسك له الحرية لأن الحرية تنبثق بعد الموت لا بسبب غيره ثم جعله سبباً في الحال ولو
لوجوده في الحال عند بطلان الموت كان ما بعد الموت حال بطلان أهلية التصرف فلا يمكن
تأخير السببية في إتيان بطلان الأهلية بخلاف سائر التعليقات لأن المأمور من السببية قائم
قبل المشرط لا يبين في اليمين ما نفع والمنع من مقتضى وأنه يضاد وقوع الطلاق والعتاق
وأما تأخير السببية إلى زمان الشرط لقيام الأهلية عندهم فافترقا ولا نه وصية

في قول من لا يملك في الطلاق لا يجوز فكذا من قبل ولو قال عني أصابك
على نصف درهم المسألة بجملها قسمت الألف على قيمته أو درهمين مثلاً فما أصاب به بقية أهله
وما أصاب لم يزل عنه كونه لما قال في تضرع لشرائه اقتضاء على ما عرفت وإذا كان كذلك
فإن كان الألف بأربعة عشر أو بأبضع نكاحاً فاقسم عليه وأوجبت حصته وأسلم وهو الوفاة
عند ما لم يسلم هو البضع فوزوجت نفسها لم يزل له وجوبه إن ما أصاب قيمته أسقط
في الوجه الأول وهو المولى في الوجه الثاني وما أصاب به مثلاً كان مثلاً لها في الوجهين

في قول من لا يملك في الطلاق لا يجوز فكذا من قبل ولو قال عني أصابك
على نصف درهم المسألة بجملها قسمت الألف على قيمته أو درهمين مثلاً فما أصاب به بقية أهله
وما أصاب لم يزل عنه كونه لما قال في تضرع لشرائه اقتضاء على ما عرفت وإذا كان كذلك
فإن كان الألف بأربعة عشر أو بأبضع نكاحاً فاقسم عليه وأوجبت حصته وأسلم وهو الوفاة
عند ما لم يسلم هو البضع فوزوجت نفسها لم يزل له وجوبه إن ما أصاب قيمته أسقط
في الوجه الأول وهو المولى في الوجه الثاني وما أصاب به مثلاً كان مثلاً لها في الوجهين

في قول من لا يملك في الطلاق لا يجوز فكذا من قبل ولو قال عني أصابك
على نصف درهم المسألة بجملها قسمت الألف على قيمته أو درهمين مثلاً فما أصاب به بقية أهله
وما أصاب لم يزل عنه كونه لما قال في تضرع لشرائه اقتضاء على ما عرفت وإذا كان كذلك
فإن كان الألف بأربعة عشر أو بأبضع نكاحاً فاقسم عليه وأوجبت حصته وأسلم وهو الوفاة
عند ما لم يسلم هو البضع فوزوجت نفسها لم يزل له وجوبه إن ما أصاب قيمته أسقط
في الوجه الأول وهو المولى في الوجه الثاني وما أصاب به مثلاً كان مثلاً لها في الوجهين

والوصية خلافة في الحال كالولاية في المثل السبكي يجوز وفي البيوع وايضا في البيع قال
 للمولى ان يستقدمه يواجره وان كان مائة مثله وطبها اوله ان يزوج محله ان الملك في ثياب الكسوة
 يستعاقب ولاية هذا الوجه فالت فلو اوصت المولى عتيق المديون من ثلث ماله لم يرد شيئا كان التنا
 وصية كانه تخرج مضافا في وقت الموت الحكم غير ثابت في الحال فينفذ من الثلث حتى لا يمكن
 مال غيره يستحق الثلثة ان كان على المولى دين في كل قيمة تقدم الدين على الوصية ولا يمكن
 تفصل حتى فيجب تيمنه وللملوك بركة مدبر على ذلك نقل اجماع الصحابة وان حلق التديبر
 بموته على صفة مثل ان يقول ان مت من عرض هذا او سفر هذا او من عرضي فلا فليس له بر
 ويجوز ان كان السبكي يستحق في الحال التزوج في تلك الصفة بخلاف المديون المطلق لانه
 عتقه بطلاق المورث هو كاش لا محالة فان مات المولى على صفة التي ذكرها عتق كما يفتي
 المديون بمعاها من الثلث لانه ثبتت حكم التديبر في اخير من اخرجها من اعيانها تحقق تلك
 الصفة فيمحلها يعتد به من الثلث من المقيدين بقولان ملك ستة او عشرة دين فلان ذكرنا
 بخلافه اذا قال الى مائة سنة ومثله لا يعيش اليه في الغالب لانه كالكاش لا محالة

باب الاستيلاء

اذا اولدت الامتة من مولاهم اقتدوا بولاهم ولا يلزمه الا بغيره ولا عليه ان يملكه لسلام
 اعتقها ولها اخير من اعتاقها فيثبت بعض ما وجبه هو حرمة البيعة كان الجوزية وحصلت
 بين الواطى والموطوءة بواسطة الولد فان الماتع قد اختلط بحيث لا يمكن لميزينه اهل ما عرف
 في حرمة المصاهرة لان بعد الانفصال تبقى الجزئية حكما لا حقيقة فضعف السبكي وجب كما

قوله في المثل السبكي يجوز وفي البيوع وايضا في البيع قال للمولى ان يستقدمه يواجره وان كان مائة مثله وطبها اوله ان يزوج محله ان الملك في ثياب الكسوة يستعاقب ولاية هذا الوجه فالت فلو اوصت المولى عتيق المديون من ثلث ماله لم يرد شيئا كان التنا وصية كانه تخرج مضافا في وقت الموت الحكم غير ثابت في الحال فينفذ من الثلث حتى لا يمكن مال غيره يستحق الثلثة ان كان على المولى دين في كل قيمة تقدم الدين على الوصية ولا يمكن تفصل حتى فيجب تيمنه وللملوك بركة مدبر على ذلك نقل اجماع الصحابة وان حلق التديبر بموته على صفة مثل ان يقول ان مت من عرض هذا او سفر هذا او من عرضي فلا فليس له بر ويجوز ان كان السبكي يستحق في الحال التزوج في تلك الصفة بخلاف المديون المطلق لانه عتقه بطلاق المورث هو كاش لا محالة فان مات المولى على صفة التي ذكرها عتق كما يفتي المديون بمعاها من الثلث لانه ثبتت حكم التديبر في اخير من اخرجها من اعيانها تحقق تلك الصفة فيمحلها يعتد به من الثلث من المقيدين بقولان ملك ستة او عشرة دين فلان ذكرنا بخلافه اذا قال الى مائة سنة ومثله لا يعيش اليه في الغالب لانه كالكاش لا محالة

كتاب العتق

قوله في المثل السبكي يجوز وفي البيوع وايضا في البيع قال للمولى ان يستقدمه يواجره وان كان مائة مثله وطبها اوله ان يزوج محله ان الملك في ثياب الكسوة يستعاقب ولاية هذا الوجه فالت فلو اوصت المولى عتيق المديون من ثلث ماله لم يرد شيئا كان التنا وصية كانه تخرج مضافا في وقت الموت الحكم غير ثابت في الحال فينفذ من الثلث حتى لا يمكن مال غيره يستحق الثلثة ان كان على المولى دين في كل قيمة تقدم الدين على الوصية ولا يمكن تفصل حتى فيجب تيمنه وللملوك بركة مدبر على ذلك نقل اجماع الصحابة وان حلق التديبر بموته على صفة مثل ان يقول ان مت من عرض هذا او سفر هذا او من عرضي فلا فليس له بر ويجوز ان كان السبكي يستحق في الحال التزوج في تلك الصفة بخلاف المديون المطلق لانه عتقه بطلاق المورث هو كاش لا محالة فان مات المولى على صفة التي ذكرها عتق كما يفتي المديون بمعاها من الثلث لانه ثبتت حكم التديبر في اخير من اخرجها من اعيانها تحقق تلك الصفة فيمحلها يعتد به من الثلث من المقيدين بقولان ملك ستة او عشرة دين فلان ذكرنا بخلافه اذا قال الى مائة سنة ومثله لا يعيش اليه في الغالب لانه كالكاش لا محالة

فنانی

مجلس شورای اسلامی
روزنامه کیهان
شماره ۱۳۰۰
تاریخ ۱۳۰۰
صفحه ۱۳۰۰

الانضمار
ويعمل الانضمار
في

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

مؤجلا الى ما بعد الموت بقاء الجزئية حكما باعتبار النسب هو من جانب الرجال قلنا الحرية
 تثبت في حقهم في حقن حتى اذا ملكت الحرة زوجه او ولد له منه لا يعتق بموتها شيئا عتيق
 مؤجلا يثبت حق الحرية في الحال فيمتنع حوازل البيعة اخواصها الى الحرية في الحال ويوجب
 بعد موته ولكن اذا كان بعضها مملوكا لان الاستيلاء لا يقوي فانه فرع النسب فبما يصله
 فان لم يطهرها واستعملها واجارته او تزوجها لان المملوك فيها قائم فاشتبهت المملوك ولا
 يثبت في سلبها الا ان يعترف به قال الشافعي في نسبه من لم يدع له ان له المالك النسب بالعقد
 فلا يثبت بالوطع ان كان افضاء او ان كان وطئ كامة يقصد به قضاء الشهوة والولد
 لو وجد المالك عنه فلا بد من الدعوى بمنزلة ملك اليمن من غيره وطئ على المملوك الولد يتعين
 مقصودا منه فلا جرة الى الدعوى فان جاءه بعد ذلك بولد يثبت نسب بغير اقراره عنه
 بعد عتق من بولد الاول كانه بدعي الولد الاول تعين الولد الاول مقصودا منها
 فصارت فرسا كالمعتقة بعد انكاره لان اذ افضاء ينشئ بقول ان فرسا ضاعفت في ملك
 نقله بالتزويج محلا للملكة حيث لا ينشئ بولد بغيره لا بالعلان لتلك الفرسة حتى كما يملك
 ابطال بالتزويج وهذا الذي ذكرناه حكمه فاما الديانة فان كان فيها او حصنها ولم يعزل عنها
 يازول من يعتق به يدعي ان الظاهر ان ولدا منه ان عزل عنها ولم يعتقها جازله ان ينفك
 هذا الظاهر يقال له ظاهر اخره كذا روى عن ابي حنيفة وفيه وليتان اخريان عن ابي يوسف
 وعن محمد ذكرهما في نهاية المنتهى ان قوما اخفاء بولد فهو في حكم مملوك حتى الحرية
 يسكن الى ولدا كذا لا يرى ان للحرية حذو ولد لقلة رقيق والنسب يثبت من الزوج

100
 100
 100

صفت ان المالك يشهد حكمه لان استيلاذ فينقبه للملك في نصيب صاحبه بخلاف الاب اذا
استولاه جاروة ثبت ان المالك هناك مثبت شرطا للاستيلاذ فينقبه منه فصار واطفا
عالت نفسه ولا يغرم قيمة ولد هالك النسب مثبت مستند الى وقت العلوق فلم يتعلق شيء
على ذلك الشريك وان ادعى معا ثبتت نسبته منها معناه اذا جعلت ملكها او قال المشاخي
يرجع الى قول لقائه لان اثبات النسب من تخصيصهم علمنا ان ولدا لا يخلق من ما كان متعدي
فعلمنا بالاشية قد سرور من الله عليه سلامه يقول لقائه في اسامته ولنا كتاب في علم
شريح في دينه في الحادثة للشيا فليس عليه ولويسا ليقن لها وهو ابنها يرثها ويرثها وهو
الباقي منها وكان الذي يخص من نصيبه وعن مثل ذلك ولا نفي استويا في سبب
الا مستحق فيستويان في النسب ان كان لا يغزو لكن يتعلق به احكام متجوزية فيها
يتقبل التجوزية مثبت في حقها على التجوزية وما لا يقبلها مثبت في حق كل واحد منها املا كان ليس
معه غيره الا اذا كان احد الشريكين ان الاخر او كان احدهما مسلما والاخر ذميا او اوجود المخرج
في حق المسلم وهو الاسلام وفي حق الاب هو ماله من الحق في نصيب الابن هو ولد النبي
عليه سلامه فيما روى لان الكفار كانوا يطعنون في نسب اسامة وكان قول القائف
مقطعا لظنهم فسر به وكانت الامامة ولد لها الصفة دعوة كل احد منها في نصيبه في الولد
فيصير نصيبه منها ام ولد تبع الولد ما وعل كل واحد منها نصف بقدر مساهمته على ما
ويرث الابن من كل واحد منها ميراث ابن كامل لانه اقرب بهرانه كله وهو حجة في
حقه وبين ان منه ميراث اب واحد لا استوا لهما في السبب كما اذا انا ما البينة

الاول

في قوله ان المالك يشهد حكمه لان استيلاذ فينقبه للملك في نصيب صاحبه بخلاف الاب اذا استولاه جاروة ثبت ان المالك هناك مثبت شرطا للاستيلاذ فينقبه منه فصار واطفا عالت نفسه ولا يغرم قيمة ولد هالك النسب مثبت مستند الى وقت العلوق فلم يتعلق شيء على ذلك الشريك وان ادعى معا ثبتت نسبته منها معناه اذا جعلت ملكها او قال المشاخي يرجع الى قول لقائه لان اثبات النسب من تخصيصهم علمنا ان ولدا لا يخلق من ما كان متعدي فعلمنا بالاشية قد سرور من الله عليه سلامه يقول لقائه في اسامته ولنا كتاب في علم شريح في دينه في الحادثة للشيا فليس عليه ولويسا ليقن لها وهو ابنها يرثها ويرثها وهو الباقي منها وكان الذي يخص من نصيبه وعن مثل ذلك ولا نفي استويا في سبب الا مستحق فيستويان في النسب ان كان لا يغزو لكن يتعلق به احكام متجوزية فيها يتقبل التجوزية مثبت في حقها على التجوزية وما لا يقبلها مثبت في حق كل واحد منها املا كان ليس معه غيره الا اذا كان احد الشريكين ان الاخر او كان احدهما مسلما والاخر ذميا او اوجود المخرج في حق المسلم وهو الاسلام وفي حق الاب هو ماله من الحق في نصيب الابن هو ولد النبي عليه سلامه فيما روى لان الكفار كانوا يطعنون في نسب اسامة وكان قول القائف مقطعا لظنهم فسر به وكانت الامامة ولد لها الصفة دعوة كل احد منها في نصيبه في الولد فيصير نصيبه منها ام ولد تبع الولد ما وعل كل واحد منها نصف بقدر مساهمته على ما ويرث الابن من كل واحد منها ميراث ابن كامل لانه اقرب بهرانه كله وهو حجة في حقه وبين ان منه ميراث اب واحد لا استوا لهما في السبب كما اذا انا ما البينة

[illegible][illegible]

على امر ما جرح هو بطلان نه كما قال الامام بخلافه فهذا واليهين روحان لا يواحد الله صاحبهما
 ومن الدعوات يقول الله انه لزيد هو بطلان نه يابا واما عجزه ولا اصل فيه قوله تعالى لا يدينكم
 الله بانتم تعرفون انكم كنتم تخذكم لاية الا انه علقه بالرجاء لان هذا في تفسيره **قال الا ان**
 اليهين المكرة والناسي سواء حتى تجلب الكثرة لقوله عليه السلام انما جرحي وجرحتي في الدنيا
 والطلاق واليهين الشافعي في هذا في ذلك وسند في الاكراه ان شاء الله تعالى ومن في القول
 عليه مكرها او اسيا فهو سواء لان الفعل الحقيقي لا يندم بالاكراه ولا بشرط وكذلك ان فعله
 من غير عليه ويجوز تحقيق الشرط حقيقة ولو كان الحكم بغيره انما يندم بالاكراه لا على الفعل

باب ما يكون يمينا وما لا يكون يمينا

قال ما بين بالله او باسم اخم اسماء الله تعالى كما هو في الرواج بوصفه من صفاته التي
 جعلت بها عرفا لقرعة الله وجلالة كبريائه لان الحلف بها متعارف ومعنى اليهين هو القوة
 حاصل لا يستتد تعظيم الله وصفاته فضله وكراماته **قال** لا يدينكم الله فانه
 لا يكون يمينا لانه غير متعارف لانه يذكر ويراد به المعلوم يقال اللهم اغفر لي ذنبي
 اي معلومك ولو قال وحضبت الله وسخطت لم يكن حالفا وكان اودع الله لانه الحلف
 غير متعارف لان الرحمة قد ياربها انزها وهو لم يطرأ اليه في القسط ياربها العقوبة
 ومن حلف بغير الله لم يكن حالفا كالرجح الكعبة لقوله عليه السلام من من من حلف بالذي لم يخلق الله
 لو لم يكن لو كان اذا حلف بالقرآن لانه غير متعارف **قال** معناه ان يقول طين في التراب قال

ان ابري منها يكون يمينا لان التبري منها **قال** الحلف بحرف القسم وعرف القسم

هذا هو ما جرح هو بطلان نه كما قال الامام بخلافه فهذا واليهين روحان لا يواحد الله صاحبهما
 ومن الدعوات يقول الله انه لزيد هو بطلان نه يابا واما عجزه ولا اصل فيه قوله تعالى لا يدينكم
 الله بانتم تعرفون انكم كنتم تخذكم لاية الا انه علقه بالرجاء لان هذا في تفسيره **قال الا ان**
 اليهين المكرة والناسي سواء حتى تجلب الكثرة لقوله عليه السلام انما جرحي وجرحتي في الدنيا
 والطلاق واليهين الشافعي في هذا في ذلك وسند في الاكراه ان شاء الله تعالى ومن في القول
 عليه مكرها او اسيا فهو سواء لان الفعل الحقيقي لا يندم بالاكراه ولا بشرط وكذلك ان فعله
 من غير عليه ويجوز تحقيق الشرط حقيقة ولو كان الحكم بغيره انما يندم بالاكراه لا على الفعل

هذا هو ما جرح هو بطلان نه كما قال الامام بخلافه فهذا واليهين روحان لا يواحد الله صاحبهما
 ومن الدعوات يقول الله انه لزيد هو بطلان نه يابا واما عجزه ولا اصل فيه قوله تعالى لا يدينكم
 الله بانتم تعرفون انكم كنتم تخذكم لاية الا انه علقه بالرجاء لان هذا في تفسيره **قال الا ان**
 اليهين المكرة والناسي سواء حتى تجلب الكثرة لقوله عليه السلام انما جرحي وجرحتي في الدنيا
 والطلاق واليهين الشافعي في هذا في ذلك وسند في الاكراه ان شاء الله تعالى ومن في القول
 عليه مكرها او اسيا فهو سواء لان الفعل الحقيقي لا يندم بالاكراه ولا بشرط وكذلك ان فعله
 من غير عليه ويجوز تحقيق الشرط حقيقة ولو كان الحكم بغيره انما يندم بالاكراه لا على الفعل

الهداية

[illegible][illegible]

۱۰۰ ۹۰ ۸۰ ۷۰ ۶۰ ۵۰ ۴۰ ۳۰ ۲۰ ۱۰

وايثاق عبارة عن العلم بالذات والذات لله لقوله عليه السلام من ذرني ذرا
ولم يسم عليه كفارة بين وان قال ان فعلت ذلك فهو يهودي ونصراني او كافر يكون عساة
لما جعل الشرط على الكفر فقد اعتقدوا بوجوب الامتناع وقوله من ذرني ذرا
كما تقول في تحريم الحلال وتوفاك لك لشي قد فعله فهو الفروع لا يكفر اعتبارا باستقبال
يكفر لا ينجيز عتق كما ان قال هو يهودي او نصراني او كافر فانه يهودي او نصراني او كافر
ان يكفر بالحلف يكفر في الكفر حتى بالكفر حيث اقدم على الفعل ولو قال ان فعلت ذلك افعل غدا
او غدا فليس بجائز كما قد عاين على نفسه لا يتعلق ذلك بالشروط ولا يوجب عتق ولا
اذ قال ان فعلت ذلك فاذن لي وسارق او شارب خمر او اكل ربا او كان حرمته الاشياء
النسب والتبديل فلم يكفر في حرمته الا لم لا يكون متعارف في الفصل في الكفر اليقين
حق وقبح يجرى فيها ما يجرى في الظاهر وان شاء كساعة عشرة مسالك كل احد ثوبا فمرا وادبانه
ما يجوز فيه الصلوة وان شاء اطعم عشرة مسالك لا طعام في كفارة الظهار لاصل فيه لم تقا
كفارة اطعام عشرة مسالك لان ذلك هو النص وكان الواجب حلال الاشياء الثلاثة قال
فان لم يقدر على حلال الاشياء الثلاثة صام ثلثة ايام متتاليا وقال لا يجرى لطلاق النكاح كما
تراءى ابي مسعود قضيا ثلثة ايام متتاليا هي كالخبر المشهور ثم المذكور في الكتاب
في بيان ادلى الكسوة مروى عن محمد بن ابي يوسف وابي حنيفة انه ان ادناه ما يستمر
حامة بدنه حتى لا يجوز السراويل وهو الصحيح لان لا يسمي عريان في العرف لكن لا يجوز
على الكسوة تجزيه عن الطعام باعتبار القيمة وان قادم الكفارة على الحلف لم يجز
الاعتماد على ما في المتن من ان الكسوة هي التي لا يسمي عريان في العرف لكن لا يجوز

والعلم بالذات والذات لله لقوله عليه السلام من ذرني ذرا ولم يسم عليه كفارة بين وان قال ان فعلت ذلك فهو يهودي ونصراني او كافر يكون عساة لما جعل الشرط على الكفر فقد اعتقدوا بوجوب الامتناع وقوله من ذرني ذرا كما تقول في تحريم الحلال وتوفاك لك لشي قد فعله فهو الفروع لا يكفر اعتبارا باستقبال يكفر لا ينجيز عتق كما ان قال هو يهودي او نصراني او كافر فانه يهودي او نصراني او كافر ان يكفر بالحلف يكفر في الكفر حتى بالكفر حيث اقدم على الفعل ولو قال ان فعلت ذلك افعل غدا او غدا فليس بجائز كما قد عاين على نفسه لا يتعلق ذلك بالشروط ولا يوجب عتق ولا اذ قال ان فعلت ذلك فاذن لي وسارق او شارب خمر او اكل ربا او كان حرمته الاشياء النسب والتبديل فلم يكفر في حرمته الا لم لا يكون متعارف في الفصل في الكفر اليقين

والعلم بالذات والذات لله لقوله عليه السلام من ذرني ذرا ولم يسم عليه كفارة بين وان قال ان فعلت ذلك فهو يهودي ونصراني او كافر يكون عساة لما جعل الشرط على الكفر فقد اعتقدوا بوجوب الامتناع وقوله من ذرني ذرا كما تقول في تحريم الحلال وتوفاك لك لشي قد فعله فهو الفروع لا يكفر اعتبارا باستقبال يكفر لا ينجيز عتق كما ان قال هو يهودي او نصراني او كافر فانه يهودي او نصراني او كافر ان يكفر بالحلف يكفر في الكفر حتى بالكفر حيث اقدم على الفعل ولو قال ان فعلت ذلك افعل غدا او غدا فليس بجائز كما قد عاين على نفسه لا يتعلق ذلك بالشروط ولا يوجب عتق ولا اذ قال ان فعلت ذلك فاذن لي وسارق او شارب خمر او اكل ربا او كان حرمته الاشياء النسب والتبديل فلم يكفر في حرمته الا لم لا يكون متعارف في الفصل في الكفر اليقين

والعلم بالذات والذات لله لقوله عليه السلام من ذرني ذرا ولم يسم عليه كفارة بين وان قال ان فعلت ذلك فهو يهودي ونصراني او كافر يكون عساة لما جعل الشرط على الكفر فقد اعتقدوا بوجوب الامتناع وقوله من ذرني ذرا كما تقول في تحريم الحلال وتوفاك لك لشي قد فعله فهو الفروع لا يكفر اعتبارا باستقبال يكفر لا ينجيز عتق كما ان قال هو يهودي او نصراني او كافر فانه يهودي او نصراني او كافر ان يكفر بالحلف يكفر في الكفر حتى بالكفر حيث اقدم على الفعل ولو قال ان فعلت ذلك افعل غدا او غدا فليس بجائز كما قد عاين على نفسه لا يتعلق ذلك بالشروط ولا يوجب عتق ولا اذ قال ان فعلت ذلك فاذن لي وسارق او شارب خمر او اكل ربا او كان حرمته الاشياء النسب والتبديل فلم يكفر في حرمته الا لم لا يكون متعارف في الفصل في الكفر اليقين

والعلم بالذات والذات لله لقوله عليه السلام من ذرني ذرا ولم يسم عليه كفارة بين وان قال ان فعلت ذلك فهو يهودي ونصراني او كافر يكون عساة لما جعل الشرط على الكفر فقد اعتقدوا بوجوب الامتناع وقوله من ذرني ذرا كما تقول في تحريم الحلال وتوفاك لك لشي قد فعله فهو الفروع لا يكفر اعتبارا باستقبال يكفر لا ينجيز عتق كما ان قال هو يهودي او نصراني او كافر فانه يهودي او نصراني او كافر ان يكفر بالحلف يكفر في الكفر حتى بالكفر حيث اقدم على الفعل ولو قال ان فعلت ذلك افعل غدا او غدا فليس بجائز كما قد عاين على نفسه لا يتعلق ذلك بالشروط ولا يوجب عتق ولا اذ قال ان فعلت ذلك فاذن لي وسارق او شارب خمر او اكل ربا او كان حرمته الاشياء النسب والتبديل فلم يكفر في حرمته الا لم لا يكون متعارف في الفصل في الكفر اليقين

والعلم بالذات والذات لله لقوله عليه السلام من ذرني ذرا ولم يسم عليه كفارة بين وان قال ان فعلت ذلك فهو يهودي ونصراني او كافر يكون عساة لما جعل الشرط على الكفر فقد اعتقدوا بوجوب الامتناع وقوله من ذرني ذرا كما تقول في تحريم الحلال وتوفاك لك لشي قد فعله فهو الفروع لا يكفر اعتبارا باستقبال يكفر لا ينجيز عتق كما ان قال هو يهودي او نصراني او كافر فانه يهودي او نصراني او كافر ان يكفر بالحلف يكفر في الكفر حتى بالكفر حيث اقدم على الفعل ولو قال ان فعلت ذلك افعل غدا او غدا فليس بجائز كما قد عاين على نفسه لا يتعلق ذلك بالشروط ولا يوجب عتق ولا اذ قال ان فعلت ذلك فاذن لي وسارق او شارب خمر او اكل ربا او كان حرمته الاشياء النسب والتبديل فلم يكفر في حرمته الا لم لا يكون متعارف في الفصل في الكفر اليقين

وقال الشافعي رحمه الله تعالى في المال كانه لو اصاب احد السبب هو العين فاشبهه بتكفير بعد الجرح وتكنا ان
الكفارة لسرة الجناية ولا جناية ههنا واليهين ليست بسبب كانه ما نفعه من فض جلد الجرح
لا مفضل ثم لا يستتر من المسكين لوقوعه صدقة قال ابن حزم على معصية مثله ان لا
يصل ولا يكلم باه او يقتل فلا ينبغي ان يحذف نفسه يكفر من يمينه لقوله عليه السلام من
حلف على يمين رأى غيرها خيرا منها فليأتها بالذي هو خير ثم يكفر عن يمينه كان فيما قلناه
تقويت البر الى جابر وهو الكفارة ولا جابر للعصية في ضدا اذا احاطت كافرت حلفا كذا
لا يكون مظهرا ولا هو اهل الكفارة لانها عبادة ومن حرم على نفسه شيئا مما عساه ان يصير محرما
و عليه ان استباحه كفارة بين قال الشافعي لا كفارة عليه ان تحريم الحلال قبله لم شروع
فلا ينقض به بغير مشروع وهو العين لنا ان اللفظ ينبى عن ثبوت المحرمة وقد امكن اعماله
بثبوت المحرمة بغير ثبوت موجب اليقين فصار اليقين اذ اقلها حرمه قليلا او كثيرا حذفت
وجبت الكفارة وهو المقتضى من استباحة المذكورة لان التقرير اذا ثبت تناول كل جزء منه
ولو قال كل حل على حرام فهو على الطعام الشرعي لا ان ينوى غير ذلك والقياس ان يحذف
كما نزع كانه باشر فعلا صابحا وهو التضرع نحوه وهذا قول زفره وجعله لا يستحق ان المقصود
وهو الذي لا يحصل مع اعتبار العزم اذ اسقطا اعتبارا يصرف الى طعام والشراب
للعرف فانه يستعمل فيما يتناول عادة ولا يتناول المرأة الا بالنية لا سقاط اعتبار العزم
واذا نواها كان ابلاء ولا تصرف اليقين عن المأول والشرع بعبادة كله جواب ظاهر الرتبة

وقال الشافعي رحمه الله تعالى في المال كانه لو اصاب احد السبب هو العين فاشبهه بتكفير بعد الجرح وتكنا ان
الكفارة لسرة الجناية ولا جناية ههنا واليهين ليست بسبب كانه ما نفعه من فض جلد الجرح
لا مفضل ثم لا يستتر من المسكين لوقوعه صدقة قال ابن حزم على معصية مثله ان لا
يصل ولا يكلم باه او يقتل فلا ينبغي ان يحذف نفسه يكفر من يمينه لقوله عليه السلام من
حلف على يمين رأى غيرها خيرا منها فليأتها بالذي هو خير ثم يكفر عن يمينه كان فيما قلناه
تقويت البر الى جابر وهو الكفارة ولا جابر للعصية في ضدا اذا احاطت كافرت حلفا كذا
لا يكون مظهرا ولا هو اهل الكفارة لانها عبادة ومن حرم على نفسه شيئا مما عساه ان يصير محرما
و عليه ان استباحه كفارة بين قال الشافعي لا كفارة عليه ان تحريم الحلال قبله لم شروع
فلا ينقض به بغير مشروع وهو العين لنا ان اللفظ ينبى عن ثبوت المحرمة وقد امكن اعماله
بثبوت المحرمة بغير ثبوت موجب اليقين فصار اليقين اذ اقلها حرمه قليلا او كثيرا حذفت
وجبت الكفارة وهو المقتضى من استباحة المذكورة لان التقرير اذا ثبت تناول كل جزء منه
ولو قال كل حل على حرام فهو على الطعام الشرعي لا ان ينوى غير ذلك والقياس ان يحذف
كما نزع كانه باشر فعلا صابحا وهو التضرع نحوه وهذا قول زفره وجعله لا يستحق ان المقصود
وهو الذي لا يحصل مع اعتبار العزم اذ اسقطا اعتبارا يصرف الى طعام والشراب
للعرف فانه يستعمل فيما يتناول عادة ولا يتناول المرأة الا بالنية لا سقاط اعتبار العزم
واذا نواها كان ابلاء ولا تصرف اليقين عن المأول والشرع بعبادة كله جواب ظاهر الرتبة

وقال الشافعي رحمه الله تعالى في المال كانه لو اصاب احد السبب هو العين فاشبهه بتكفير بعد الجرح وتكنا ان
الكفارة لسرة الجناية ولا جناية ههنا واليهين ليست بسبب كانه ما نفعه من فض جلد الجرح
لا مفضل ثم لا يستتر من المسكين لوقوعه صدقة قال ابن حزم على معصية مثله ان لا
يصل ولا يكلم باه او يقتل فلا ينبغي ان يحذف نفسه يكفر من يمينه لقوله عليه السلام من
حلف على يمين رأى غيرها خيرا منها فليأتها بالذي هو خير ثم يكفر عن يمينه كان فيما قلناه
تقويت البر الى جابر وهو الكفارة ولا جابر للعصية في ضدا اذا احاطت كافرت حلفا كذا
لا يكون مظهرا ولا هو اهل الكفارة لانها عبادة ومن حرم على نفسه شيئا مما عساه ان يصير محرما
و عليه ان استباحه كفارة بين قال الشافعي لا كفارة عليه ان تحريم الحلال قبله لم شروع
فلا ينقض به بغير مشروع وهو العين لنا ان اللفظ ينبى عن ثبوت المحرمة وقد امكن اعماله
بثبوت المحرمة بغير ثبوت موجب اليقين فصار اليقين اذ اقلها حرمه قليلا او كثيرا حذفت
وجبت الكفارة وهو المقتضى من استباحة المذكورة لان التقرير اذا ثبت تناول كل جزء منه
ولو قال كل حل على حرام فهو على الطعام الشرعي لا ان ينوى غير ذلك والقياس ان يحذف
كما نزع كانه باشر فعلا صابحا وهو التضرع نحوه وهذا قول زفره وجعله لا يستحق ان المقصود
وهو الذي لا يحصل مع اعتبار العزم اذ اسقطا اعتبارا يصرف الى طعام والشراب
للعرف فانه يستعمل فيما يتناول عادة ولا يتناول المرأة الا بالنية لا سقاط اعتبار العزم
واذا نواها كان ابلاء ولا تصرف اليقين عن المأول والشرع بعبادة كله جواب ظاهر الرتبة

197

۱۹۴

بہارِ نبوی کا مختصر لکچر

وَمَشَاهِيرُهُمْ قَالُوا يَهْمُ بِالْإِطْلَاقِ مِنْ غَيْرِ نِيَّةٍ لِقَابَةِ الْأَسْتَعْمَالِ وَعَلَيْهِ لَفْظِي وَكَانَ يُبَيِّنُ فِي قَوْلِهِ

عن ابن عباس عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم

حلال بروی حرام العرفی و اختلافی قوله هر چه بدست است گیرم و بر حرامی که در حدیث است

النية ولا يظهره يجعل طلاقاً من غير نية للعقوبة من ثبوتها مطلقاً فاعلموا لو فاد لقولاً عليه السلام

ان اضر

عن ثمال بن عدي عن علي بن ابي طالب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول ان خلق الدنيا بربط فوجا بشرط فعليه لوفاء بنفسه الى الخلافة
والخلافة لله

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِي الْقُرْبَىٰ وَأَوْرَثْنَاهُ الْيَمِينَ

وكان لعلي بن ابي طالب عليه السلام حفيظة الله جمع منه قال وقال ان فعلت كذا فعلى

بن جابر بن عبد الله بن جابر

حجة او صوم سنة او صدقة مالي ملكه اجزاء من ذلك كفارة يدين هو قول محمد بن واخرج عن النبي

الربيع الثاني

بالوفاء بما سمي ايضا وهذا اذا كان شرا لا يريد كونه لان فيه معنى يبين هو المذموم هو بظاهر

فقلت يا رب العرش العظيم

نذر فیض و جیل الی ای الجہتین شام بخلا اتم ان کان شرطاً پرید کونہ کقولہ ان شفی اللہ

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

عروضي كذا م معني اليمين فيهم النعم وهذا التقصيل هو الصحيح قال من خلقهم قال قال الله

١٧٠

متصلًا بمنزلة فلاحت عليه لقوله عليه السلام من خلف علي بين قال ان شاء الله فقد بر

وہابیہ علیٰ انہم السلام

يَمِينُهُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْرِي لَوْلَا رَبُّهُ أَفْتَرَىٰ

الشيخ أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين
بن أبي عمير

باب إلهين في الدخول والسكنى

من حلت لا يدخل بيتا فدخل القبعة او المسجد او البيعة او الكنيسة لم يغنث لان البيت ما

وغيره من نفساء العرب

عن البيهقي وهذا البقا ما بنيت له لو كان اذا ادخل عليه الاوالة باب الدار المذكورة

[illegible]

وَأَظْلَمُ مَا تَكُونُ عَلَى السَّكَةِ وَقِيلَ إِذَا كَانَ الدَّهْلِيّزُ جَيْثَ لَوَاغِلِ الْبَابِ يَبْقَى دَاخِلًا

[illegible]

وهو مسقط حديث الانبياء فيه عادة اوان خلصه حاشا لان ديني الليتونة فيمن بعض

تولید کنندگان و توزیع کنندگان

الاول وقت فصار كالشئ والصيف وقيل هذا اذا كانت الصفة ذات حائظ اربعة

عليه السلام

3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

وحي المساء جديداً
ثأقلاً التذلل عند
على العرف عند

الحق الحقاني كما
تألفه الحكيم
الحق الحقاني كما
تألفه الحكيم

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

وہابیہ کے خلاف جو کچھ لکھا ہے اس پر غور فرمائیے۔

دستور

وهكذا كانت صفتهم قبل الجواب مجرى على الدلالة رفقوا من حلف يدخل في الدار قبل الدار
 خربة لم يحدث لو حلف لا يدخل هذه الدار قبل الدار بعد ما انهم صارت صخرة حذفت كان
 الدار اسم الله وصلة عند الله على الجرح قال ارملة ودار غامرة وقد شهد اشقاء العوينة
 قال بناء وصف في غير ان الوصف في الحاضر لغو وفي الماضي معتبر لو حلف لا يدخل هذه
 الدار خربت ثم يبيت اخرى قد خلتها في الذكر ان الاسم باق بعد الدار وان جعله
 او حراما او بستانا او بيتا فاذن خرب لم يحدث لانه لم يبق دالا لا على اصل اسم ارض عليه ان اذا دخله
 بعد نهام الحرام واذا بان هذا لا يعود اسم الدار في وان حلف لا يدخل هذه البيت فخله بعد
 ما انهم لم يصبوا لم يحدث لو وان اسم البيت لا يلبس في حتى لو بقيت المحيط او سقط
 السقف يحدث لانه يلبس في السقف صفت في كذا اذا بنى بيتا اخر فخله لم يحدث لان
 الاسم لم يبق بعد الدار **قال** من حلف لا يدخل هذه الدار فوكت على سطح احسن كان سطح
 من الدار لا ترى المعتكف يفسد عتكافه بالخروج الى سطح المسجد قبل في عرفه لا يحدث
قال اذا دخل منزلهما يحدث يجب ان يكون على التفصيل الذي تقدم ان وقف في طاق الباب
 يحدث اذا خلق الباب كان خارجا لم يحدث لان الباب حرام الدار وما فيها فلم يكن خارجا من الدار
قال من حلف لا يدخل هذه الدار وهو في الدار لم يحدث بالقوة حتى يخرج ثم يدخل استسنا او لغيره
 ان يحدث لان اسم الحكم لا يفسد وجه الاستسنان ان الدار لا يفسد له لانه الفصل من الدار
 الى الدار فلو حلف لا يلبس هذه الثوب هو كلبه فزعه في الحال لم يحدث لان الدار حلف لا
 هذه الدار وهو كلبه فزله من ساعته لم يحدث او حلف لا يسكن هذه الدار وهو ساكنها فاحا
 في الدار

في الدار من حلف لا يدخل هذه الدار فوكت على سطح احسن كان سطح
 من الدار لا ترى المعتكف يفسد عتكافه بالخروج الى سطح المسجد قبل في عرفه لا يحدث
قال اذا دخل منزلهما يحدث يجب ان يكون على التفصيل الذي تقدم ان وقف في طاق الباب
 يحدث اذا خلق الباب كان خارجا لم يحدث لان الباب حرام الدار وما فيها فلم يكن خارجا من الدار
قال من حلف لا يدخل هذه الدار وهو في الدار لم يحدث بالقوة حتى يخرج ثم يدخل استسنا او لغيره
 ان يحدث لان اسم الحكم لا يفسد وجه الاستسنان ان الدار لا يفسد له لانه الفصل من الدار
 الى الدار فلو حلف لا يلبس هذه الثوب هو كلبه فزعه في الحال لم يحدث لان الدار حلف لا
 هذه الدار وهو كلبه فزله من ساعته لم يحدث او حلف لا يسكن هذه الدار وهو ساكنها فاحا
 في الدار

في الدار

١٩٨
 لا يخرج من ارضه الا ال جنازة يخرج اليها من حاجة اخرى لم يحنث لان المخرج خرج مستثنى
 والمضى بعد ذلك ليس بخروج ولو حلف لا يخرج الى مكة فخرج يريد هاهنا ثم تبع حذو وجود
 الخروج قصد مكة ولو شرط اذا خرج هو لا تفصل من الداخل الى الخارج ولو حلف لا ياتيها لم
 يحنث يدخلها لانه عبارة عن الوصول قال الله تعالى فأتيا فرعون فقولا له وتو حلف لا يذهب
 اليها قيل هو كالتيان قيل لا يخرج وهو لا يحرم لانه عبارة عن الاوان قال وان حلف
 لياتي مكة لم يحنث لم ياتها حتى مات حدث في خروج من اجزاء حيا ته كان البرق قبل ان يخرج
 ولو حلف لم يات مكة فمات ان استطاع فمات على استطاعة الصحة دون القدرة وفقر في الجامع الصغير
 وقال لا اثم يمرض لم يحنث الساطع لم يحنث امر لا يقد على تيانه فلم يات حنث وان على استطاعة
 القضاء دين فيما بينه وبين الله تعالى وهذا لان حقيقة الاستطاعة فيما يقدر الفصل ويطلق
 الاسم على سلامة الاكاث صحة السبب المتعارف فيه الاطلاق ينصرف الى ما يصح نية الاكل
 وديانة لانه نوى حقيقة كلامه ثم قيل يصح قضاء ايضا لما بينا وقيل لا يصح لانه خلا الظاهر قال من
 حلف لا يخرج امرأته الا باذنه فاذن لها مرة فخرجت ثم خرجت مرة اخرى بنيت فحنث كالحنث
 الاذن في كل خروج لان المستثنى خروج جعفر من بالاذن وما وبله داخل في الظاهر العام لو نوى
 الاذن مرة يصح في ديانة لا قضاء لانه محتمل كلامه لكنه خلاف ظاهره لو قال الا ان اذن
 لك فاذن لها مرة واحدة فخرجت ثم خرجت بعد ما يغير لانه لم يحنث لان هذه كلمة غاية
 فينتهي اليه به كما اذا قال فمات اذن لك ولواردت المرأة الخروج فقال ان خرجت فانت
 طالق فخرجت لم يحنث ولكن لان ان اراد رجل ضرب عبدا فقال له ارحن ضربته

لا يخرج من ارضه الا ال جنازة يخرج اليها من حاجة اخرى لم يحنث لان المخرج خرج مستثنى
 والمضى بعد ذلك ليس بخروج ولو حلف لا يخرج الى مكة فخرج يريد هاهنا ثم تبع حذو وجود
 الخروج قصد مكة ولو شرط اذا خرج هو لا تفصل من الداخل الى الخارج ولو حلف لا ياتيها لم
 يحنث يدخلها لانه عبارة عن الوصول قال الله تعالى فأتيا فرعون فقولا له وتو حلف لا يذهب
 اليها قيل هو كالتيان قيل لا يخرج وهو لا يحرم لانه عبارة عن الاوان قال وان حلف
 لياتي مكة لم يحنث لم ياتها حتى مات حدث في خروج من اجزاء حيا ته كان البرق قبل ان يخرج
 ولو حلف لم يات مكة فمات ان استطاع فمات على استطاعة الصحة دون القدرة وفقر في الجامع الصغير
 وقال لا اثم يمرض لم يحنث الساطع لم يحنث امر لا يقد على تيانه فلم يات حنث وان على استطاعة
 القضاء دين فيما بينه وبين الله تعالى وهذا لان حقيقة الاستطاعة فيما يقدر الفصل ويطلق
 الاسم على سلامة الاكاث صحة السبب المتعارف فيه الاطلاق ينصرف الى ما يصح نية الاكل
 وديانة لانه نوى حقيقة كلامه ثم قيل يصح قضاء ايضا لما بينا وقيل لا يصح لانه خلا الظاهر قال من
 حلف لا يخرج امرأته الا باذنه فاذن لها مرة فخرجت ثم خرجت مرة اخرى بنيت فحنث كالحنث
 الاذن في كل خروج لان المستثنى خروج جعفر من بالاذن وما وبله داخل في الظاهر العام لو نوى
 الاذن مرة يصح في ديانة لا قضاء لانه محتمل كلامه لكنه خلاف ظاهره لو قال الا ان اذن
 لك فاذن لها مرة واحدة فخرجت ثم خرجت بعد ما يغير لانه لم يحنث لان هذه كلمة غاية
 فينتهي اليه به كما اذا قال فمات اذن لك ولواردت المرأة الخروج فقال ان خرجت فانت
 طالق فخرجت لم يحنث ولكن لان ان اراد رجل ضرب عبدا فقال له ارحن ضربته

كتاب
 لا يخرج

لا يخرج

لا يخرج من ارضه الا ال جنازة يخرج اليها من حاجة اخرى لم يحنث لان المخرج خرج مستثنى
 والمضى بعد ذلك ليس بخروج ولو حلف لا يخرج الى مكة فخرج يريد هاهنا ثم تبع حذو وجود
 الخروج قصد مكة ولو شرط اذا خرج هو لا تفصل من الداخل الى الخارج ولو حلف لا ياتيها لم
 يحنث يدخلها لانه عبارة عن الوصول قال الله تعالى فأتيا فرعون فقولا له وتو حلف لا يذهب
 اليها قيل هو كالتيان قيل لا يخرج وهو لا يحرم لانه عبارة عن الاوان قال وان حلف
 لياتي مكة لم يحنث لم ياتها حتى مات حدث في خروج من اجزاء حيا ته كان البرق قبل ان يخرج
 ولو حلف لم يات مكة فمات ان استطاع فمات على استطاعة الصحة دون القدرة وفقر في الجامع الصغير
 وقال لا اثم يمرض لم يحنث الساطع لم يحنث امر لا يقد على تيانه فلم يات حنث وان على استطاعة
 القضاء دين فيما بينه وبين الله تعالى وهذا لان حقيقة الاستطاعة فيما يقدر الفصل ويطلق
 الاسم على سلامة الاكاث صحة السبب المتعارف فيه الاطلاق ينصرف الى ما يصح نية الاكل
 وديانة لانه نوى حقيقة كلامه ثم قيل يصح قضاء ايضا لما بينا وقيل لا يصح لانه خلا الظاهر قال من
 حلف لا يخرج امرأته الا باذنه فاذن لها مرة فخرجت ثم خرجت مرة اخرى بنيت فحنث كالحنث
 الاذن في كل خروج لان المستثنى خروج جعفر من بالاذن وما وبله داخل في الظاهر العام لو نوى
 الاذن مرة يصح في ديانة لا قضاء لانه محتمل كلامه لكنه خلاف ظاهره لو قال الا ان اذن
 لك فاذن لها مرة واحدة فخرجت ثم خرجت بعد ما يغير لانه لم يحنث لان هذه كلمة غاية
 فينتهي اليه به كما اذا قال فمات اذن لك ولواردت المرأة الخروج فقال ان خرجت فانت
 طالق فخرجت لم يحنث ولكن لان ان اراد رجل ضرب عبدا فقال له ارحن ضربته

نعمی کی خدمت میں خیر و نفع اور حقیقتہً باطنی اور روحانی اور اولاد

الذين هم في الفرية والخرجة عرفا وصنبا الايمان عليه وقال الرجل جلس فتفقد عندى
 على الرجلين انهما هما

نقال ان تقدیت تعبیدی خوف خروج فوجی الی منزله و تقدی المحدث کان کارمه خروج
 ۱۳۰۳

مخرج الجواب فينبغي على السؤال فينظر الى لقاء المدح واليه خيالا ما اذا كان قد قيلت
 من الجواب

اليوم كانه قد اذعن حرمنا جواب فيجعل مبتدئا من حلف لا يركب آية فلا ينفر كآية عبيد

ما ذنوبهم مد يولي وغيره مد يولي لم يحسن عناي حنيفة الا انما اذا كان عليه فين مستر

لا يبعث وان نرى لانه كما ملك المولى فيه عند وان كان الدين غير مستغرق اوله يكن

عليه بن لايمحتما لم ينو لان الملك في الملوك لكنه يضاهي للعبد مرفقا ولا شرعا قال
 في قوله العبد

عليه السلام من بام عبدا وله مال فهو للبايع احد عشر فخل لاضافة الى المولى فلا يد من لينة

وقال ابو يوسف في الوجهة التي بحث اذا انوار الاحمال الاضافه وقال محمد بن يحيى بن

وان لم يرد عليه جواب حقيقه المثلث اذ الدين له يجمع وقوعه للسيد عند جميع

بَابُ الْيَمِينِ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ

قال من حفظ كتابا من هذه النسخة فهو على شرف عال انه اضاف اليه من ما لا يوجد في غيره فيصرف

بی مایع و منہ و هو الشولانہ سبب فیصلہ مجازاً عن کل الشرحان لا یعتبر بضعه جدیداً حتی

لا يحسن بالنبيذ والخل واليس المطبوخون حلف لا ياكل من هذه البهيمة طعاما اكله لم يحسن

وكانت احوالهم لا يخل من هذه الرطب من هذه اللبن فصاروا ولبن شديرا لم يحسن لان

صفة البسوة والركوبة داعية إلى اليقين في الله كونه سبحانه في غاية اللين ما نزل فلا يصح لليقين

الهداية

[illegible][illegible][illegible]

الما يقين منه ^{١٢} ، اذا حلف لا يتكلم على الصبي وهذا الشاب فكلمه بعد ما شافه
لان هجرنا لم نسمع الكلام مني عنه فلا يقرب اليه في شيء ولو حلف لا ياكل احد

عند الحمل فاكل بعد ما ار كشا حدث لان حفته الصغرى في هذا ليست بلا عية الى المين
 فان لم تنم عنه كتر امتناعا عن لحم كلبش قال من حلت يا كل يسلم فاكل رطبا لم يحدث
 لا يرضى عن لحم كلبش

كانه ليس بيسر من حلقه كاي اكل طيباً او بيسرا او حلقه كاي اكل طيباً او كاي اكل من بيننا حدث
 انا بكم ان هذا من حلقه

عقلاني حليقة وقال لا يحدث في الرطب كما ليس المذنب كافي البسر بالرطب المذنب لأن الرطب
لمذنب يسمى طباد البسر المذنب يسمى بسرا فصلا كما إذا كان أبيس على لشراء ولما الرطب المذنب

ما يكون في زعمه قليل يسير المذهب على عكسه فيكون أكله أكل اللبنة الرطبة كل واحد مقصود في

الأكل بخلاف الشرع لأنه يصادف الجلة فيتمتع القليل به لكثير ولوحظت لا يشترى رطباً

فالتفتري كباسته يسر فيها رطبك ليحدث لان الشراء يصادف الجملة والمغلوب تا بعولو وكانت
 خورشه انا اكرم
 سنة قرار الكيا سنة ٨

هل اكل يحنث لان الاكل يصادف شيئا من غير ان كان كل منها مقصودا او صار كما ان احاطا بالشيء
 من غير ان يصادف شيئا من غير ان كان كل منها مقصودا او صار كما ان احاطا بالشيء

شعير أو لا يأكله ناشترى حطاة فيها كحبات شعير وكلها يحنث في الأكل دون الشراء

لَمَّا قَالُوا لَوْلَا جَاءَ الْحَمَامُ الْبَحْرَ لَا يَحْتَضِرُ الْوَقْعَةُ وَاقْعَامُهَا مِنْ أَنْ يَحْتَضِرَ لَا يَحْتَضِرُ

يُشِيءُ لِحَاظِ الْقُرْآنِ وَجْهَ الْاِسْتِغْنَاءِ عَنْ التَّكْنِيَةِ بِجَوَازِهَا لِأَنَّ الْعَمَلَ مُنْقَضًا مِنَ الْكَلَامِ

لا دَمَ فِيهِ لَسْكُونُهُ فِي الْمَاءِ هَلْ يَأْكُلُ خَزِيرًا وَالْحِمَّ أَنْشَأَ مِنْ دَمِهِ لَحْمٌ حَقِيقِي كَلَامُهُ
 ۱۸۱

حرام واليهين قد يعقد المنعم من الحرام وكذا كل كبر او كرشا لا نه لم حقيقة فان

نمونه من الدم ويستعمل استعمال الحمر قبل في عرفنا لا يحسنه لانه لا يعدد لحما

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

لا تترك في ذلك ما ينظر الى جوارحه، السبعين قد تغدوا، والحمد لله رب العالمين

المجلة

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَلَمًا لَّيِّنًا

۱۶۲

انصاف
نہایت
مقام

پیش
کے
تعمیر

[illegible]

ما يشوي من مريض وغيره المكان الحقيقة وان حلف لا ياكل الطيب فهو على ما يطير من اللحم هذا
استحسان اعتبار العرف هذا لان التعميم معتد فخص الى خاص هو متعارف هو اللحم
المطبوخ بالماء الا اذا نوى غير ذلك كان فيه تشديدا وان اكل من مرقه يحنث لما فيه من
اجزاء اللحم كما يسمى طيبا ومن حلف لا ياكل لروث فحينئذ على ما يكبس في التلثاء ويبيع
في المصرو يقال يكبس وفي الجامع الصغير ولو حلف لا ياكل راسا فهو على و من لبقرو
الغنم عند ابي حنيفة وقال ابو يوسف محمد على الغنم خاصة وهذا اختلاف عصر وزمان
لان العرف في زمانهم اوفى منهما في الغنم خاصة وفي زماننا يفتى على حسبه لاداة كما
هو المذكور في المختصر قال وان حلف لا ياكل فالكهة فاكل غنبا او رمانا او رطبا او قثاء
او خيا لم يحنث وان اكل قثا او رطبا او مشمشا حنث هذا عند ابي حنيفة وقال
ابو يوسف محمد حنث في العذب الرطب الرومان ايضا والاصل ان الفاكهة اسم لما
يتكفه به قبل الطعام وبعد اى يقع به زياده على المعتاد والرطب اليابس فيه سواء
بعد ان يكون التكه به معتاد احتى لا يحنث بيبايس الطيب وهذا المعنى موجود في التفاح
واخواته فيحنث بها وغير موجود في القثاء والخيار لانها من البقول يباعوا كلها فلا يحنث
بها واما العذب والرطب الرومان فهما يقولان ان معنى التكه موجود فيها فانهما
اعز الفواكه والتعم بهما ينفق التعم بغيرها او بحنيفة ر يقولان هذه الاشياء مما
يعد في بها اولى لى بها فاجب قصور في معنى التكه فلا يستعمل في حاجة البقاء
لانه كان اليابس منها من التوابل ومن لا يحنث قال ولو حلف لا ياكل ثم فكل على اصطناعه

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

في الكرم وهي مستعمل لولها في حديثها الكرم اجامه في حديث المصير الى الجوز وان كان متغيرا

وان حدث يشرب من ماء وجلة فشر به من انما حدث لانه بعد الاقراون فهو منسوب اليه
هو السوط فصار كما اذا اشرب من ماء نهر ياخذ من وجلة ومن قال ان لم اشرب الماء الا

في هذه الايام اليوم فامر ان طابق وليس في الكرم ماء لم يحدث فان كان في ذلك قبل السيل

لم يحدث وهذه عند أبي حنيفة ومحمد وقال ابو يوسف يحدث في ذلك كله وهو اذا حف
اليوم وعلى هذه المظان اذا كانت اليدين بالله تعالى فاصله ان من شرط انعقاد اليدين بقائه

التصور عند هؤلاء كما في يوسف لان اليدين انما انعقد للبر فلا بد من تصور البر ليكن
ايضا به ولكن انه امكن القول بان انعقاد موجبا للبر على وجوبه في حق المظن وهو الكرم

فلما لا بد من التصق الاصل ليس بعد في حق المظن لانه لا ينعقد لغوس موجبا للنعكازة لو كان

اليدين مطابقة ففي الوجه الاول لا يحدث عندنا في يوسف يحدث في الحال في الوجه

الثاني يحدث في قوله جميعا فابو يوسف يفرق بين المطلق والوقت وجه الفرق

ان العاقبة للتوسعة فلا يجب الفعل الا في اخر الوقت فلا يحدث قبله وفي

المطلق يجب البر كما في غيره وقد عجز يحدث في الحال وهو اوقاينها ووجه الفرق ان

المطلق يجب البر كما في غيره فلو اذات البر فوات ما عقد عليه اليدين يحدث في

يمينه كما اذا كانت الحائض والماء باقي اصاب الوقت يجب البر في الجزء الاخير من

الوقت وعند ذلك ابقى عليه البر اعدم التصور فلا يجب البر فيه وتبطل اليدين

كما اذا اعتقد ابتداء في هذا الحالة قال ان من حدث يصعد النساء

في الكرم وهي مستعمل لولها في حديثها الكرم اجامه في حديث المصير الى الجوز وان كان متغيرا
وان حدث يشرب من ماء وجلة فشر به من انما حدث لانه بعد الاقراون فهو منسوب اليه
هو السوط فصار كما اذا اشرب من ماء نهر ياخذ من وجلة ومن قال ان لم اشرب الماء الا
في هذه الايام اليوم فامر ان طابق وليس في الكرم ماء لم يحدث فان كان في ذلك قبل السيل
لم يحدث وهذه عند أبي حنيفة ومحمد وقال ابو يوسف يحدث في ذلك كله وهو اذا حف
اليوم وعلى هذه المظان اذا كانت اليدين بالله تعالى فاصله ان من شرط انعقاد اليدين بقائه
التصور عند هؤلاء كما في يوسف لان اليدين انما انعقد للبر فلا بد من تصور البر ليكن
ايضا به ولكن انه امكن القول بان انعقاد موجبا للبر على وجوبه في حق المظن وهو الكرم
فلما لا بد من التصق الاصل ليس بعد في حق المظن لانه لا ينعقد لغوس موجبا للنعكازة لو كان
اليدين مطابقة ففي الوجه الاول لا يحدث عندنا في يوسف يحدث في الحال في الوجه
الثاني يحدث في قوله جميعا فابو يوسف يفرق بين المطلق والوقت وجه الفرق
ان العاقبة للتوسعة فلا يجب الفعل الا في اخر الوقت فلا يحدث قبله وفي
المطلق يجب البر كما في غيره وقد عجز يحدث في الحال وهو اوقاينها ووجه الفرق ان
المطلق يجب البر كما في غيره فلو اذات البر فوات ما عقد عليه اليدين يحدث في
يمينه كما اذا كانت الحائض والماء باقي اصاب الوقت يجب البر في الجزء الاخير من
الوقت وعند ذلك ابقى عليه البر اعدم التصور فلا يجب البر فيه وتبطل اليدين
كما اذا اعتقد ابتداء في هذا الحالة قال ان من حدث يصعد النساء

بَابُ الْيَمِينِ فِي الْكَلَامِ

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

فقر القران في صلاته لا يحسنه وان قهر في غير صلاته حدث وظكى هذا التفسير والتهيل
والكيد وفي القياس يحسن فيه وهو قول الشافعي لانه كلام حقيقة واكتانه في الصلوة
ليس بكلام عرفا ولا شرا عا قال عليه السلام ان صلاتنا هذه لا يصلح فيها شيء من كلام الناس
وقيل في عرفنا لا يحسن في غير الصلوة ايضا لانه لا يسمى مستطاعا بل قالنا ومستطاعا ووقال يوم
الحكم فلانا فامرأة طالق فهو على الليل والنهار كان اسم اليوم اذ قرن بفعل لا يمتد يراد به
مطلق الوقت قال الله تعالى ومن يولهم يومئذ دبره والكلام لا يمتد ان من انما خاصة
وقيل في القضاء لانه مستعمل في قضاء عن ابى يوسف انه لا يدان في القضاء لانه محال المتعار
ولو قال ليلة الحكم فلانا فهو على الليل خاصة لانه حقيقة في سواد الليل كالنهار للبيان
خاصة وما جاء استعماله في مطلق الوقت لوقال ان كلمه فلانا لان يقدم فلان او قال
حتى يقدم فلان او قال لان ياذن فلان او حتى ياذن فلان فامرأة طالق فكله قبل القضاء
ولا ذن حنيفة ولو كمل بعد القضاء وكان لم يحسن لانه غايته ما بين باقية قبل الغاية ومنتهى
بعينها فلا يحسن بالكلام بعد انتهاء اليمين ان مات فلان سقطت اليمين خلافا لابي يوسف
لان المنوع عنه كلام ينتهي بالاذن القدر وهو يبق بعد الموت متصور الوجود فسقطت
اليمين وعن التصور ليس بشروط فعند سقوط الغاية يتأبد اليمين من حلف لا يكمل عبد
فلان ولم ينو عبد ابعينه او امرأة فلان او صديق فلان فباع فلان عبدا او ابنته
او امرأته او صديق فله فكلهم لم يحسن لانه عقد عليه على فعل واقتر في فعل
مضاي الى فلان اما اضافة ملك او اضافة نسبة ولم يوجد فلا يحسن قال
في غير ذلك

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

كتاب التبيين
سقا العين
الانف معقود
المرحوم خواجه
محمد طاهر
بسم الله
فصل في
تبيين معقود
الانف
١٢

[illegible]

[illegible]

جہان
کتاب الايمان

الاستاذ المحترم
الراعي العام
لشؤون المدن

الحمد لله الذي جعلنا من هذه
الكتاب

تلازم و تقریر
تلازم بل بیان
تلازم بل بیان

مجلسین تعلیم و ترقی

[illegible]

باب اليقين في العتق والطلاق

ومن قال لامرأة اذا اولدت ولما قامت طالق فولدت له ميتا طلقته كذلك اذا قال
لا ميتة اذا اولدت ولما قامت حرة كان المومنون مملوكين فيكون له حقيقة ويسمى في العرف
ويعتبر ولدا في الشرع حتى تقضى به العدل والدلم بعد نفاس امه ولد لا يفتحق الشرط
وهو كادة الولد لو قال اذا اولدت ولدك فهو حر فولدت له ميتة ماتم اخرا عتق المحرم
عند ابي حنيفة وقال لا يعتق واحد منهما لان الشرط قد تحقق بولادة الميت على
ما بيننا فيفضل اليقين كالجزء لان الميت ليس بحل للحرية وهي الجزاء ولا يحنيفة انه
مطلق اسم الولد مقيد بوصف الحيوة لانه قصد ثبات الحرية جزاء وهي قوة حكمة
تظهر في دفع تسلط الغير ولا تثبت في الميت فيتقيد بوصف حيوة فصحا كما اذا قال فاولدت
ولدا حيا بخلاف جزاء الطلاق وحرية الامه لانه لا يصح مقيدا اذا قال ول عبد اشتريه فهو
حر فاشترى عبدا هتق لان الاول اسم لفرح سابق فان اشترى عبدين معا ثم اخلا يفتحق
منهم كنفالهم التفرغ في الاولين السبق في الثالث فانه من الاوليتان قال اول عبد
اشترته حرة فهو حر عتق الثالث لانه يولد به بالتفرغ في حالة الشراء لان وحده الحال لغة
والثالث سابق في هذا الوصف وان قال خر عبد اشتريه فهو حر فاشترى عبدا وفات لم
يعتق ١٣ اي التفرغ في الشراء ١٤
يعتق لان الاخر فرح لاحق ولا سابق له فلا يكون لاحقا ولو اشترى عبدا ثم مات هتق
الاخر لانه فرح لاحق فاقصت بالآخرية ويعتق يوم اشتراه عند ابي حنيفة رة حتى يعتق
من جميع المال وقال لا يعتق يوم مات حتى يعتق من الثلث لان الاخرية لا تثبت

من قال لامرأة اذا اولدت ولما قامت طالق فولدت له ميتا طلقته كذلك اذا قال لا ميتة اذا اولدت ولما قامت حرة كان المومنون مملوكين فيكون له حقيقة ويسمى في العرف ويعتبر ولدا في الشرع حتى تقضى به العدل والدلم بعد نفاس امه ولد لا يفتحق الشرط وهو كادة الولد لو قال اذا اولدت ولدك فهو حر فولدت له ميتة ماتم اخرا عتق المحرم عند ابي حنيفة وقال لا يعتق واحد منهما لان الشرط قد تحقق بولادة الميت على ما بيننا فيفضل اليقين كالجزء لان الميت ليس بحل للحرية وهي الجزاء ولا يحنيفة انه مطلق اسم الولد مقيد بوصف الحيوة لانه قصد ثبات الحرية جزاء وهي قوة حكمة تظهر في دفع تسلط الغير ولا تثبت في الميت فيتقيد بوصف حيوة فصحا كما اذا قال فاولدت ولدا حيا بخلاف جزاء الطلاق وحرية الامه لانه لا يصح مقيدا اذا قال ول عبد اشتريه فهو حر فاشترى عبدا هتق لان الاول اسم لفرح سابق فان اشترى عبدين معا ثم اخلا يفتحق منهم كنفالهم التفرغ في الاولين السبق في الثالث فانه من الاوليتان قال اول عبد اشترته حرة فهو حر عتق الثالث لانه يولد به بالتفرغ في حالة الشراء لان وحده الحال لغة والثالث سابق في هذا الوصف وان قال خر عبد اشتريه فهو حر فاشترى عبدا وفات لم يعتق ١٣ اي التفرغ في الشراء ١٤ يعتق لان الاخر فرح لاحق ولا سابق له فلا يكون لاحقا ولو اشترى عبدا ثم مات هتق الاخر لانه فرح لاحق فاقصت بالآخرية ويعتق يوم اشتراه عند ابي حنيفة رة حتى يعتق من جميع المال وقال لا يعتق يوم مات حتى يعتق من الثلث لان الاخرية لا تثبت

من قال لامرأة اذا اولدت ولما قامت طالق فولدت له ميتا طلقته كذلك اذا قال لا ميتة اذا اولدت ولما قامت حرة كان المومنون مملوكين فيكون له حقيقة ويسمى في العرف ويعتبر ولدا في الشرع حتى تقضى به العدل والدلم بعد نفاس امه ولد لا يفتحق الشرط وهو كادة الولد لو قال اذا اولدت ولدك فهو حر فولدت له ميتة ماتم اخرا عتق المحرم عند ابي حنيفة وقال لا يعتق واحد منهما لان الشرط قد تحقق بولادة الميت على ما بيننا فيفضل اليقين كالجزء لان الميت ليس بحل للحرية وهي الجزاء ولا يحنيفة انه مطلق اسم الولد مقيد بوصف الحيوة لانه قصد ثبات الحرية جزاء وهي قوة حكمة تظهر في دفع تسلط الغير ولا تثبت في الميت فيتقيد بوصف حيوة فصحا كما اذا قال فاولدت ولدا حيا بخلاف جزاء الطلاق وحرية الامه لانه لا يصح مقيدا اذا قال ول عبد اشتريه فهو حر فاشترى عبدا هتق لان الاول اسم لفرح سابق فان اشترى عبدين معا ثم اخلا يفتحق منهم كنفالهم التفرغ في الاولين السبق في الثالث فانه من الاوليتان قال اول عبد اشترته حرة فهو حر عتق الثالث لانه يولد به بالتفرغ في حالة الشراء لان وحده الحال لغة والثالث سابق في هذا الوصف وان قال خر عبد اشتريه فهو حر فاشترى عبدا وفات لم يعتق ١٣ اي التفرغ في الشراء ١٤ يعتق لان الاخر فرح لاحق ولا سابق له فلا يكون لاحقا ولو اشترى عبدا ثم مات هتق الاخر لانه فرح لاحق فاقصت بالآخرية ويعتق يوم اشتراه عند ابي حنيفة رة حتى يعتق من جميع المال وقال لا يعتق يوم مات حتى يعتق من الثلث لان الاخرية لا تثبت

ففسري جارية كانت في ملكه عتقت لان اليمن انقضت في حقها المصادقة الملك وهذا لان الجارية منكرة في هذه الشرط فيتناول كل جارية على الافراد وان اشترى جارية ففسرها لم يفتق بهذه اليمن خلافا لوفره فانه يقول لتسري لا يعمم في الملك فكان ذكر الملك خصا كما اذا قال لا جنسية ان طلقته فصدى حريصير الزوج من كونه وان الملك يصير من كونه ضرورة صحة التسري وهو شرط فينقل بقتله فلا يظهر في حق صحة الجرم وهو الحرية وفي مسألة الطلاق انما يظهر في حق الشرط دون الجواز حتى لو قال لها ان طلقته فانت طالق ثلثا فنزوها وطلقة لا تطلق ثلثا فهذه وزان مسائلتنا ومن قال كل مولود على حريته يفتق امهات او اداة ومدبره وعبيده لوجود الاضافة المطلقة في هؤلاء اذ الملك ثابت فيهم رقبة ويلا ولا يفتق مكاتبوه الا ان ينويهم لان الملك غير ثابت يلا ولهؤلاء الاملاك كساره ولا يهل له وطى المكاتبه بخلاف ام الولد والمذبرة فاختلت الاضافة فلا بد من النية ومن قال لنسوة له هذه طالق او هذه وهذه طلقت الاخيرة وله الخيار في الاولين لان كلمة او لا تثبت احد المذكورين وقد دخلها بين الاوليين ثم عطف الثالثة على المطلقة لان العطف للمشاركة في الحكم فخص بمجمله فصار كما اذا قال احد لكما طالق وهذه وكلنا اذا قال لعبيدة هذه حر او هذه وهذا حق الاخير وله الخيار في الاولين لما بينا

باب اليمن في البيع والشراء والتزوج وغير ذلك

ومن خلف لا يبيع ولا يشتري او لا يواجر فكل من فعل ذلك لم يجز

ففسري جارية كانت في ملكه عتقت لان اليمن انقضت في حقها المصادقة الملك وهذا لان الجارية منكرة في هذه الشرط فيتناول كل جارية على الافراد وان اشترى جارية ففسرها لم يفتق بهذه اليمن خلافا لوفره فانه يقول لتسري لا يعمم في الملك فكان ذكر الملك خصا كما اذا قال لا جنسية ان طلقته فصدى حريصير الزوج من كونه وان الملك يصير من كونه ضرورة صحة التسري وهو شرط فينقل بقتله فلا يظهر في حق صحة الجرم وهو الحرية وفي مسألة الطلاق انما يظهر في حق الشرط دون الجواز حتى لو قال لها ان طلقته فانت طالق ثلثا فنزوها وطلقة لا تطلق ثلثا فهذه وزان مسائلتنا ومن قال كل مولود على حريته يفتق امهات او اداة ومدبره وعبيده لوجود الاضافة المطلقة في هؤلاء اذ الملك ثابت فيهم رقبة ويلا ولا يفتق مكاتبوه الا ان ينويهم لان الملك غير ثابت يلا ولهؤلاء الاملاك كساره ولا يهل له وطى المكاتبه بخلاف ام الولد والمذبرة فاختلت الاضافة فلا بد من النية ومن قال لنسوة له هذه طالق او هذه وهذه طلقت الاخيرة وله الخيار في الاولين لان كلمة او لا تثبت احد المذكورين وقد دخلها بين الاوليين ثم عطف الثالثة على المطلقة لان العطف للمشاركة في الحكم فخص بمجمله فصار كما اذا قال احد لكما طالق وهذه وكلنا اذا قال لعبيدة هذه حر او هذه وهذا حق الاخير وله الخيار في الاولين لما بينا

ففسري جارية كانت في ملكه عتقت لان اليمن انقضت في حقها المصادقة الملك وهذا لان الجارية منكرة في هذه الشرط فيتناول كل جارية على الافراد وان اشترى جارية ففسرها لم يفتق بهذه اليمن خلافا لوفره فانه يقول لتسري لا يعمم في الملك فكان ذكر الملك خصا كما اذا قال لا جنسية ان طلقته فصدى حريصير الزوج من كونه وان الملك يصير من كونه ضرورة صحة التسري وهو شرط فينقل بقتله فلا يظهر في حق صحة الجرم وهو الحرية وفي مسألة الطلاق انما يظهر في حق الشرط دون الجواز حتى لو قال لها ان طلقته فانت طالق ثلثا فنزوها وطلقة لا تطلق ثلثا فهذه وزان مسائلتنا ومن قال كل مولود على حريته يفتق امهات او اداة ومدبره وعبيده لوجود الاضافة المطلقة في هؤلاء اذ الملك ثابت فيهم رقبة ويلا ولا يفتق مكاتبوه الا ان ينويهم لان الملك غير ثابت يلا ولهؤلاء الاملاك كساره ولا يهل له وطى المكاتبه بخلاف ام الولد والمذبرة فاختلت الاضافة فلا بد من النية ومن قال لنسوة له هذه طالق او هذه وهذه طلقت الاخيرة وله الخيار في الاولين لان كلمة او لا تثبت احد المذكورين وقد دخلها بين الاوليين ثم عطف الثالثة على المطلقة لان العطف للمشاركة في الحكم فخص بمجمله فصار كما اذا قال احد لكما طالق وهذه وكلنا اذا قال لعبيدة هذه حر او هذه وهذا حق الاخير وله الخيار في الاولين لما بينا

٢١٢
لأن العقد من العاقد حتى كانت الحقوق عليه له لو كان العاقد هو الخالف بحيث
يمينه فلم يوجد ما هو الشرط وهو العقد من الأمر إنما الثابت لإحكام العقد لأن يتوى ذلك
كان فيه تشديد أو يكون الخالف أسطناً لا يتولى العقد بنفسه لأنه يمين نفسه عما
يعتاده ومن حلف لا يزوج أو لا يطلق أو لا يفتق أو لا يبيع أو لا يشتري أو لا يملك أو لا يملك
ومعبر وله لا يصفه إلى نفسه بل لا الأمر حتى العقد تؤول إلى الأمر لا يقال عند
أن لا تكلم به لم يدين في القضاء خاصة سننيد إلى المعنى المرق الشاع الله تعالى ولو حلف
لا يضرب مبدلاً ولا يخرج شاة فامر فيه فعل بحيث في يمينه لأن المالك له ولاية ضرب
عبد أو يخرج شاة فيملك وليته غيره ثم منفعة لجهة الأمر فيجعل هو صاحب الأمر لا حقوق له
ترجم إلى الأمر لو قال عليك أن لا أدلى ذلك بنفسى فإن في القضاء فجاء ما تقدم من
الطلاق وغيره وصح أن لا يطلق ليس له كلام يفضى إلى وقوع الطلاق عليها فلا مرد له ذلك
مثل الكلام لا يفتق ينظره فإذا نوى الحكم به فقد نوى الخصم في العام فدين بآية لا قضاء ما لا مانع
والضرب فعل حتى يغير بآية أو النسبة إلى الأمر بالتسبيح إذا نوى الفعل بنفسه فقد نوى الحقيقة
فيصدق ديانة وقضاء ومن حلف لا يضرب لدا فامر أن يضرب لم يحدث في يمينه لأن منفعة
ضرب الولد عائد إليه هو التاديب التثقف فلم ينسب إلى الأمر بخلاف الأمر بضرب العبد
لأن منفعة لا يمتد بآية فيضاف الفعل إليه من قال لغيره أن يعتك هذا الثوب
فامر أن يطلق فالبشر المحلوف عليه ثوبه في ثياب الخالف فباعه ولم يعلم لم يحدث لأن
حرف اللام دخل على اليمين فيقتضى اختصاصه به ذلك بأن يفعله بأمرة إذا لم يعم بجري

اليمين على ما هو الشرط وهو العقد من الأمر إنما الثابت لإحكام العقد لأن يتوى ذلك
كان فيه تشديد أو يكون الخالف أسطناً لا يتولى العقد بنفسه لأنه يمين نفسه عما
يعتاده ومن حلف لا يزوج أو لا يطلق أو لا يفتق أو لا يبيع أو لا يشتري أو لا يملك أو لا يملك
ومعبر وله لا يصفه إلى نفسه بل لا الأمر حتى العقد تؤول إلى الأمر لا يقال عند
أن لا تكلم به لم يدين في القضاء خاصة سننيد إلى المعنى المرق الشاع الله تعالى ولو حلف
لا يضرب مبدلاً ولا يخرج شاة فامر فيه فعل بحيث في يمينه لأن المالك له ولاية ضرب
عبد أو يخرج شاة فيملك وليته غيره ثم منفعة لجهة الأمر فيجعل هو صاحب الأمر لا حقوق له
ترجم إلى الأمر لو قال عليك أن لا أدلى ذلك بنفسى فإن في القضاء فجاء ما تقدم من
الطلاق وغيره وصح أن لا يطلق ليس له كلام يفضى إلى وقوع الطلاق عليها فلا مرد له ذلك
مثل الكلام لا يفتق ينظره فإذا نوى الحكم به فقد نوى الخصم في العام فدين بآية لا قضاء ما لا مانع
والضرب فعل حتى يغير بآية أو النسبة إلى الأمر بالتسبيح إذا نوى الفعل بنفسه فقد نوى الحقيقة
فيصدق ديانة وقضاء ومن حلف لا يضرب لدا فامر أن يضرب لم يحدث في يمينه لأن منفعة
ضرب الولد عائد إليه هو التاديب التثقف فلم ينسب إلى الأمر بخلاف الأمر بضرب العبد
لأن منفعة لا يمتد بآية فيضاف الفعل إليه من قال لغيره أن يعتك هذا الثوب
فامر أن يطلق فالبشر المحلوف عليه ثوبه في ثياب الخالف فباعه ولم يعلم لم يحدث لأن
حرف اللام دخل على اليمين فيقتضى اختصاصه به ذلك بأن يفعله بأمرة إذا لم يعم بجري

اليمين على ما هو الشرط وهو العقد من الأمر إنما الثابت لإحكام العقد لأن يتوى ذلك
كان فيه تشديد أو يكون الخالف أسطناً لا يتولى العقد بنفسه لأنه يمين نفسه عما
يعتاده ومن حلف لا يزوج أو لا يطلق أو لا يفتق أو لا يبيع أو لا يشتري أو لا يملك أو لا يملك
ومعبر وله لا يصفه إلى نفسه بل لا الأمر حتى العقد تؤول إلى الأمر لا يقال عند
أن لا تكلم به لم يدين في القضاء خاصة سننيد إلى المعنى المرق الشاع الله تعالى ولو حلف
لا يضرب مبدلاً ولا يخرج شاة فامر فيه فعل بحيث في يمينه لأن المالك له ولاية ضرب
عبد أو يخرج شاة فيملك وليته غيره ثم منفعة لجهة الأمر فيجعل هو صاحب الأمر لا حقوق له
ترجم إلى الأمر لو قال عليك أن لا أدلى ذلك بنفسى فإن في القضاء فجاء ما تقدم من
الطلاق وغيره وصح أن لا يطلق ليس له كلام يفضى إلى وقوع الطلاق عليها فلا مرد له ذلك
مثل الكلام لا يفتق ينظره فإذا نوى الحكم به فقد نوى الخصم في العام فدين بآية لا قضاء ما لا مانع
والضرب فعل حتى يغير بآية أو النسبة إلى الأمر بالتسبيح إذا نوى الفعل بنفسه فقد نوى الحقيقة
فيصدق ديانة وقضاء ومن حلف لا يضرب لدا فامر أن يضرب لم يحدث في يمينه لأن منفعة
ضرب الولد عائد إليه هو التاديب التثقف فلم ينسب إلى الأمر بخلاف الأمر بضرب العبد
لأن منفعة لا يمتد بآية فيضاف الفعل إليه من قال لغيره أن يعتك هذا الثوب
فامر أن يطلق فالبشر المحلوف عليه ثوبه في ثياب الخالف فباعه ولم يعلم لم يحدث لأن
حرف اللام دخل على اليمين فيقتضى اختصاصه به ذلك بأن يفعله بأمرة إذا لم يعم بجري

موا انكروا بان يجهده في نفس السلب العلم فزعموا قال ابن جرير صدق كان بنو نصر انشاء الله في القدر الذي يقتضيه الحال من عدل ليس في

صفتی من النکر و قال اعلم ان اول ما خلق الله من نور الخلق هو نور محمد بن عبد الله بن عبد المطلب

دولت اسلامیہ

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

٢١٣
 لا كونه التزاما ليس بقرينة واجبة ولا مقصودة في الأصل ومنه صبيها ما قرع من على ذلك
 الناس تعارفوا بالحب والعرفان واللفظ فصار كما اذا قال على يا ابا البيت ماشيا فيكون
 ماشيا وان شاعرك حب اوراق دما وقرعة كذا في الناسك ولو قال على الخروج او ان انا
 الى بيت الله تعالى فلا شيء علي ان التزم الحرج والعرفان بهذا اللفظ غير معارف ولو قال على
 المشي الى الحرم او الى اصفاء والمروة فلا شيء عليه هلا عنك في حيفة وقال ابو يوسف
 في قوله على المشي الى الحرم حجة او عمره ولو قال الى المسجد الحرام فهو على هذا لا خلافه ان الحرم
 شامل على البيت بالاقصا لانه المسجد الحرام شامل على البيت فضا ذكره كذا في غير ذلك الصفا
 والمروة لانها منفصلة عنه لانه ان التزم الاحرام بهذا العبارة غير معارف لا يمكن ايجابه لغيره
 حقيقة اللفظ فامتنع اصله من قال عبيد خزان لم احج العالم فقال حججه فثبت شاهدان
 على انه ضحى العام بالكوعة لم يعق عبيد وهذا عندنا في حيفة وابي يوسف وقال عبيد يعق لان
 شهادة قامت على امر معلوم وهو التضيعة من ضرورته انتفاء الحرج فيحقق الشرط وكلها انما
 على انفي لان المقصود منها انفي الحرج لا اثبات التضيعة لانه لا مطالب لها فصار كما اذا شهد ان
 غاية الامران هذا انفي مما يحيط علم الشاهد به لكنه لا يتميز بين فني ونفي تيسيرا ومن حلف بصوم
 فنوى الصوم وصام ساعة ثم افطر من يومه صحت لوجوه الشرط اذا الصوم هو الامساك
 عن المفطرات على قصد الاقرب ولو حلف لا يصوم يوما او صوما فصام ساعة ثم افطره
 لانه يراد به الصوم التام لم يتبدشع او ذلك بانها تامة الى اخر اليوم واليوم صريح في تقديره
 به لو حلف لا يصلي فقام وقروا ركع لم يحسب ذلك ولو سجد من ذلك ثم قطع حنث والقياس

[illegible]

عن الاول ولو حلت لاجل من على الارض لم يسلطوا وحدهم يحدث لانه لا يسلطوا على الارض
بجمله اذا حال بينه وبين الارض لانه لا يسلطوا عليه فلا يحدثوا ولا وان حلفوا على سري
فجلس على سري فوقع بساطا وحدهم حدث لانه بعد جالساً عليه الجالس على سري في الحانة
لكن لا يختلف ما اذا جعل فقه سري اخر لانه مثل الاول فقطم النسبة عنه

باب اليمين في القتل والضرب وغيره

ومن قال ان ضربتك فبدي حرفه على الحية لان الضرب اسم لفعل ولم يتصل بالبدن والاول لا يلزم
لا يتحقق في اليمين من غير ان يضع يده على يمينه في قول له لعمركه وكن لك الكسوة لانه مراد به
القبيلك عند الادلاء ومنها الكسوة في الكفارة وهو من الميت لا يتحقق الا ان يرضى به
المستود قبل ان يهلكه ثم ينصرف الى اللبس لان الكلام والدخول لان المقصود من كلامه ان يرضى
والخوفين في المراءى من الدخول عليه بما فيه وقيل لا بد من براءه وقيل لا بد من براءه
ان غسلتك فبدي حرفه بعد ما مات يحدث لان الغسل هو الاسالة ومعه
التطهير ويتحقق ذلك في الميت من حدث لا يضرب مرأته فذ شعرا او خفرا او خفرا
حدث كذا اسم لفعل ولم يرد وقد تحقق لا يلزم وقيل لا يحدث في حال الملاعبة لانه يسمى
ما زحمة لا ضربا ومن قال ان لم اقتل فلانا مرأته طالق وفلان ميت وهو علم به حدث
لانه عقد بينه على حياة فلان ثلثا الله تعالى نية هو ميتة فبني عقد ثم يحدث الخلع العادة
وان لم يعلم لا يحدث لانه عقد بينه على حياة كانت فيه كالمصير في المسألة
الكوز على الاختلاف وليس في تلك المسألة تفصيل العلم هو الصحيح

من قال ان ضربتك فبدي حرفه على الحية لان الضرب اسم لفعل ولم يتصل بالبدن والاول لا يلزم
لا يتحقق في اليمين من غير ان يضع يده على يمينه في قول له لعمركه وكن لك الكسوة لانه مراد به
القبيلك عند الادلاء ومنها الكسوة في الكفارة وهو من الميت لا يتحقق الا ان يرضى به
المستود قبل ان يهلكه ثم ينصرف الى اللبس لان الكلام والدخول لان المقصود من كلامه ان يرضى
والخوفين في المراءى من الدخول عليه بما فيه وقيل لا بد من براءه وقيل لا بد من براءه
ان غسلتك فبدي حرفه بعد ما مات يحدث لان الغسل هو الاسالة ومعه
التطهير ويتحقق ذلك في الميت من حدث لا يضرب مرأته فذ شعرا او خفرا او خفرا
حدث كذا اسم لفعل ولم يرد وقد تحقق لا يلزم وقيل لا يحدث في حال الملاعبة لانه يسمى
ما زحمة لا ضربا ومن قال ان لم اقتل فلانا مرأته طالق وفلان ميت وهو علم به حدث
لانه عقد بينه على حياة فلان ثلثا الله تعالى نية هو ميتة فبني عقد ثم يحدث الخلع العادة
وان لم يعلم لا يحدث لانه عقد بينه على حياة كانت فيه كالمصير في المسألة
الكوز على الاختلاف وليس في تلك المسألة تفصيل العلم هو الصحيح

تغزو به العباد والاعمال ليست اصلية فيه بدليل شريعه في حق الكافر قال الزناو ثبت

[illegible]

بالبينة والافواه والمراد بثبوت محمل كلامه ان البينة دليل ظاهر وان الاقرار ان الصدق في
مخرج لا سيما فيما يتعلق بثبوت مخرجه ومعرفة الوصول الى العلم القطعي متعين فيكفي بالظاهر
قال فالبينة ان تشهدا ربعة من اهل البيت على رجل وامرأة بالراء لقوله تعالى فاستشهدا عليهن
اربعة منكم قال الله تعالى لم يأتوا بربعة تشهدا هو قال عليه السلام للذي قد فلا مرأت
ايث بربعة يشهدون هل صدق مقالته وكان في اشتراط الاربعة يتحقق معنى لسترو وقول
منه بانيه كاشاعة عندنا واذ اشهدا يسألهم الامام عن الزناء فهو كيف هو اوين في وقت
في وحين في كان النبي عليه السلام استفسر عن الكيفية وعن لمزينة وكان الاحتياط
في ذلك احكي نه ساءه غما لفضل في الفرج عناه اوزني في الخوراك في المتقدم من الزمان
شبهة لا يعرفها هو والشهوك في جارية لابن فيستقص في ذلك احتياكا للاء فان ابنوا ذلك
وقالوا اذنا لا وطهر في فوجها كالميل في الحجة وسال القاضي عنهم فعدوا في السروا العلانية حكم
بشهادتهم ولم يكتف بظاهر العدالة في الحد واحتياكا للاء قال عليه السلام اذروا الحد
ما استطعتم بخلاف سائر الحقوق عندنا في حنيفة وتعديل السروا العلانية في الشهاد
ان شاء الله تعالى قال في الاصل يحبس حتى يسأل عن الشهود للاهتمام بالجنابة
وقد حبس رسول الله عليه السلام رجلا بالتهمة بخلاف الديون حيث لا يحبس
فيها قبل ظهور العدالة وسياك الف في ان شاء الله تعالى قال الاقراران يقر
البالغ العاقل على نفسه بالزناء اربع مرات في اربع مجالس من مجالس المقر كلما
قورده القاضي فاشتراط البلوغ والعقل لان قول الصبي والمجنون غير معتبر فهو

في مستند ان قوله في قوله ايث بربعة يشهدا هو قال عليه السلام للذي قد فلا مرأت
ايث بربعة يشهدون هل صدق مقالته وكان في اشتراط الاربعة يتحقق معنى لسترو وقول
منه بانيه كاشاعة عندنا واذ اشهدا يسألهم الامام عن الزناء فهو كيف هو اوين في وقت
في وحين في كان النبي عليه السلام استفسر عن الكيفية وعن لمزينة وكان الاحتياط
في ذلك احكي نه ساءه غما لفضل في الفرج عناه اوزني في الخوراك في المتقدم من الزمان
شبهة لا يعرفها هو والشهوك في جارية لابن فيستقص في ذلك احتياكا للاء فان ابنوا ذلك
وقالوا اذنا لا وطهر في فوجها كالميل في الحجة وسال القاضي عنهم فعدوا في السروا العلانية حكم
بشهادتهم ولم يكتف بظاهر العدالة في الحد واحتياكا للاء قال عليه السلام اذروا الحد
ما استطعتم بخلاف سائر الحقوق عندنا في حنيفة وتعديل السروا العلانية في الشهاد
ان شاء الله تعالى قال في الاصل يحبس حتى يسأل عن الشهود للاهتمام بالجنابة
وقد حبس رسول الله عليه السلام رجلا بالتهمة بخلاف الديون حيث لا يحبس
فيها قبل ظهور العدالة وسياك الف في ان شاء الله تعالى قال الاقراران يقر
البالغ العاقل على نفسه بالزناء اربع مرات في اربع مجالس من مجالس المقر كلما
قورده القاضي فاشتراط البلوغ والعقل لان قول الصبي والمجنون غير معتبر فهو

انما يثبت من غير
تعلق للاصول
الشرعية في كل
الامور الشرعية
والعلمية في كل
الامور العلمية
والفقهية في كل
الامور الفقهية
والحقوقية في كل
الامور الحقوقية
والاجتماعية في كل
الامور الاجتماعية
والاقتصادية في كل
الامور الاقتصادية
والسياسية في كل
الامور السياسية
والعسكرية في كل
الامور العسكرية
والدينية في كل
الامور الدينية
والعلمية في كل
الامور العلمية
والفقهية في كل
الامور الفقهية
والحقوقية في كل
الامور الحقوقية
والاجتماعية في كل
الامور الاجتماعية
والاقتصادية في كل
الامور الاقتصادية
والسياسية في كل
الامور السياسية
والعسكرية في كل
الامور العسكرية
والدينية في كل
الامور الدينية

باب الرد الرابع **قوله** لا يفتقر العتبة بالافراصين المتعارضين لادافع من الحجر من الخطين الصدق والكذب من غير حجج لاصحابه **قوله** ولا كذا كذا الخ اي ليس احد كذا فثبت

[illegible]

للإمام أن يقرر الحق فيقول له لعادتك لم يتأقبت لقوله عليه السلام لما عزمه لعادتك
رواه عن علي بن الحسين بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام
لهما أو قبلتهما وقال في الإجماع وبنا في أن نقول له الإمام لعادتك تزوجتها وأوطئتها بشبهة

وهذا قريب من الاول في المعنى **فصل** في ربيعة الحديث واقامته واذا وجد الحديث كان الزيادة
مضمنا له في الجارة حتى يوصله الى قوله السلام رجم ما مر او قال فاضرب قال في الحديث
على سبعة اهل البيت

المعروف زنا بعد الاحصان على هذا اجماع الخصماء قال ويخرجها الى ارض فداء
اسم علي وجوب العلم بالانكشاف في المحرمات وما يراه
ويقتدى بالشهود وبرج ثم الامام ثم الناس كذا روى عن علي بن ابي طالب في كتابه

[illegible]

لا إله إلا الله محمد رسول الله عليه السلام الغامضة محصورة مثل

الحرمه وكانت قد اعترفت بالانذار ويفصل ويكفن ويصلى عليه فقوله عليه السلام
لا عذر اصعب منه كما ان عذر من رآه كانه مما يبق فلا يسقط الغسل بالمقبر بل قصاص

وَصَلَّى إِلَيْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْفَأَمْدِيَّةِ بَعْدَ مَا رَجَعْتُ أَنْ لَمْ يَكُنْ مَحْضُوا وَكَانَ حَرَاغِدُ
 كَرَامِي أَتَمُّنَ ١٢ الزَّائِنِي ١٣

مَا تَعْلَمُ قَوْلُهُ تَدَالَى الزَّائِنِيَّةُ وَالزَّائِنِي فَأَجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ إِلَّا أَنْ

نقسم في حق المسلمين فبقى في حق غيرهم وهو يا مولانا ما مضى به ببولاقه قوله فمؤيد
متوسط لان عليا رضى الله عنه والاراد ان يقيم الحد كما هو مؤيد والمتوسط بين البر والغير غير المولود

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

المجلس

صلوات اللہ علیہ

[illegible]

هو النائب المنتخب من الشعب وهو الذي
يتم انتخابه من قبل الشعب
في كل سنة
للمدة من سنة واحدة
ويتم انتخابه من قبل الشعب
في كل سنة
للمدة من سنة واحدة
ويتم انتخابه من قبل الشعب
في كل سنة
للمدة من سنة واحدة

۲۲۹۵۰۱۹

في اشتراط الاسلام وكذا ابو يوسف في رواية كما اردى ان النبي جم يهوديين قد زينا قلنا
كان ذلك بحكم التوراة ثم ننفذ في قوله عليه السلام من اشرك بالله فليس حصن المقبر
في الدخول الا لا يخرج من القبر على جموع جبل افعل وشرا صفة لاصحاب من آمنه لدخول
او دخل بالمسكوحة الكافرة او المملوكة او المجنون او العصبية كما يكون محصنا وكذا ان الزوج
هو صوفيا باحد هذه الصفات هي حرة مسلمة عاقلة بالغة لان النعمة بذلك تسام
اذا اطعم بنفر من حجة المجنونة وقلم لا يرغب في العصبية لقلة رغبته في المسكوحة المملوكة
هذا عن لوق الولد كما اختلف مع الاختلاف في الدين ابو يوسف يخالفنا في الكافرة والنجبة
عليه ما ذكرناه وقوله عليه السلام لا تحصن المسلم اليهودية وكذا النصرانية ولا الحر
الامة ولا الهرة العبد قال ولا يجمع في الحصن بين الزوج والجلدانه عليه السلام لم يجمع
لأن الجلد يبرئ عن القدر ويجمع الزوج كان جوعنة يحصل بالزوج اذ هو في العوبة اقتضاها
وزجره لا يحصل بعد هلاكه قال لا يجمع في البكرين الجلد والنفقة انتهى يجمع بينهما
هذا عليه السلام البكرين الجلد ما تفرغ عام وكان جسم باب لراء لقلة العاد
ونفا قوله تعالى فاحملوا كل الموبين جوعته لا يفرقون فانه لو كان كل المذكور
وكان في التزويج بان لا يام الاستحياء من العشرة ثم ينفق قطع مواد البقاء
فمنها ما كان لها مكسرة وهو من فيهم زوجة الزناء وهذه الجملة من حجة لقول على كفى بالنفس
فتنة والحديث منسوخ كمنطوقه وهو قوله عليه السلام التيب بالتيب جلد ما فة
ورجم بالمجاعة وقد مر طريقه في موضعه كما ان يرى لامه في ذلك مصلحة فيغيره على قلم

الاصح في قوله لا يجمع في البكرين الجلد والنفقة انتهى يجمع بينهما
هذا عليه السلام البكرين الجلد ما تفرغ عام وكان جسم باب لراء لقلة العاد
ونفا قوله تعالى فاحملوا كل الموبين جوعته لا يفرقون فانه لو كان كل المذكور
وكان في التزويج بان لا يام الاستحياء من العشرة ثم ينفق قطع مواد البقاء
فمنها ما كان لها مكسرة وهو من فيهم زوجة الزناء وهذه الجملة من حجة لقول على كفى بالنفس
فتنة والحديث منسوخ كمنطوقه وهو قوله عليه السلام التيب بالتيب جلد ما فة
ورجم بالمجاعة وقد مر طريقه في موضعه كما ان يرى لامه في ذلك مصلحة فيغيره على قلم

الاصح في قوله لا يجمع في البكرين الجلد والنفقة انتهى يجمع بينهما
هذا عليه السلام البكرين الجلد ما تفرغ عام وكان جسم باب لراء لقلة العاد
ونفا قوله تعالى فاحملوا كل الموبين جوعته لا يفرقون فانه لو كان كل المذكور
وكان في التزويج بان لا يام الاستحياء من العشرة ثم ينفق قطع مواد البقاء
فمنها ما كان لها مكسرة وهو من فيهم زوجة الزناء وهذه الجملة من حجة لقول على كفى بالنفس
فتنة والحديث منسوخ كمنطوقه وهو قوله عليه السلام التيب بالتيب جلد ما فة
ورجم بالمجاعة وقد مر طريقه في موضعه كما ان يرى لامه في ذلك مصلحة فيغيره على قلم

الاصح في قوله لا يجمع في البكرين الجلد والنفقة انتهى يجمع بينهما
هذا عليه السلام البكرين الجلد ما تفرغ عام وكان جسم باب لراء لقلة العاد
ونفا قوله تعالى فاحملوا كل الموبين جوعته لا يفرقون فانه لو كان كل المذكور
وكان في التزويج بان لا يام الاستحياء من العشرة ثم ينفق قطع مواد البقاء
فمنها ما كان لها مكسرة وهو من فيهم زوجة الزناء وهذه الجملة من حجة لقول على كفى بالنفس
فتنة والحديث منسوخ كمنطوقه وهو قوله عليه السلام التيب بالتيب جلد ما فة
ورجم بالمجاعة وقد مر طريقه في موضعه كما ان يرى لامه في ذلك مصلحة فيغيره على قلم

الاصح في قوله لا يجمع في البكرين الجلد والنفقة انتهى يجمع بينهما
هذا عليه السلام البكرين الجلد ما تفرغ عام وكان جسم باب لراء لقلة العاد
ونفا قوله تعالى فاحملوا كل الموبين جوعته لا يفرقون فانه لو كان كل المذكور
وكان في التزويج بان لا يام الاستحياء من العشرة ثم ينفق قطع مواد البقاء
فمنها ما كان لها مكسرة وهو من فيهم زوجة الزناء وهذه الجملة من حجة لقول على كفى بالنفس
فتنة والحديث منسوخ كمنطوقه وهو قوله عليه السلام التيب بالتيب جلد ما فة
ورجم بالمجاعة وقد مر طريقه في موضعه كما ان يرى لامه في ذلك مصلحة فيغيره على قلم

[illegible][illegible]

(Faint handwritten notes at the bottom)

[illegible]

۱۹۵۹

لا بد من العلم بالحقائق والواجبات
 في كل شأن من شأان الحياة
 والسياسة والاقتصاد
 والعلوم والآداب
 والدين والخلق

قال الوطى لموجب الحد هو الزنا وانما في عرف الشريعة واللسان كل الرجل المرأة في القبل
 في غير الملكا شبهة الملكا لا تفعل محظوظا المحرمه على الاطلاق عند التعقير عن الملكا
 وشبهه يؤيد ذلك قوله عليه السلام ادرك الحد ودبا لشبهات ثم الشبهات انواعا وشبه
 في الفعل وليس في شبهة اشتباه وشبهة في المحل وتسمى شبهة حكمية فلا في حق
 من اشتبه عليه لان معناه ان ينظر غير الدليل لا بد من الظن التحقق لا اشتباه

[illegible][illegible][illegible]

پیشانی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۱۔ اے محمدؐ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے اپنا پیارا بنوں اور تو میرا پیارا بن جاؤ۔
 ۲۔ اے محمدؐ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے اپنا پیارا بنوں اور تو میرا پیارا بن جاؤ۔
 ۳۔ اے محمدؐ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے اپنا پیارا بنوں اور تو میرا پیارا بن جاؤ۔
 ۴۔ اے محمدؐ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے اپنا پیارا بنوں اور تو میرا پیارا بن جاؤ۔
 ۵۔ اے محمدؐ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے اپنا پیارا بنوں اور تو میرا پیارا بن جاؤ۔
 ۶۔ اے محمدؐ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے اپنا پیارا بنوں اور تو میرا پیارا بن جاؤ۔
 ۷۔ اے محمدؐ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے اپنا پیارا بنوں اور تو میرا پیارا بن جاؤ۔
 ۸۔ اے محمدؐ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے اپنا پیارا بنوں اور تو میرا پیارا بن جاؤ۔
 ۹۔ اے محمدؐ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے اپنا پیارا بنوں اور تو میرا پیارا بن جاؤ۔
 ۱۰۔ اے محمدؐ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے اپنا پیارا بنوں اور تو میرا پیارا بن جاؤ۔

هذا هو الحق الذي لا ريب فيه ان الله تعالى قد جعل في هذه الآية دلالة على ان الزنا من الكبائر التي لا يغفر الله عنها الا لمن تاب

١٢٢٦
من اهل دارنا وله من الزوج الى اثار الحرب لا يقتل المسلم الذي يظلمه التزم من

الحكم ما يرجع الى تحسين مقصود وهو حقوق العباد لا سيما المسلم في الاضاف يلزم الاضاف
والقضاء على حد القذف من حقوقه اما حد الزنا من شرع وتحويل وهو الفرق ان الاصل
في باب الزنا فعل الرجل المرأة تابعة له على ما ذكره ان شاء الله تعالى فامتناع الحد
في حق الاصل يوجب امتناعه في حق التابع اما الامتناع في حق التابع لا يوجب الامتناع في
حق الاصل نظيره اذ ان في الباطن بصيرة او عجزية وتعيين الباطن من الصبي المجنون كحقيقة
فيلزم فعل المحرم المستامن ناء كانه مخاطب بحرمات علمها هو نصير وان لم يكن مخاطبا
بالشرع علمه صلنا والتكليف من فعل هو زنا موجب الحد عليها لاجل الصبي المجنون لانها
لا مخاطبان نظيره هذا الاختلاف اذ ان في الذكر بالاطاعة فعله المأوغة عندة وعند غيره
لا تخفى قال واذا في الصبي او المجنون بالمرأة طاعته فلا حد عليه كاعليها وقال زهير
والشافعي يجب الحد عليها وهو رواية عن ابى يوسف وان في صبي مجنون او صغيرة
قيامه مثله احد لرجل خاصة وهذا بالاجماع لان العلم من بانيها لا يوجب قوط الحد
من جانبها فكذلك العبد من جانبها لان كلاهما مؤاخذ بفعله ولان فعل الزنا
يتحقق منه وانما هي محل الفعل وله ان يسمى هو واطاها وزانيا والمرأة موطوءة وعزينا بها
الا انها سميت زانية لاجل التسمية للمفعول باسم الفاعل كالزانية في معق الموضوعة
او لكونها مستتبة بالتمكين فيستحق الحد في حقها بالتمكين من غير الزنا وهو فعل من هو
مخاطب بالكف منه مؤتم على مباشره وفعل الصبي ليس بهذه الصفة فلا يطاق

المرأة المجنون لا يقتل المسلم الذي يظلمه التزم من
الحكم ما يرجع الى تحسين مقصود وهو حقوق العباد لا سيما المسلم في الاضاف يلزم الاضاف
والقضاء على حد القذف من حقوقه اما حد الزنا من شرع وتحويل وهو الفرق ان الاصل
في باب الزنا فعل الرجل المرأة تابعة له على ما ذكره ان شاء الله تعالى فامتناع الحد
في حق الاصل يوجب امتناعه في حق التابع اما الامتناع في حق التابع لا يوجب الامتناع في
حق الاصل نظيره اذ ان في الباطن بصيرة او عجزية وتعيين الباطن من الصبي المجنون كحقيقة
فيلزم فعل المحرم المستامن ناء كانه مخاطب بحرمات علمها هو نصير وان لم يكن مخاطبا
بالشرع علمه صلنا والتكليف من فعل هو زنا موجب الحد عليها لاجل الصبي المجنون لانها
لا مخاطبان نظيره هذا الاختلاف اذ ان في الذكر بالاطاعة فعله المأوغة عندة وعند غيره
لا تخفى قال واذا في الصبي او المجنون بالمرأة طاعته فلا حد عليه كاعليها وقال زهير
والشافعي يجب الحد عليها وهو رواية عن ابى يوسف وان في صبي مجنون او صغيرة
قيامه مثله احد لرجل خاصة وهذا بالاجماع لان العلم من بانيها لا يوجب قوط الحد
من جانبها فكذلك العبد من جانبها لان كلاهما مؤاخذ بفعله ولان فعل الزنا
يتحقق منه وانما هي محل الفعل وله ان يسمى هو واطاها وزانيا والمرأة موطوءة وعزينا بها
الا انها سميت زانية لاجل التسمية للمفعول باسم الفاعل كالزانية في معق الموضوعة
او لكونها مستتبة بالتمكين فيستحق الحد في حقها بالتمكين من غير الزنا وهو فعل من هو
مخاطب بالكف منه مؤتم على مباشره وفعل الصبي ليس بهذه الصفة فلا يطاق

من اهل دارنا وله من الزوج الى اثار الحرب لا يقتل المسلم الذي يظلمه التزم من
الحكم ما يرجع الى تحسين مقصود وهو حقوق العباد لا سيما المسلم في الاضاف يلزم الاضاف
والقضاء على حد القذف من حقوقه اما حد الزنا من شرع وتحويل وهو الفرق ان الاصل
في باب الزنا فعل الرجل المرأة تابعة له على ما ذكره ان شاء الله تعالى فامتناع الحد
في حق الاصل يوجب امتناعه في حق التابع اما الامتناع في حق التابع لا يوجب الامتناع في
حق الاصل نظيره اذ ان في الباطن بصيرة او عجزية وتعيين الباطن من الصبي المجنون كحقيقة
فيلزم فعل المحرم المستامن ناء كانه مخاطب بحرمات علمها هو نصير وان لم يكن مخاطبا
بالشرع علمه صلنا والتكليف من فعل هو زنا موجب الحد عليها لاجل الصبي المجنون لانها
لا مخاطبان نظيره هذا الاختلاف اذ ان في الذكر بالاطاعة فعله المأوغة عندة وعند غيره
لا تخفى قال واذا في الصبي او المجنون بالمرأة طاعته فلا حد عليه كاعليها وقال زهير
والشافعي يجب الحد عليها وهو رواية عن ابى يوسف وان في صبي مجنون او صغيرة
قيامه مثله احد لرجل خاصة وهذا بالاجماع لان العلم من بانيها لا يوجب قوط الحد
من جانبها فكذلك العبد من جانبها لان كلاهما مؤاخذ بفعله ولان فعل الزنا
يتحقق منه وانما هي محل الفعل وله ان يسمى هو واطاها وزانيا والمرأة موطوءة وعزينا بها
الا انها سميت زانية لاجل التسمية للمفعول باسم الفاعل كالزانية في معق الموضوعة
او لكونها مستتبة بالتمكين فيستحق الحد في حقها بالتمكين من غير الزنا وهو فعل من هو
مخاطب بالكف منه مؤتم على مباشره وفعل الصبي ليس بهذه الصفة فلا يطاق

هذا هو الحق الذي لا ريب فيه ان الله تعالى قد جعل في هذه الآية دلالة على ان الزنا من الكبائر التي لا يغفر الله عنها الا لمن تاب

به الحد قال ومن اراد سلطان حتى فلا يجد عليه كان الوحيه رة يقول اولا يجد
وهو قول زفره كان الزنم من الرجل يكون الابعه لنقل الالة وذلك دليل الطواعية ثم
رجع عنه فقال لاحد عليان سببية الملقا ثم ظاهر ولا انتشار دليل مترد كانه قد يكون من غير
قصد لان الانتشار قد يكون طبعيا لا طوعا كما في النام فاوردت تحتها ان اراد سلطان
حدا عند في جديفة رة وقا لا يجد لان الكراة عند هاد فيحقق من غير السلطان لان لموت في
الصلاة عليه يتحقق من غير وولع من الكراة من غير كالايدم لان دار الحكمة من استعلاء بالسلط
او جماعة المسلمين فيمكنه دفعه بنفسه بالسلام والنادر لا حكم له فلا يسقط به الحد بخلاف
السلطان لانه لا يمكنه الاستعانة بغيره ولا الخروج بالسلح عليه فاقترقا ومن قوا رجع موافق
في مجلس مختلفه انه في بغلاية وقالت هي تزوجني واقرت بان زناها وقال الرجل تزوجها فلا
عليه عليه لهر في ذلك لان عوى النكاح يحتمل الصديق وهو يقيم بالطرفين فاوردت تحتها
واذا سقط الحد وجب لهر تعظيما للخطر البضع ومن في بجار رة فقتلها فان يحد وعليه
القيمة معناه قتلها بفعل الزنا لا نهجني جانبين فوقر على كل واحد منهما حكمه تحت
ابي يوسف انه لا يجد لان تعريضه القيمة سبب للملك الاستفصال كما اذا اشتراها
بعد ما زني بها وهو على هذه الاختلاف واعتراض سبب للملك قبل قامة الحد بسقطها
كما اذا ملك السرقة قبل القطة وتعلم انه ضمان قتل فلا يوجب للملك لانه ضمان فهو لو كان
يوجبها فاما يوجب في لعين كما في هبة السرقة لان منافع البضع لا ينفصل استوفيت و
الملك يثبت مستنك فلا يظهر في المستوفى لكونها معدومة وهذا بخلاف

الحد قال ومن اراد سلطان حتى فلا يجد عليه كان الوحيه رة يقول اولا يجد
وهو قول زفره كان الزنم من الرجل يكون الابعه لنقل الالة وذلك دليل الطواعية ثم
رجع عنه فقال لاحد عليان سببية الملقا ثم ظاهر ولا انتشار دليل مترد كانه قد يكون من غير
قصد لان الانتشار قد يكون طبعيا لا طوعا كما في النام فاوردت تحتها ان اراد سلطان
حدا عند في جديفة رة وقا لا يجد لان الكراة عند هاد فيحقق من غير السلطان لان لموت في
الصلاة عليه يتحقق من غير وولع من الكراة من غير كالايدم لان دار الحكمة من استعلاء بالسلط
او جماعة المسلمين فيمكنه دفعه بنفسه بالسلام والنادر لا حكم له فلا يسقط به الحد بخلاف
السلطان لانه لا يمكنه الاستعانة بغيره ولا الخروج بالسلح عليه فاقترقا ومن قوا رجع موافق
في مجلس مختلفه انه في بغلاية وقالت هي تزوجني واقرت بان زناها وقال الرجل تزوجها فلا
عليه عليه لهر في ذلك لان عوى النكاح يحتمل الصديق وهو يقيم بالطرفين فاوردت تحتها
واذا سقط الحد وجب لهر تعظيما للخطر البضع ومن في بجار رة فقتلها فان يحد وعليه
القيمة معناه قتلها بفعل الزنا لا نهجني جانبين فوقر على كل واحد منهما حكمه تحت
ابي يوسف انه لا يجد لان تعريضه القيمة سبب للملك الاستفصال كما اذا اشتراها
بعد ما زني بها وهو على هذه الاختلاف واعتراض سبب للملك قبل قامة الحد بسقطها
كما اذا ملك السرقة قبل القطة وتعلم انه ضمان قتل فلا يوجب للملك لانه ضمان فهو لو كان
يوجبها فاما يوجب في لعين كما في هبة السرقة لان منافع البضع لا ينفصل استوفيت و
الملك يثبت مستنك فلا يظهر في المستوفى لكونها معدومة وهذا بخلاف

الحد قال ومن اراد سلطان حتى فلا يجد عليه كان الوحيه رة يقول اولا يجد
وهو قول زفره كان الزنم من الرجل يكون الابعه لنقل الالة وذلك دليل الطواعية ثم
رجع عنه فقال لاحد عليان سببية الملقا ثم ظاهر ولا انتشار دليل مترد كانه قد يكون من غير
قصد لان الانتشار قد يكون طبعيا لا طوعا كما في النام فاوردت تحتها ان اراد سلطان
حدا عند في جديفة رة وقا لا يجد لان الكراة عند هاد فيحقق من غير السلطان لان لموت في
الصلاة عليه يتحقق من غير وولع من الكراة من غير كالايدم لان دار الحكمة من استعلاء بالسلط
او جماعة المسلمين فيمكنه دفعه بنفسه بالسلام والنادر لا حكم له فلا يسقط به الحد بخلاف
السلطان لانه لا يمكنه الاستعانة بغيره ولا الخروج بالسلح عليه فاقترقا ومن قوا رجع موافق
في مجلس مختلفه انه في بغلاية وقالت هي تزوجني واقرت بان زناها وقال الرجل تزوجها فلا
عليه عليه لهر في ذلك لان عوى النكاح يحتمل الصديق وهو يقيم بالطرفين فاوردت تحتها
واذا سقط الحد وجب لهر تعظيما للخطر البضع ومن في بجار رة فقتلها فان يحد وعليه
القيمة معناه قتلها بفعل الزنا لا نهجني جانبين فوقر على كل واحد منهما حكمه تحت
ابي يوسف انه لا يجد لان تعريضه القيمة سبب للملك الاستفصال كما اذا اشتراها
بعد ما زني بها وهو على هذه الاختلاف واعتراض سبب للملك قبل قامة الحد بسقطها
كما اذا ملك السرقة قبل القطة وتعلم انه ضمان قتل فلا يوجب للملك لانه ضمان فهو لو كان
يوجبها فاما يوجب في لعين كما في هبة السرقة لان منافع البضع لا ينفصل استوفيت و
الملك يثبت مستنك فلا يظهر في المستوفى لكونها معدومة وهذا بخلاف

الحد قال ومن اراد سلطان حتى فلا يجد عليه كان الوحيه رة يقول اولا يجد
وهو قول زفره كان الزنم من الرجل يكون الابعه لنقل الالة وذلك دليل الطواعية ثم
رجع عنه فقال لاحد عليان سببية الملقا ثم ظاهر ولا انتشار دليل مترد كانه قد يكون من غير
قصد لان الانتشار قد يكون طبعيا لا طوعا كما في النام فاوردت تحتها ان اراد سلطان
حدا عند في جديفة رة وقا لا يجد لان الكراة عند هاد فيحقق من غير السلطان لان لموت في
الصلاة عليه يتحقق من غير وولع من الكراة من غير كالايدم لان دار الحكمة من استعلاء بالسلط
او جماعة المسلمين فيمكنه دفعه بنفسه بالسلام والنادر لا حكم له فلا يسقط به الحد بخلاف
السلطان لانه لا يمكنه الاستعانة بغيره ولا الخروج بالسلح عليه فاقترقا ومن قوا رجع موافق
في مجلس مختلفه انه في بغلاية وقالت هي تزوجني واقرت بان زناها وقال الرجل تزوجها فلا
عليه عليه لهر في ذلك لان عوى النكاح يحتمل الصديق وهو يقيم بالطرفين فاوردت تحتها
واذا سقط الحد وجب لهر تعظيما للخطر البضع ومن في بجار رة فقتلها فان يحد وعليه
القيمة معناه قتلها بفعل الزنا لا نهجني جانبين فوقر على كل واحد منهما حكمه تحت
ابي يوسف انه لا يجد لان تعريضه القيمة سبب للملك الاستفصال كما اذا اشتراها
بعد ما زني بها وهو على هذه الاختلاف واعتراض سبب للملك قبل قامة الحد بسقطها
كما اذا ملك السرقة قبل القطة وتعلم انه ضمان قتل فلا يوجب للملك لانه ضمان فهو لو كان
يوجبها فاما يوجب في لعين كما في هبة السرقة لان منافع البضع لا ينفصل استوفيت و
الملك يثبت مستنك فلا يظهر في المستوفى لكونها معدومة وهذا بخلاف

من الضياء
 على رؤوس
 من الكفاية
 غلاد العالم
 الضياء
 من الضياء
 على رؤوس
 من الكفاية
 غلاد العالم
 الضياء

[illegible][illegible]

ما اذ ان بها فاذهب عنها بحاج عليه قيمتها ويسقط الحد لان الملك هناك يثبت في
 الجثة العمياء وهي عين فاورثت شهية **قال** وكل شيء صنعه الامام الذي ليس بفرقة امام
 فلاحد عليه الا القصاص فانه يوجد به بلا مال لان الحد وحق الله تعالى واقامتها
 الى الاخر ولا يمكن ان يقوم على نفسه ولا يفيد بخلاف حقوق العباد لانه يستوفى في
 الحق اما يمكنهم او بالاسمعة بمنعة المسلمين والقصاص لا مال منها واما حد
 القذف قالوا المقلب فيه حق الشرع فحكمه كحكم سائر الحدود التي هي حق الله تعالى

باب الشهادۃ علی الزناء والرجوع عنہا

قال واذا شهدنا فهو وجوب متقدم لم يمنهم عن اقامته بعد عن الامام لم تقبل شهادتهم
 اسبقوا في ١٢ من ١٢
 الا في حلقها فان خاصة في التمام الصغير واذا شهدنا عليه يشهد ببرقة او بشرف غير انباء
 بلعاً حين لم يؤخذ به ضمن السرة والاصل ان الحد والمخالصة حقا لله تعالى تبطل
 بالانقادم خلافاً لما في وهو يعبر بها بحقوق العباد بالقرار الذي هو احدى المجتبهين
 اسبقوا في ١٢ من ١٢
 ولكن ان الشاهد مختارين من اداء الشهادة والستر فان كان لا اختيار
 اسبقوا في ١٢ من ١٢
 الستر ولا قلام على الاداء عند ذلك الضعفة هيئته ولعل ادوية حركته فيه فهو وان كان التناظر
 اسبقوا في ١٢ من ١٢
 لا للستر يصير فاسقاً ثم لا يفتقنا بالمانع بخلاف الاقرار لان الانسان لا يعادى نفسه فخذ
 اسبقوا في ١٢ من ١٢
 الزنا وشرب الخمر والسرقه خالص حق الله تعالى حتى يصير الرجوع عنها بغير الاقرار
 اسبقوا في ١٢ من ١٢
 فيكون التقدم فيه مانعاً وحال القذف فيه حق العبد ما فيه من دفع العار عنه
 اسبقوا في ١٢ من ١٢
 ولهذا لا يصير رجوعه بغير الاقرار والتقدم غير مانع في حقوق العباد ان الدعوى

[illegible]

والطريقين فانهم خرجوا الى ارضهم ووجدوا فيها القاذورات والفساد

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

في هذا الكتاب...
الصلوات...
في هذا الكتاب...
الصلوات...

الحق القاضي هو عامل المسلمين...
ان الواجب...
الضارب...
عزلة...
الشبهة...
صحة...
هذه...
وامتداع...
اربعة...
بشيء...
بجاء...
ولما...
نظير...
ولذلك...
الميت...
اشبهة...
في حقه...

في هذا الكتاب...
الصلوات...
في هذا الكتاب...
الصلوات...

في هذا الكتاب...
الصلوات...
في هذا الكتاب...
الصلوات...

في هذا الكتاب...
الصلوات...
في هذا الكتاب...
الصلوات...

في هذا الكتاب...
الصلوات...
في هذا الكتاب...
الصلوات...

في هذا الكتاب...
الصلوات...
في هذا الكتاب...
الصلوات...

[illegible]

١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١
 ٤٧٢
 ٤٧٣
 ٤٧٤
 ٤٧٥
 ٤٧٦
 ٤٧٧
 ٤٧٨
 ٤٧٩
 ٤٨٠
 ٤٨١
 ٤٨٢
 ٤٨٣
 ٤٨٤
 ٤٨٥
 ٤٨٦
 ٤٨٧
 ٤٨٨
 ٤٨٩
 ٤٩٠
 ٤٩١

باب أحد الشرب

ومن شرب الخمر فخذوا من حرقها أو جازأ به سكران فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا
إذا اقربوا من حرقها أو جازأ به سكران فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا
ومن شرب الخمر فخذوا من حرقها أو جازأ به سكران فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا
أي يوسف وقال فشمها على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا
وقال فشمها على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا
الذي جاء وهذا كان المشاعر فتشقق بخلي لوزان والرائحة قد تكون من غيره كما قيل
تشمها يقولون لي أنك شمها فشمها فشمها فشمها فشمها فشمها فشمها فشمها فشمها
وزوال الرائحة لقول ابن مسعود في حرقها أو جازأ به سكران فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا
على المشعر فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا
للمستدل وإنما يقتضيه على الجمال أما الأقرب فالقادم لا يطلعه عند محمد كما في حد الزمان على
ما هو قديمه وعند محمد لا يقام أحد لا عند قيام الرائحة لأن حد الشرب ثبت بأجماع
الصحابه ولا إجماع الأبرار ابن مسعود وقد شرط قيام الرائحة على رؤيتها قال خذ الشهود
ويجوز وجد منه وهو سكران فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا
أن ينتهوا به نحن في قولهم جميعا لأن هذا عندك لبعلا لمسافة في حال الزمان والشاهد
لا يتم به في مثله ومن سكر من النبيذ خلدنا روى أن عمر أقرأ الحد على عرابي سكر
من النبيذ وتبين الكلام في حد السكر ومقلل حد المستحق عليه إن شاء الله تعالى

هذا هو الأصل في حد الشرب...
ومن شرب الخمر فخذوا من حرقها أو جازأ به سكران فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا
إذا اقربوا من حرقها أو جازأ به سكران فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا
ومن شرب الخمر فخذوا من حرقها أو جازأ به سكران فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا
أي يوسف وقال فشمها على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا
وقال فشمها على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا
الذي جاء وهذا كان المشاعر فتشقق بخلي لوزان والرائحة قد تكون من غيره كما قيل
تشمها يقولون لي أنك شمها فشمها فشمها فشمها فشمها فشمها فشمها فشمها فشمها
وزوال الرائحة لقول ابن مسعود في حرقها أو جازأ به سكران فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا
على المشعر فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا
للمستدل وإنما يقتضيه على الجمال أما الأقرب فالقادم لا يطلعه عند محمد كما في حد الزمان على
ما هو قديمه وعند محمد لا يقام أحد لا عند قيام الرائحة لأن حد الشرب ثبت بأجماع
الصحابه ولا إجماع الأبرار ابن مسعود وقد شرط قيام الرائحة على رؤيتها قال خذ الشهود
ويجوز وجد منه وهو سكران فشمها بالشراب عليه لك فعله على كذا فشمها على كذا فشمها على كذا
أن ينتهوا به نحن في قولهم جميعا لأن هذا عندك لبعلا لمسافة في حال الزمان والشاهد
لا يتم به في مثله ومن سكر من النبيذ خلدنا روى أن عمر أقرأ الحد على عرابي سكر
من النبيذ وتبين الكلام في حد السكر ومقلل حد المستحق عليه إن شاء الله تعالى

[illegible]

ولذلك ولا السيد بعبده ولو كان لها ابن من غيره لكان يطالب بحق السيد المملوك الماشي
ومن قد فخره فأتى المقدون بطل الحق قال الشافعي لا يطالب ولو مات بعد ما أقيم
بعض الحق بطل الباقي عندنا خلافا له بناء على أنه يورث عبداً وعندنا لا يورث إلا خلاقاً
حق الشرع وحق العبد فله شرعاً لأنهم العار عن المقدون وهو الذي يتفهم على الخصوص
لأن هذا الوجه من العبد ثم إن شرع الجوار منه يسمى حلاً والمقتصر من شرع الرأب خلافاً للعالم
عن الفساد وهذا الوجه من الشرع وبكل ذلك تشبهه الأحكام إذا تعارضت لجهتين فالشافعي
مال إلى تغليب حق العبد تقديراً لحق العبد باعتبار حاجته وضاء الشرع ونحن نرى أن
تغليب حق الشرع لأن مال العبد من الحق يتولاها مولاه فصار حق العبد عتاقاً لا لأن ذلك
عكسه لأنه كولاية للعبد في استيفاء حقوق الشرع الإنشائية وهذا هو الأصل المشهور الذي
يقف عليه لرفع الخلاف فيها منها الأثر يجرى في حقوق العباد ولا في حقوق الشرع
ومنها العفو فإنه لا يصح عفو المقدون عندنا ولا يصح عتاقه ومثلاً أنه لا يجوز
الاعتراض عنه ويجوز فيه التدخل وعندنا لا يجرى وعن أبي يوسف رده في
العفو مثل قول الشافعي ومن أصح ما من قال أن الغالب حق العبد يخرج الأحكام
ولا ولا يظهر من أقوال القنفذ ثم رجع لم يقبل جملة لأن المقدون فيه حتماً فكنه في
الرجوع بخلاف ما هو الأصل في الله لأنه لا يمكن له فيه من قال للبري بأن يخطي لم يجد
لأنه يراد به التشبه في الأخلاق أو عدم الفصاحة ولكن إذا قال لست بعربي لما
قلنا ومن قال رجل يرا ابن ماء السماء فليس بقاذف لأنه يراد به التشبيه

في الأصل في العبد لا يطالب بحق السيد المملوك الماشي
ومن قد فخره فأتى المقدون بطل الحق قال الشافعي لا يطالب ولو مات بعد ما أقيم
بعض الحق بطل الباقي عندنا خلافاً له بناء على أنه يورث عبداً وعندنا لا يورث إلا خلاقاً
حق الشرع وحق العبد فله شرعاً لأنهم العار عن المقدون وهو الذي يتفهم على الخصوص
لأن هذا الوجه من العبد ثم إن شرع الجوار منه يسمى حلاً والمقتصر من شرع الرأب خلافاً للعالم
عن الفساد وهذا الوجه من الشرع وبكل ذلك تشبهه الأحكام إذا تعارضت لجهتين فالشافعي
مال إلى تغليب حق العبد تقديراً لحق العبد باعتبار حاجته وضاء الشرع ونحن نرى أن
تغليب حق الشرع لأن مال العبد من الحق يتولاها مولاه فصار حق العبد عتاقاً لا لأن ذلك
عكسه لأنه كولاية للعبد في استيفاء حقوق الشرع الإنشائية وهذا هو الأصل المشهور الذي
يقف عليه لرفع الخلاف فيها منها الأثر يجرى في حقوق العباد ولا في حقوق الشرع
ومنها العفو فإنه لا يصح عفو المقدون عندنا ولا يصح عتاقه ومثلاً أنه لا يجوز
الاعتراض عنه ويجوز فيه التدخل وعندنا لا يجرى وعن أبي يوسف رده في
العفو مثل قول الشافعي ومن أصح ما من قال أن الغالب حق العبد يخرج الأحكام
ولا ولا يظهر من أقوال القنفذ ثم رجع لم يقبل جملة لأن المقدون فيه حتماً فكنه في
الرجوع بخلاف ما هو الأصل في الله لأنه لا يمكن له فيه من قال للبري بأن يخطي لم يجد
لأنه يراد به التشبه في الأخلاق أو عدم الفصاحة ولكن إذا قال لست بعربي لما
قلنا ومن قال رجل يرا ابن ماء السماء فليس بقاذف لأنه يراد به التشبيه

ولذلك ولا السيد بعبده ولو كان لها ابن من غيره لكان يطالب بحق السيد المملوك الماشي
ومن قد فخره فأتى المقدون بطل الحق قال الشافعي لا يطالب ولو مات بعد ما أقيم
بعض الحق بطل الباقي عندنا خلافاً له بناء على أنه يورث عبداً وعندنا لا يورث إلا خلاقاً
حق الشرع وحق العبد فله شرعاً لأنهم العار عن المقدون وهو الذي يتفهم على الخصوص
لأن هذا الوجه من العبد ثم إن شرع الجوار منه يسمى حلاً والمقتصر من شرع الرأب خلافاً للعالم
عن الفساد وهذا الوجه من الشرع وبكل ذلك تشبهه الأحكام إذا تعارضت لجهتين فالشافعي
مال إلى تغليب حق العبد تقديراً لحق العبد باعتبار حاجته وضاء الشرع ونحن نرى أن
تغليب حق الشرع لأن مال العبد من الحق يتولاها مولاه فصار حق العبد عتاقاً لا لأن ذلك
عكسه لأنه كولاية للعبد في استيفاء حقوق الشرع الإنشائية وهذا هو الأصل المشهور الذي
يقف عليه لرفع الخلاف فيها منها الأثر يجرى في حقوق العباد ولا في حقوق الشرع
ومنها العفو فإنه لا يصح عفو المقدون عندنا ولا يصح عتاقه ومثلاً أنه لا يجوز
الاعتراض عنه ويجوز فيه التدخل وعندنا لا يجرى وعن أبي يوسف رده في
العفو مثل قول الشافعي ومن أصح ما من قال أن الغالب حق العبد يخرج الأحكام
ولا ولا يظهر من أقوال القنفذ ثم رجع لم يقبل جملة لأن المقدون فيه حتماً فكنه في
الرجوع بخلاف ما هو الأصل في الله لأنه لا يمكن له فيه من قال للبري بأن يخطي لم يجد
لأنه يراد به التشبه في الأخلاق أو عدم الفصاحة ولكن إذا قال لست بعربي لما
قلنا ومن قال رجل يرا ابن ماء السماء فليس بقاذف لأنه يراد به التشبيه

في الجود والساحة والصفاء كان ماء السلام لقب به لصفائه وسحاته وان يستعمل او خا
اوالا في جرحه فليس يقذف لان كل واحد من هؤلاء يسمى اما الاو او القول حال الجرح
والا باثنا عشر ابراهيم واسماعيل واسحاق واسماعيل كان عماله الثاني لقوله عليه السلام
اب والثالث للتربية ومن قال غير ذنباً في الجبل وقال عنت معودا الجبل احد هذا
عند اوجنه والي يوسف وقال محمد لا احد لان الموهبة للصعود حقيقة قالت ام
العرب وارتق الى الخيرات نزاع في الجبل وذكر الجبل بغير مراد او كما انه يستعمل في القبا
مكون ايضا لان من العرب من يسمي المين كما يسمي المهر في حالة الغضب والسباب تعين القاحلة
بمنزلة ما اذا قال يا ذلني اقول ذنا عود الجبل فليبين الصعود وهو قد كان مقفرا بكه على ا
المستعمل في لوقال نأت على الجبل قبل لا يجيها قلت وقيل الجبل المعنى الذي ذكرناه ومن قال الآخر
يا ذلني فقال بل انت فاتها جملان كان معناه لا بل انت ذان اذ هي كلمة عطف يستدرك بها
الغلط فيصير الخبر المذكور في الاول مذكورا في الثاني ومن قال الامر يا ذلانية فقالت لبل
انت حذرت امره ولا لعان لانها فاذن وقد في يوجب للعان وقد في الحد وفي البد اية
بالجرح ابطال للعان لان الحد وفي القذف ليس باهل ولا ابطال في عكسه اصلا
فيجوز الابد ما ذا للعان في معنى الحد ولوقال ذنبت بك فلا لعان ولا لعان ومعناه قالت
بعد ما قال لها يا ذلانية لوقع الشك في كل واحد منهما لا يجهل انها ارادت الزنا
قبل النكاح فيجب الحد من اللعان لتصدية ثانياً وانما لعانها منه يجهل انها ارادت
ذلاني ما كان معك بعد النكاح لان ما مكنك احد غيرك وهو المراد

في الجود والساحة والصفاء كان ماء السلام لقب به لصفائه وسحاته وان يستعمل او خا
اوالا في جرحه فليس يقذف لان كل واحد من هؤلاء يسمى اما الاو او القول حال الجرح
والا باثنا عشر ابراهيم واسماعيل واسحاق واسماعيل كان عماله الثاني لقوله عليه السلام
اب والثالث للتربية ومن قال غير ذنباً في الجبل وقال عنت معودا الجبل احد هذا
عند اوجنه والي يوسف وقال محمد لا احد لان الموهبة للصعود حقيقة قالت ام
العرب وارتق الى الخيرات نزاع في الجبل وذكر الجبل بغير مراد او كما انه يستعمل في القبا
مكون ايضا لان من العرب من يسمي المين كما يسمي المهر في حالة الغضب والسباب تعين القاحلة
بمنزلة ما اذا قال يا ذلني اقول ذنا عود الجبل فليبين الصعود وهو قد كان مقفرا بكه على ا
المستعمل في لوقال نأت على الجبل قبل لا يجيها قلت وقيل الجبل المعنى الذي ذكرناه ومن قال الآخر
يا ذلني فقال بل انت فاتها جملان كان معناه لا بل انت ذان اذ هي كلمة عطف يستدرك بها
الغلط فيصير الخبر المذكور في الاول مذكورا في الثاني ومن قال الامر يا ذلانية فقالت لبل
انت حذرت امره ولا لعان لانها فاذن وقد في يوجب للعان وقد في الحد وفي البد اية
بالجرح ابطال للعان لان الحد وفي القذف ليس باهل ولا ابطال في عكسه اصلا
فيجوز الابد ما ذا للعان في معنى الحد ولوقال ذنبت بك فلا لعان ولا لعان ومعناه قالت
بعد ما قال لها يا ذلانية لوقع الشك في كل واحد منهما لا يجهل انها ارادت الزنا
قبل النكاح فيجب الحد من اللعان لتصدية ثانياً وانما لعانها منه يجهل انها ارادت
ذلاني ما كان معك بعد النكاح لان ما مكنك احد غيرك وهو المراد

في الجود والساحة والصفاء كان ماء السلام لقب به لصفائه وسحاته وان يستعمل او خا
اوالا في جرحه فليس يقذف لان كل واحد من هؤلاء يسمى اما الاو او القول حال الجرح
والا باثنا عشر ابراهيم واسماعيل واسحاق واسماعيل كان عماله الثاني لقوله عليه السلام
اب والثالث للتربية ومن قال غير ذنباً في الجبل وقال عنت معودا الجبل احد هذا
عند اوجنه والي يوسف وقال محمد لا احد لان الموهبة للصعود حقيقة قالت ام
العرب وارتق الى الخيرات نزاع في الجبل وذكر الجبل بغير مراد او كما انه يستعمل في القبا
مكون ايضا لان من العرب من يسمي المين كما يسمي المهر في حالة الغضب والسباب تعين القاحلة
بمنزلة ما اذا قال يا ذلني اقول ذنا عود الجبل فليبين الصعود وهو قد كان مقفرا بكه على ا
المستعمل في لوقال نأت على الجبل قبل لا يجيها قلت وقيل الجبل المعنى الذي ذكرناه ومن قال الآخر
يا ذلني فقال بل انت فاتها جملان كان معناه لا بل انت ذان اذ هي كلمة عطف يستدرك بها
الغلط فيصير الخبر المذكور في الاول مذكورا في الثاني ومن قال الامر يا ذلانية فقالت لبل
انت حذرت امره ولا لعان لانها فاذن وقد في يوجب للعان وقد في الحد وفي البد اية
بالجرح ابطال للعان لان الحد وفي القذف ليس باهل ولا ابطال في عكسه اصلا
فيجوز الابد ما ذا للعان في معنى الحد ولوقال ذنبت بك فلا لعان ولا لعان ومعناه قالت
بعد ما قال لها يا ذلانية لوقع الشك في كل واحد منهما لا يجهل انها ارادت الزنا
قبل النكاح فيجب الحد من اللعان لتصدية ثانياً وانما لعانها منه يجهل انها ارادت
ذلاني ما كان معك بعد النكاح لان ما مكنك احد غيرك وهو المراد

FOA

في مثل هذه الحالة وعلى هذا الاعتبار يجب للعالم دون الحد على الأقل أن يوجها القذف منه
وعده منها في جماعة قبل أن يفتن في نفاذه فانه يلحقه لأن النسب لزمه باقواله وبأنه
من أن لا يصدقوا لهان دون حد

بَعْدَ صَارَ خَافِيًا عَنِ النَّاسِ فَانْقَضَتْ نَفْسُهُ ثُمَّ رُفِيَ جَدَانَهُمَا كَرَبَ نَفْسِهِ بِطَلِّ الْمَلْعَانِ لَمْ يَحْضُرُوا

صير اليه ضرورة التكاثر والاصناف في حال القذف فلا بد ان يمل التكاثر في اصله الى اصل والاولد
 جميع المردطين في تمام الزوجه
 بالكتاب الرقيق نفسه اذ احتاج

ولده في الوجهين لا قوربه سابقا لاحقا واللعان يصح بد من قطع النسب كما يصح بد من

الولد وان قال النسب ايق لا بابني ولا اخ ولا ابن لانني انا والاولاد جميعا يصيروا ذفا

ومن قذف امرأة معها اولاد كيعرف لهم اب او قذف للامانة بولان بالودجى او قذفها

بعد موت الخليفة على قيام إمارة النعمان بها حتى ولادة وليها لتتبعه

ظلالها وهي سطوح الإحصان ولو قد فمها لا عنت بغير ولد فعلي الحد كذا في أمهات

الزنا قال ومن دعى وطيا حرما في غير ملك لم يحد فادفع الفوات العفة وهي شط

الأحصان ولان القاذف صادق والأصل في بيان من وطئ حليمة العبد ربي محمد

لأن الزنا عبادة ولا شيء من عبادة الله تعالى كان محرم الغيرة كما أنه ليس ابن زنا ولا ولي في عصر الملك
 وكان القاضي قد صدق ١٢

[illegible]

ان شاء الله تعالى

[illegible]

لما مضى عليه ايام كثيرة وولد له ارحم عليه الى يوم قديم رحل الى

1. 1. The first step in the process of the scientific method is to ask a question.
 2. 2. The second step is to do background research.
 3. 3. The third step is to form a hypothesis.
 4. 4. The fourth step is to test the hypothesis.
 5. 5. The fifth step is to analyze the data.
 6. 6. The sixth step is to draw a conclusion.
 7. 7. The seventh step is to communicate the results.
 8. 8. The eighth step is to repeat the process.
 9. 9. The ninth step is to evaluate the results.
 10. 10. The tenth step is to publish the results.

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

12/11/2019

وهي الحرسية او امارة وهي حلق منكم تبطل فعلياً الحركه مع قيام الملك وهي
موقفة فكانت الحركه لغيره فلم يكن زلفه وعن ابي يوسف ان دخل المكتبة يسقط الاحصان
وهو قول زفره لان الملك اذا اكل في حق الوطى لم يلزمه لعقل الوطى نحو قول مالك الذات
باق الحركه لغيره وانهم موقفة ولو قذف رجل واطى منه وهي اخذت من الرضاة لا يجوز لان الحركه
مؤبدة وهذا هو الصحيح ولو قذف مكاتب او ممت وترك دفعه لاحد عليه يمكن التنبه في
الحركه لما كان اختلاف الصحابة ولو قذف مجوساً زوج بامه ثم اسلم بعد عندي حنيفه
وقال لا احل عليه هذا بناء على ان تزوج المجوسي بالمحارم له حكم السك في ما بينهم عند خلافها
وقد مر في النكاح واذا دخل الحر في دار ايمان فقدت مسلماته فهو العبد وتدل التزم
انفاء حقوق العباد ولا يملكه في ان لا يؤذي فيكون ملزماً ان لا يؤذي موجب اذا كان اذا
بحد المسلم في قذف سقطت شهادته وان تلب قال المشافعي تقبل اذا كان في عرفه في
الشهادات فاذا اخل الكافر في قذف لم يجز شهادته على اهل الذمة لان له الشهادة على جنسه
فقد رتبتم له الحد فان اسلم قبلت شهادته عليهم وعلى المسلمين لان هذه شهادة استفادها
بعداً لاسلام فلم تدخل تحت الرد بخلاف العبد اذا اخل في قذف لم اعق حيث لا تقبل
شهادته لانه لا شهادته اصلاً في حال ايق فكان له شهادته بعد العتق من تمام حده
فان ضربه عوطاً في قذف ثم اسلم ثم ضربه مابق جازت شهادته لان رد الشهاده
متمم للحد فيكون صفة له وللقام بعد لاسلام بعض الحد فلا يكون رد الشهادة صفة
له عن ابي يوسف انه رد شهادته اذا اقل ما يبع للذكر والا واصل قال من قذف

في حرسية او امارة وهي حلق منكم تبطل فعلياً الحركه مع قيام الملك وهي موقفة فكانت الحركه لغيره فلم يكن زلفه وعن ابي يوسف ان دخل المكتبة يسقط الاحصان وهو قول زفره لان الملك اذا اكل في حق الوطى لم يلزمه لعقل الوطى نحو قول مالك الذات باق الحركه لغيره وانهم موقفة ولو قذف رجل واطى منه وهي اخذت من الرضاة لا يجوز لان الحركه مؤبدة وهذا هو الصحيح ولو قذف مكاتب او ممت وترك دفعه لاحد عليه يمكن التنبه في الحركه لما كان اختلاف الصحابة ولو قذف مجوساً زوج بامه ثم اسلم بعد عندي حنيفه وقال لا احل عليه هذا بناء على ان تزوج المجوسي بالمحارم له حكم السك في ما بينهم عند خلافها وقد مر في النكاح واذا دخل الحر في دار ايمان فقدت مسلماته فهو العبد وتدل التزم انفاء حقوق العباد ولا يملكه في ان لا يؤذي فيكون ملزماً ان لا يؤذي موجب اذا كان اذا بحد المسلم في قذف سقطت شهادته وان تلب قال المشافعي تقبل اذا كان في عرفه في الشهادات فاذا اخل الكافر في قذف لم يجز شهادته على اهل الذمة لان له الشهادة على جنسه فقد رتبتم له الحد فان اسلم قبلت شهادته عليهم وعلى المسلمين لان هذه شهادة استفادها بعداً لاسلام فلم تدخل تحت الرد بخلاف العبد اذا اخل في قذف لم اعق حيث لا تقبل شهادته لانه لا شهادته اصلاً في حال ايق فكان له شهادته بعد العتق من تمام حده فان ضربه عوطاً في قذف ثم اسلم ثم ضربه مابق جازت شهادته لان رد الشهاده متمم للحد فيكون صفة له وللقام بعد لاسلام بعض الحد فلا يكون رد الشهادة صفة له عن ابي يوسف انه رد شهادته اذا اقل ما يبع للذكر والا واصل قال من قذف

كتاب الحدود

في حرسية او امارة وهي حلق منكم تبطل فعلياً الحركه مع قيام الملك وهي موقفة فكانت الحركه لغيره فلم يكن زلفه وعن ابي يوسف ان دخل المكتبة يسقط الاحصان وهو قول زفره لان الملك اذا اكل في حق الوطى لم يلزمه لعقل الوطى نحو قول مالك الذات باق الحركه لغيره وانهم موقفة ولو قذف رجل واطى منه وهي اخذت من الرضاة لا يجوز لان الحركه مؤبدة وهذا هو الصحيح ولو قذف مكاتب او ممت وترك دفعه لاحد عليه يمكن التنبه في الحركه لما كان اختلاف الصحابة ولو قذف مجوساً زوج بامه ثم اسلم بعد عندي حنيفه وقال لا احل عليه هذا بناء على ان تزوج المجوسي بالمحارم له حكم السك في ما بينهم عند خلافها وقد مر في النكاح واذا دخل الحر في دار ايمان فقدت مسلماته فهو العبد وتدل التزم انفاء حقوق العباد ولا يملكه في ان لا يؤذي فيكون ملزماً ان لا يؤذي موجب اذا كان اذا بحد المسلم في قذف سقطت شهادته وان تلب قال المشافعي تقبل اذا كان في عرفه في الشهادات فاذا اخل الكافر في قذف لم يجز شهادته على اهل الذمة لان له الشهادة على جنسه فقد رتبتم له الحد فان اسلم قبلت شهادته عليهم وعلى المسلمين لان هذه شهادة استفادها بعداً لاسلام فلم تدخل تحت الرد بخلاف العبد اذا اخل في قذف لم اعق حيث لا تقبل شهادته لانه لا شهادته اصلاً في حال ايق فكان له شهادته بعد العتق من تمام حده فان ضربه عوطاً في قذف ثم اسلم ثم ضربه مابق جازت شهادته لان رد الشهاده متمم للحد فيكون صفة له وللقام بعد لاسلام بعض الحد فلا يكون رد الشهادة صفة له عن ابي يوسف انه رد شهادته اذا اقل ما يبع للذكر والا واصل قال من قذف

هذا الجواب نقض مستحق من غير عاقله ثم قد ادنى في الكتاب ثلث جلدات
 للذكره سابقا

لأن ما دونها لا يشق به الزجر وقد كوشنا نحن أن احذوا علماء راه الإمام بقدر بقدر

ما يعلم ان من جرد لا يتجلى باختلاف الناس عن ابي يوسف انه على عظم الجسم
لك الله اعلم

وصغر ^{منه} عتاده ^{منه} في كل ^{منه} نوع ^{منه} من ^{منه} ما ^{منه} في ^{منه} القل ^{منه} من ^{منه} حلال ^{منه} النار ^{منه} والقد ^{منه} بغير ^{منه} الزيف ^{منه}

من هذا القذف قال فان راى الاسلام ان يضم الى الضرر التبرع بالحسين عليه السلام صلوات الله

وقد نال الشريعة من الجحالة حتى جازان يلقي به في جازان يضع اليه الملعقة الملعقة في التفرقة بالحق

قبل ثبوتها كما شرع في أحد النسخ بالتعريف **والأشد** الضرب **التعزير** لأنه جرى التحقير فيه من

حيث ان من قبله فيمن من حيث الوصف كذا يؤكد الى ان المقصود من هذا
حيث ان من قبله فيمن من حيث الوصف كذا يؤكد الى ان المقصود من هذا

المخيف من حيث الشرقى على الأعضاء **قال** نعم جيل الزمان لأنه ثابت بالثبات جلا الشرب

تثبت بقول الحكامة والانه اعظم جايه حتى يبرح فيا لوجم له حلا الشرب لان سببه عيشين به
 اسد المرجب ١٣

محل هذا فلان سبيبه حمل احد الوالد ^{الذي} بالصادق له جري فيها العليط من حيث

وَالْإِسْلَامُ لَا يَنْتَهِى إِلَّا بِمَوْتِ الْفَرَسِ وَنَارِ الْقَبْرِ
وَأَمَّا مَا فِي هَذِهِ الْمَقَالَةِ مِنْ تَعْلِيلٍ وَمُجَابَّةٍ لِمَا
يُسَمَّى بِالْمُنَادِيَةِ فَهُوَ كَمَا نَحْنُ عَائِدُونَ إِلَى

الملك فيصل بن الحسين واصل ما هو عليه من سياسة السلام والاصلاح والعدل والعدل

الشيخ ادريس بن محمد بن عبد الله بن علي بن ابي طالب عليه السلام

[illegible]

۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴

[illegible][illegible][illegible][illegible]

٢٤٣
مؤلفات لاسوقه علان المؤقت
لعلهم الرت منسلا عفت لا

[illegible][illegible]

عن محمد بن داود عن أبيه عن
الحسين بن علي عن أبيه عن
يونس بن عبد العزيز عن أبيه عن
قيل إن

من اهل مكة روى
عن عائشة روى عنه مجاهد
عن عبد الواحد بن

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible][illegible][illegible]

یہ ایک فرد اور اس کا قلم ہے اس کے زیر قلم ایک نیا عالم ہے اور اس کا خط و کتابت اس کا

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: من أحب الله أحب الله وأهله وأرضه وأهله وأرضه وأهله وأرضه

قلت لا تخف اليه الا في عشرة دراهم
او قال قد ودي شركه

ویندوز این نسخه را در دسترس قرار داده است

عامة الطريق حسن الطلوي
ابن ام ايمن ولد له اربعة اولاد
ابو الوفاء وعيسى
عبد الوهاب
عبد الوهاب

من قال كان والرب الواحد او ادعى
الاجناس لله استشهد به

وہاں سے تشریف لے کر آئے اور وہاں سے تشریف لے کر آئے

[illegible]

کے لئے اس طرح کی ضرورت ہے

[illegible]

يطبق على الخصة بغيرها فثبتت له الاشتراط المضروب كما قال في الكتاب هو ظاهر الرواية
وهو كالمهم رعاية كمال الجناية حتى لو سرق عشرة نبراقتها نقص من عشرة مضربة كالجيب
القطعة المختبر وذات سبعة مثاقيل لانه متعارف في عامة البلاد وقوله او ما يبلغ قيمته
عشرة دراهم اشارة الى ان غير ذلك اهم بعينه قيمته بها وان كان هبل كالمهم من لا يفتحه
فيكون الشبهة دارة وسببها من بعد ان شاء الله تعالى قال ابن عبد المعرف في القطع موام
لان النص لم يفصل وكان التصفيف متعدد فيتم كمال صيانة اموال الناس ويجب
القطع باقراة واحدة وهذا عندنا في حيفه وحكم وقال ابو يوسف لا يقطع الا بالاكل
موتين ويروى عنهما في مجلسين مختلفين لانه احدى في مجتمعين فمعتبلا اخرى في مجلسين
كذلك اعتبرنا في الزنا وطهران السرقة قد لا تفرقة فيمكن ان يكون له كافي لقصاص واحد
القتل ولا اعتبار بالشهادة لان الزيادة تقيد فيها لتقليل تهمة الكذب ولا تعيد في
الاقراة فيشاكلان كالتهمة وبأن الرجوع في حق الحد لا ينسد بالترك والرجوع في حق المال
لا يصح اصلا لان صاحب المال يكتبه واشترط الزيادة في الزنا بخلاف اعتبار فيقتصر
على ما يورد الشرع قال ويجب بشهادة شاهدين يتحقق الظهور كما في ما تراه الحقون ينبغي
ان يسهل ان لا يسهل في يقيمة السرقة وتاهيتها ونما في وصاكنه الزيادة الاحتياط كما امر
في الحد ويجيبه الى ان يسأل من الشهود للتهمة قال واذا اشترط جماعة في
سرقة فاصاب كل واحد منهم عشرة دراهم قطع وان اصابه اقل لا يقطع لان الموجب سرقة
النصاب ويجب على كل واحد منهم مجبا يتم بغير كمال النصاب في حقه

هذا هو الحق في كل وقت من وقت لا يملكه الا بالاكل موتين ويروى عنهما في مجلسين مختلفين لانه احدى في مجتمعين فمعتبلا اخرى في مجلسين
كذلك اعتبرنا في الزنا وطهران السرقة قد لا تفرقة فيمكن ان يكون له كافي لقصاص واحد
القتل ولا اعتبار بالشهادة لان الزيادة تقيد فيها لتقليل تهمة الكذب ولا تعيد في
الاقراة فيشاكلان كالتهمة وبأن الرجوع في حق الحد لا ينسد بالترك والرجوع في حق المال
لا يصح اصلا لان صاحب المال يكتبه واشترط الزيادة في الزنا بخلاف اعتبار فيقتصر
على ما يورد الشرع قال ويجب بشهادة شاهدين يتحقق الظهور كما في ما تراه الحقون ينبغي
ان يسهل ان لا يسهل في يقيمة السرقة وتاهيتها ونما في وصاكنه الزيادة الاحتياط كما امر
في الحد ويجيبه الى ان يسأل من الشهود للتهمة قال واذا اشترط جماعة في
سرقة فاصاب كل واحد منهم عشرة دراهم قطع وان اصابه اقل لا يقطع لان الموجب سرقة
النصاب ويجب على كل واحد منهم مجبا يتم بغير كمال النصاب في حقه

باب ما يقطع فيه وما لا يقطع

ولا يقطع فيما يوجد من الخشب والشمع والفضة والبرص والطير
 والصيد والزيت والمغرة والنورة والاصل فيه حديث عائشة ردت قالت كانت تلمس لقطع
 عهد رسول الله عليه السلام في الشيء التافه اي الحقير وما يوجد من جنس مباح في الاصل
 بكونه خاير من غوب فيه حقير تقال لرغبات في الطعام لا تضمن به فقلما يوجد له على
 من المالك فلا حاجة الى شرع الزجر ولما لم يحل لقطع في سرقة ما دون النصاب لان
 الحز فيهما ناقص كما يرى ان الخشب تعلق على الابواب انما يدخل في الدار والعمارة لا الاحواز
 والطير يطير فاصيد بغيره وكذا السمكة العامة التي كانت فيه هو على تلك الصفة تورد
 الشيعة والحديث في بها ويدخل في السمك المالح والطير وفي الصيد الذي جازح البط
 والحمام لما ذكرنا ولا طلاق قوله عليه السلام لا قطع في الطير وعن ابو يوسف انه يجب
 القطع في كل شيء الا الطير والتراب السرقين هو قول الشافعي والحق عليه ما ذكرنا قال
 ولا قطع فيما يتسارع اليه الفساد كاللبن الحمر الفواكه الرطبة لقوله عليه السلام لا قطع في
 ثمر ولا كثرة ولا تجار وقيل لودي وقال عليه السلام لا قطع في الطعام والمواد والله اعلم
 ما يتسارع اليه فساد كالماء الاكل منه وما في معناه كالصبر والسكر لا يقطع الحنطة والسكر
 اجماعا وقال الشافعي يقطع فيه لقوله عليه السلام لا قطع في ثمر ولا كثرة فاذا اؤا الجرب الجربان
 قطع قلنا اخرج على فاق العادة والذي يؤيد الجرب في عادتهم هو اليابس من التمر في
 القطع قال لا قطع في الفاكهة على شجر الزرع الذي لم يحصد لعدم الاحواز

والطير يطير فاصيد بغيره وكذا السمكة العامة التي كانت فيه هو على تلك الصفة تورد
 الشيعة والحديث في بها ويدخل في السمك المالح والطير وفي الصيد الذي جازح البط
 والحمام لما ذكرنا ولا طلاق قوله عليه السلام لا قطع في الطير وعن ابو يوسف انه يجب
 القطع في كل شيء الا الطير والتراب السرقين هو قول الشافعي والحق عليه ما ذكرنا قال
 ولا قطع فيما يتسارع اليه الفساد كاللبن الحمر الفواكه الرطبة لقوله عليه السلام لا قطع في
 ثمر ولا كثرة ولا تجار وقيل لودي وقال عليه السلام لا قطع في الطعام والمواد والله اعلم
 ما يتسارع اليه فساد كالماء الاكل منه وما في معناه كالصبر والسكر لا يقطع الحنطة والسكر
 اجماعا وقال الشافعي يقطع فيه لقوله عليه السلام لا قطع في ثمر ولا كثرة فاذا اؤا الجرب الجربان
 قطع قلنا اخرج على فاق العادة والذي يؤيد الجرب في عادتهم هو اليابس من التمر في
 القطع قال لا قطع في الفاكهة على شجر الزرع الذي لم يحصد لعدم الاحواز

الهداية
 في كل شيء الا الطير والتراب السرقين هو قول الشافعي والحق عليه ما ذكرنا قال
 ولا قطع فيما يتسارع اليه الفساد كاللبن الحمر الفواكه الرطبة لقوله عليه السلام لا قطع في
 ثمر ولا كثرة ولا تجار وقيل لودي وقال عليه السلام لا قطع في الطعام والمواد والله اعلم
 ما يتسارع اليه فساد كالماء الاكل منه وما في معناه كالصبر والسكر لا يقطع الحنطة والسكر
 اجماعا وقال الشافعي يقطع فيه لقوله عليه السلام لا قطع في ثمر ولا كثرة فاذا اؤا الجرب الجربان
 قطع قلنا اخرج على فاق العادة والذي يؤيد الجرب في عادتهم هو اليابس من التمر في
 القطع قال لا قطع في الفاكهة على شجر الزرع الذي لم يحصد لعدم الاحواز

الهداية
 في كل شيء الا الطير والتراب السرقين هو قول الشافعي والحق عليه ما ذكرنا قال
 ولا قطع فيما يتسارع اليه الفساد كاللبن الحمر الفواكه الرطبة لقوله عليه السلام لا قطع في
 ثمر ولا كثرة ولا تجار وقيل لودي وقال عليه السلام لا قطع في الطعام والمواد والله اعلم
 ما يتسارع اليه فساد كالماء الاكل منه وما في معناه كالصبر والسكر لا يقطع الحنطة والسكر
 اجماعا وقال الشافعي يقطع فيه لقوله عليه السلام لا قطع في ثمر ولا كثرة فاذا اؤا الجرب الجربان
 قطع قلنا اخرج على فاق العادة والذي يؤيد الجرب في عادتهم هو اليابس من التمر في
 القطع قال لا قطع في الفاكهة على شجر الزرع الذي لم يحصد لعدم الاحواز

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام

مؤمنة بالله في بن أبي تقدم الزاجر وصار لها ذاباعة المالك من السارق

٢٤١
وَقَالَ ابْنُ يَسْفَعَ الشَّافِعِيُّ عَلَيْهِ الْقَطْعُ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ نَبَشَ قِطْعَانَهُ وَلَا يَمَالُ مَقْتُومٌ
عُورٌ وَجَوْنُهُ لَمْ يَقْطَعْ فِيهِ لَمْ يَقُولْ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَقْطَعْ عَلَى الْخُتْفِيِّ وَهُوَ النَّبَاشُ بِقِطْعِ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ وَلَا لَمْ لَشَبْهُةٌ تَمَكَّنَتْ فِي الْمَلِكِ لِأَنَّهُ لَا مَلِكَ لِمَيْتٍ حَقِيقَةٌ وَلَا الْوَارِثُ لِمَقْتَدِمٍ
حَاجَةُ الْمَيْتِ قَدْ تَمَكَّنَ الْخَلْلُ فِي الْمَقْصُودِ وَهَذَا لِأَنَّهُ لَا جَانِبَ فِي نَفْسِهِ نَادِرَةُ الْوُجُودِ
وَأَرَادَ غَيْرَ مَرْفُوعٍ أَوْ هُوَ مَعْمُولٌ عَلَى سِيَاسَتِهِ فَإِنْ كَانَ الْقَبْرِ فِي بَيْتٍ مَقْفَلٍ فَهُوَ عَلَى الْخِلَافِ
فِي الصَّحِيحِ لِمَا قُلْنَا لَكُنْ الذَّاسِقُ مِنْ تَابُوتٍ فِي الْقَافِةِ وَفِيهِ لِمَيْتٍ لِمَا يَبْأَى وَلَا يَقْطَعْ السَّارِقُ
مَنْ بَيْتَ الْمَالِ لَا يَمَالُ الْعَامَّةُ وَهُوَ مِنْهُ مَخْرُوضٌ مَالُ السَّارِقِ فِيهِ شَرٌّ لِمَا قُلْنَا وَمِنْ
عَلَى إِخْرَادِهِمْ فِيهِ قَضِيَّةٌ مِثْلُهَا لَا يَقْطَعْ لِأَنَّهُ اسْتِيفَاءٌ مُحَقَّقٌ وَالْحَالُ وَالْمَوْجَلُ فِيهِ سَوَاءٌ
اسْتَحْسَانًا لِأَنَّ التَّأْخِيلَ لِمَا تَأَخَّرَ الْمَطْلَبَةُ وَكَانَ الذَّاسِقُ زِيَادَةً عَلَى حَقِّهِ لَا يَمَقَّدُ رِجْفٌ
بِالْإِضَافَةِ وَإِنْ سَرِقَ مِنْهُ مَخْرُوضٌ قَطَعَ لَهُ لَيْسَ لَهُ وَلَا يَةُ اسْتِيفَاءٌ مِنْهُ لَا يَبْأَى
بِالْإِضَافَةِ وَعَنْ ابْنِ يَسْفَعَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعْ لِأَنَّهُ إِنْ أَخَذَهُ عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ قَضَاءٌ مِنْ
حَقِّهِ وَهَذَا مِنْ حَقِّهِ قُلْنَا هَذَا قَوْلٌ لَا يَسْتَنْدِ عَلَى دَلِيلٍ ظَاهِرٍ فَلَا يَغْتَبَرُ بِهِ إِنْ انْصَالَ لِلدَّعْوَى
بِهِ حَتَّى كَوْنُهَا فِي كِتَابٍ مِنْ كِتَابِ هَذَا الْخَلْلُ فِي مَوْضِعِ الْخِلَافِ لَوْ كَانَ حَقُّهُ دِرَاهِمَ فَرَسٍ مِنْهُ
ذَانِ بِقِلٍّ يَقْطَعْ لَهُ لَيْسَ لِحَقِّهِ الْإِخْذُ وَقِيلَ لَا يَقْطَعْ لِأَنَّهُ الْقَوْرُ وَجَسَتْ أَحَدٌ مِنْ سَرَقٍ هَيْتًا
قَطَعَ فِيهَا قَرْنُهَا خَمْسَ عَادٍ فِيهَا وَهِيَ بِجَالِهَا لَا يَقْطَعْ وَالتَّحْقِيقُ أَنَّ لَيْسَ يَقْطَعْ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَى بَيْتِ يَسْفَعَ
هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ عَلَيْهِ الْقَوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنْ عَادَ قَطَعَهُ مِنْ غَيْرِ فَضْلٍ وَكَانَ الثَّانِيَّةُ
سِتْمَاةً وَلَا دَلِيلَ بَلِّ أَقْبَرُ لِمَقْتَدِمٍ الزَّاجِرُ وَمَا كَذَا أَتْبَاعُهُ الْمَالُ مَنِ السَّارِقِ

عَلَّامُ الْغُيُوبِ فِي الْمَنَازِلِ الْعَالِيَةِ الْمَرْفُوعَةِ الْكَرِيمَةِ

[illegible][illegible][illegible]

الولاية

[illegible]

۲۶۸۳۰۳۱۳

وان قطع سارق لم يرقه فسرقت منه فليكن كولا لولا ليرتفع ان يقطع السارق الثاني لان المال
 غير مستوفى في حق السارق حتى لا يجب عليه ان يمان بالهلاك فلهذا عقد موجبة في نفسها
 وللاول كاية الخصومة في الاستاذ في رواية الحجة لئلا يرد واجبه عليه ولو سرق لثا في ان يقطع
 الاول وبعد ما درى الحد بشيخه يقطع خصومة الاول لان سقوط التقوم ضرورة القطع لم يرد
 فضا كما ان صاحب من سرق سرقة فوهما على المال قبل ان يرفع الحكم لم يقطع وعلى من يرفع
 انه يقطع اعتبارا بما اذا ردة على المرافعة وجب الظاهر ان الخصومة شرط لظهور السرقة لان البينة
 انما تجلج حجة ضرورة قطع المناذرة وقتا نقطعت الخصومة بخلاف ما وجد المرافعة لانهما
 الخصومة باصول مقصودها فتبقى قد بدلت اذا قضى على رجل بالقطع في سرقة فوهبت له
 لم يقطع حصة المالك لانه كذا انما اذا عاها المالك اياه وقال دفعوا الشا فعي ردة يقطع وهو
 رواية عن ابى يوسف ان السرقة قد تمت انعقادا وظهورا وبيع المالك العارض لم يثبت قيام
 المالك وقت السرقة فلا يشترط كذا انما ان شاء فقول القضاء فان الباب لو وقع الاستيفاء
 عنه بالاستية ثاء اذا القضاء لا يقطع حق الله تعالى وهو ظاهر عندنا واذا كان
 كذا انما يشترط قيام الخصومة عند الاستيفاء وصار كما اذا ملكه امانه قبل القضاء
 وان كان كذلك اذا اقتضت قيمتها من النصاب يعني قبل الاستيفاء بعد القضاء وعن حماد
 انه يقطع وهو قول دفعوا الشا فعي اعتبارا بالنقصان في الامين وكذا ان كمال النصاب
 لما كان شرطاً يشترط قيامه عند الامضاء لما ذكرنا بخلاف النقصان في العين
 لان مضمون عليه فاعمل النصاب عيناً وديناً لما اذا استهلك كذا انما نقصان السرقة

الجمالية

فان كان السارق قد سرق من المالك مالاً فلهذا عقد موجبة في نفسها
 وان قطع سارق لم يرقه فسرقت منه فليكن كولا لولا ليرتفع ان يقطع السارق الثاني لان المال
 غير مستوفى في حق السارق حتى لا يجب عليه ان يمان بالهلاك فلهذا عقد موجبة في نفسها
 وللاول كاية الخصومة في الاستاذ في رواية الحجة لئلا يرد واجبه عليه ولو سرق لثا في ان يقطع
 الاول وبعد ما درى الحد بشيخه يقطع خصومة الاول لان سقوط التقوم ضرورة القطع لم يرد
 فضا كما ان صاحب من سرق سرقة فوهما على المال قبل ان يرفع الحكم لم يقطع وعلى من يرفع
 انه يقطع اعتبارا بما اذا ردة على المرافعة وجب الظاهر ان الخصومة شرط لظهور السرقة لان البينة
 انما تجلج حجة ضرورة قطع المناذرة وقتا نقطعت الخصومة بخلاف ما وجد المرافعة لانهما
 الخصومة باصول مقصودها فتبقى قد بدلت اذا قضى على رجل بالقطع في سرقة فوهبت له
 لم يقطع حصة المالك لانه كذا انما اذا عاها المالك اياه وقال دفعوا الشا فعي ردة يقطع وهو
 رواية عن ابى يوسف ان السرقة قد تمت انعقادا وظهورا وبيع المالك العارض لم يثبت قيام
 المالك وقت السرقة فلا يشترط كذا انما ان شاء فقول القضاء فان الباب لو وقع الاستيفاء
 عنه بالاستية ثاء اذا القضاء لا يقطع حق الله تعالى وهو ظاهر عندنا واذا كان
 كذا انما يشترط قيام الخصومة عند الاستيفاء وصار كما اذا ملكه امانه قبل القضاء
 وان كان كذلك اذا اقتضت قيمتها من النصاب يعني قبل الاستيفاء بعد القضاء وعن حماد
 انه يقطع وهو قول دفعوا الشا فعي اعتبارا بالنقصان في الامين وكذا ان كمال النصاب
 لما كان شرطاً يشترط قيامه عند الامضاء لما ذكرنا بخلاف النقصان في العين
 لان مضمون عليه فاعمل النصاب عيناً وديناً لما اذا استهلك كذا انما نقصان السرقة

[illegible]

وعنه في بي سفت هذا الاول سواد كل السواد ياد عنه كالحرق وعنه في راد ايضا كالحرق
اي ان كل الصنف السمر او الحرق سمر او سمر او الزعفران السمر او سمر

ولما لا يقطع عن المالك عند أبي حنيفة ره السواد نقصان فلا الوجوب لقطع الحق المالك

باب قطع الطريق

قال الأخير جماعة مستعملين واحد يقف على الامتناع فنصد اقطع الطريق فاخذ اقبل

ان ياخذوا ما لا يفتوا في حياضهم الامام حتى يجدوا ثوبه وان اخذوا مال مسلم او ذمي

والاخرى اذا قسم كل واحد منهم عشرة دراهم فصار اموالهم ثلث قيمته ذالك

الامام ايدهم و اولادهم من خلای وان فتكوا ولم ياخذوا ما لاشتهوا امام حن الاصل فيه

قوله تعالى عاقر الذين يمارون الله ورسوله الا يتوبوا منه الله اهلون الخ

عنه
على الإحسان

عز وجل لا ينفذون شرهم فيها ولا يوزنون ايضاً المباشرة في حركاتها واخافوا في شرط الله تعالى

الامتناع عن الحار بما لا يحقق الابلاغة والبالغة الثانية كما ينبغي ان تكونا وشرط ان يكون

المأخوذ مال مسلم أو ذي لب يكون العتقة مؤتي بها ولو لم يقطع الطريق على المستأمن كان حيب

القطر وشروطه الى انصاف حق كل واحد كيلا يستباح طرفه ولا ينشأ له ماله خطر والكل

قطع اليد اليمنى من الرجل اليسرى كيلا يؤدي الى تفويت جنس المنفعة والحالة الثالثة كما
أي انما هو العاقل والعاقل والعاقل

يَسْأَلُهَا لِمَ تَعْلَمُ ذَلِكَ وَقَدْ كُنْتَ تَحْتِ لَوْحِ الْأَوَّلِيَاءِ عَنْهُمْ لَا تَنْتَقِلُ إِلَى عَفْوِهِمْ لِأَدْحِ الشَّيْءِ

وَأَرَابَةُ إِذَا اقْتُلُوا وَآخِذُوا الْمَالَ فَلَا مَامَ بِالْخِيَارِ أَنْ شَاءَ قَطْعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ

العدد اربعه
الترجمة مستوفى
اداءه باذن
محلى للترجمة
والاخرى من
لغة فارس الى
الفارسية
دور محمد
في ادب الفرس
اصحابها
كليلة ودينور
وغير ذلك

[illegible][illegible]

جملہ
کتابیات السوفیہ

الصلابة

for the

1/2

12/26/11

الموافق ١٢٠٢

...

10/1/77

وہو

12

100

مفتی محمد رفیع

2/2

وزير الداخلية

١٢

الشيخ محمد بن عبد الوهاب

۱۰۰

١٠٠

...

۱۰۰



١٠

10/10/10

مجلس

مکاتیب

11

مفتی محمد رفیع

Abstract

۱۵۷۶

.....

--	--

[illegible]

والله اعلم بالصواب

من خلال فتاوى و صلواتهم ان شاء الله تعالى ان شاء الله تعالى قال محمد بن يعقوب و يصلح لا يقطع

جناية واحدة فلا توجب من كان ما دون النفس المخل في النفس في اربل احد كحد السر والرجم

وَقَدْ رَأَى الْبُحْرَانُ وَاحِدَةً لَمْ تَلْظُظْ لَمْ تَلْظُظْ سَبِيحًا أَوْ هُوَ تَقْوِيَتِ الْأَصْنَافُ عَلَى التَّأْخِي بِالْقَتْلِ وَاجْتِلَا
 مِنْ حَتَّى تَمُوتَ قَلْبُهَا لَمْ تَلْظُظْ لَمْ تَلْظُظْ سَبِيحًا أَوْ هُوَ تَقْوِيَتِ الْأَصْنَافُ عَلَى التَّأْخِي بِالْقَتْلِ وَاجْتِلَا

وَقَدْ كَانَ قَطْعُ الْبَيْتِ الرَّجُلَ مَعْقُوفٍ كَبِيرٍ حَلَا وَاحِدًا وَأَنْ كَانَ فِي الْقَصْرِ حَالَيْنِ الْمَتَاخِلِ فِي

الحمد لله الذي جعل في الكتاب القيد بين الصديق تركه هو ظاهر الرواية وعنه أبي يوسف

الذي لا يتركه منصوص عليه المقصود الشهير ليكتبر به غيره ومن يقول أقل الشهير بالقتل و
 من جانيه لا عام ١١

السابقة في الصليب فيخبر فيه ثم قال ويصلب حيا ويضع بطنه برحم الى ان يموت ومثله
 اليعاقبة سنة ١٢١٥

عن اكرنتي ورسن انما يقتل نمرود بسلب زوقا عن المثلة ووجه الاول وهو الاصح

قال: ولا يصح أكثر من ثلاثة

بده فيه الذي الى امر به وعن ابى يوسف انه يترك على خشية حتى

بما تقدم فيم تطلب رابعه غير متناهي الاصل فيما ذكرنا والنهاية غير مطلوبة

فقال واذا الفاطمة ولدت فاحملها علي في فم الخد الصغير باسمه في الصغرى تدبسه فان باسمه

الصلوات على سيدنا محمد وآله الطاهرين
 اللهم صل على محمد وآله الطاهرين
 صلواتك عليهم في كل وقت
 صلواتك عليهم في كل حين
 صلواتك عليهم في كل يوم
 صلواتك عليهم في كل شهر
 صلواتك عليهم في كل سنة
 صلواتك عليهم في كل وقت
 صلواتك عليهم في كل حين
 صلواتك عليهم في كل يوم
 صلواتك عليهم في كل شهر
 صلواتك عليهم في كل سنة

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ

[illegible]

مذاهب اربعه و اخيرا كذا في مذهبهم و افق الاثر في مذهبهم و افق الاثر في مذهبهم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

[illegible][illegible]

الهداية

کتاب السیرۃ

الحکم یعنی الحکمہ

وضع القطع سليم السلام

سید محمد علی

الحاصل في المصنفين

في اناجيا

لأنه لا بد من هذا الجنابة فظهر حق العبد هو ما ذكرناه فيستوفى الولى وان اخذ ما كان جرح
قطعت يده وبطلت الجراحات لانه لما وجه له احد حقه الله سقطت عصمة
النفوس حقا للعبد كما يسقط عصمة المالك ان اخذ من ثايب قبل قتل عمه فان شاء اذ
قتله وان شاء اغواضه لان الحد في هذه الجمالية لا يقام بفعل التوبة للاستثناء
المدكور في النص لان التوبة تنوق على المال ولا قطع في مثله فظهر حق العبد
في النقص المالك حتى يستوفى الولى القصاص ويغفو ويحبب لضمه لاذاهات في امواله
وان كان من القطع صلبا ومجنونا او ذوحم فهو من المقطع عليه سقط الحد عن الباقي
فالمذكور في الصبي المجنون قوله في حيفته وزفره وعن ابي يوسف رده انه لو اضر العقال
يحد الباقي وعلى هذا التفرقة الصغرى للزم المباح شواصل والردء تابع ولا دخل في مباحة
العقل ولا اعتبار بالخلل في النعم وفي عكسه ينكسر المعنى الحكم وكما ان جنابة واحدة
قامت بالكل فاذا المذيق فعل بعضهم موجبا كان فعل الباقي بعضا لعله وبلاي ثبت
الحكم قصارا لما لحق مع المأمدة آماذ والرحم المحرم قد قبل تأويله اذا كان المال مشتركا
بين المقطع عليه ولا محرم مطلق لان الجنابة واحدة على ما ذكرناه والامتناع في حق
البعض يوجب الامتناع في حق الباقي بخلاف ما اذا كان فيهم مستامن لان الامتناع في
حقه لخلل في العصمة وهو ينحصر آماها الامتناع لخلل في الحرز والقاذلة حرز واحد
واذا سقط الحد صار اقل الى الاول فظهر حق العبد على ما ذكرناه فان شاء واقتلوا
وان شاء اغواضوا واقطع بعض القاذلة الطريق على البعض لم يجب الحد

لان الخو واحد فصاروا كقافلة كذا واحد ومن قطع للطريق ليلا او نهارا في الطريقين
 الكوفة والنجف فليس يقطع الطريق استعمالا وفي التقاسم يكون قاطع الطريق وهو قو
 للشافعي اوجوده حقيقة وعمل ابي يوسف انه يجب له ان كان خارجا الى مصر وان كان بقية
 لانه لا يلحقه الغوث وعنه ان قالوا انها ارباب السلاح او ليل ارباب او بالخشب فهم قطاع
 الطريق لان السلاح لا يثبت والغوث يطعم بالديار وفيه نقول ان قطع الطريق يقطع
 المارة ولا يتحقق ذلك في مصر وقبر منه لان الظاهر حقوق الغوث لانهم يوخذون
 ببرد المال ليدفعوا الحق الى المستحق ويؤدبون ويحبسون لارتكابهم الجناية ولو قتلوا فالامر
 في ارباب الدية لما بينا ومن خفق رجلا حتى قتله فالدية على عاقلة عند ابي حنيفة وهي
 مائة الفقتل بمنقل وسندين في ارباب الديات ان شاء الله تعالى وان خفق في مصر
 غير مرة قتل به لانه صاوسا عيا في الارض بالفساد في دفع شره بالقتل والله اعلم

کتاب السیر

السيد محمد سيرة وهو الطريقة في الامور وفي الشرع تخص بسيرة النبي عليه السلام في صفاته
 وسمي سيرة في القرن ١٢
 قال الجهاد فرض على الكفاية اذا قام به فويل من الناس سقط عن الباقيين اما الفرضية
 اما الفردية
 فقله تعالى فاقتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة وقله عليه السلام الجهاد افاض الى
 يوم القيامة وارايد به فرضا باقيا وهو فرض على الكفاية لانه ما فرض لغيره اذ هو افساد في
 دينكم من بين شعرت ان تفسد وكن ارايد من بين عباس
 نفسه اما فرض لا غير ارايد من الله ودفعت الشرع العباد فاذا حصل المقصود بالبعض سقط
 عن الباقيين كسائر الجوازات ورحم الله من لم يبق باحلام جميع الناس بتركه لان الوجوب

الخطبة

كتاب السيد

على كل واحد منكم ان يقطع مادة الجهاد من كذا وكذا السلاح ^{التي هي عليه} على الكفاية ^{التي هي عليه} الا ان يكون النقص
عاما فيصير من فضل كذا على ان لا يقطع الا في حالة الضرورة ^{التي هي عليه} وقال في الجهاد الصغير
الجهاد واجب لان المسلمين في سعة حتى يحتاج اليهم فاول هذه الكلام اشارة الى الوجوب
على الكفاية واخيرة الى النفي العام وهذا لان المقصود عند ذلك لا يتصل الا باقامة
الكل فيفترض على كل وقتال الكفار واجب ان لم يرد العوماء لا يجب الجهاد على الصبي
لان الصبي مطعون الدرجة ولا عبدا لا امرأة لتقدم حق المولى للزوج ولا عمنى لا مقعد لا قطع
الجهاد فانهم من جهة واحدة على بلد ^{التي هي عليه} جميع الناس لندفع خروج المرأة بغير إذن وجهها طاعة
بغير إذن المولى لانه صار فرضي عين ملك الدين رفق النكاح لا يقطع حتى فوضلا هيمن كافي
المصولة والصوم ^{التي هي عليه} لا يقطع ^{التي هي عليه} بغيرها مقننا فلا ضرورة الى ابطال حق المولى
والزوج وكبروا الجعل سادام للمسلمين في كانه يندبه الا اجر ولا ضرر مرة اليه لان بيت مال
مكة ليس ارباب المسلمين في الميراثي فالأباس بان يقوى بعضهم بعضا كان فيه
دفع الغير والاعمال التي في الامن بولاد اذن النبي عليه السلام اخذ دروعا من صفوان
وعمر كان يدرى الامزب من ادى الخيلة ويعطى الشاخص فرس القاعد

باب كيفية القتال

واذا دخل المسلمون الى الحرب فاحذر من اعدائهم او حصان دعوه الى الاسلام ^{التي هي عليه} فان اصابهم
ان النبي عليه السلام لما قاتل قريشا حتى دعاهم الى الاسلام فان اجابوا القوا من قتالهم
لحصول المقصود وقد قال صلعم اقرئت اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله الحاشي

هذا الحديث يدل على وجوب الجهاد على كل مسلم بالغ عاقل قادر على القتال
ولا يفيق من النوم ولا يقطع الا في حالة الضرورة
والجهاد واجب لان المسلمين في سعة حتى يحتاج اليهم فاول هذه الكلام اشارة الى الوجوب
على الكفاية واخيرة الى النفي العام وهذا لان المقصود عند ذلك لا يتصل الا باقامة
الكل فيفترض على كل وقتال الكفار واجب ان لم يرد العوماء لا يجب الجهاد على الصبي
لان الصبي مطعون الدرجة ولا عبدا لا امرأة لتقدم حق المولى للزوج ولا عمنى لا مقعد لا قطع
الجهاد فانهم من جهة واحدة على بلد جميع الناس لندفع خروج المرأة بغير إذن وجهها طاعة
بغير إذن المولى لانه صار فرضي عين ملك الدين رفق النكاح لا يقطع حتى فوضلا هيمن كافي
المصولة والصوم لا يقطع بغيرها مقننا فلا ضرورة الى ابطال حق المولى
والزوج وكبروا الجعل سادام للمسلمين في كانه يندبه الا اجر ولا ضرر مرة اليه لان بيت مال
مكة ليس ارباب المسلمين في الميراثي فالأباس بان يقوى بعضهم بعضا كان فيه
دفع الغير والاعمال التي في الامن بولاد اذن النبي عليه السلام اخذ دروعا من صفوان
وعمر كان يدرى الامزب من ادى الخيلة ويعطى الشاخص فرس القاعد

هذا الحديث يدل على وجوب الجهاد على كل مسلم بالغ عاقل قادر على القتال
ولا يفيق من النوم ولا يقطع الا في حالة الضرورة
والجهاد واجب لان المسلمين في سعة حتى يحتاج اليهم فاول هذه الكلام اشارة الى الوجوب
على الكفاية واخيرة الى النفي العام وهذا لان المقصود عند ذلك لا يتصل الا باقامة
الكل فيفترض على كل وقتال الكفار واجب ان لم يرد العوماء لا يجب الجهاد على الصبي
لان الصبي مطعون الدرجة ولا عبدا لا امرأة لتقدم حق المولى للزوج ولا عمنى لا مقعد لا قطع
الجهاد فانهم من جهة واحدة على بلد جميع الناس لندفع خروج المرأة بغير إذن وجهها طاعة
بغير إذن المولى لانه صار فرضي عين ملك الدين رفق النكاح لا يقطع حتى فوضلا هيمن كافي
المصولة والصوم لا يقطع بغيرها مقننا فلا ضرورة الى ابطال حق المولى
والزوج وكبروا الجعل سادام للمسلمين في كانه يندبه الا اجر ولا ضرر مرة اليه لان بيت مال
مكة ليس ارباب المسلمين في الميراثي فالأباس بان يقوى بعضهم بعضا كان فيه
دفع الغير والاعمال التي في الامن بولاد اذن النبي عليه السلام اخذ دروعا من صفوان
وعمر كان يدرى الامزب من ادى الخيلة ويعطى الشاخص فرس القاعد

[illegible][illegible]

۲۹۳۶۱

فيهم سلم اسلحتهم وخرجوا في الفجر فمضى عليهم السلام بالنزول في بيضة الاسلام وقتل الاسير
والناجر ضرر خاص لان قبل الجول من من مسلحوا فلو امتنع باعتبار كالتسديد بانه لو تفرقوا
بصبيان المسلمين او كاسارى لم يلقوا عن صيهم لاسباب وقصدت بالرمي لكانت
ان تعدد التمييز فعلا فقد امكن قصدا والطاعة بحسب لطاقتهم وما اصابوا منهم كادية
عليهم ولا كفارة لان الجهاد فرض والغرامات لا تقرب بالفرع من جهة كمال التخصصة لان
لا يمتنع عتاة الضمان لما فيه من احياء نفسه ما الجهاد فبني على ثلاث النسخ فبمتنع حذر
الضمان قال لا بأس باخراج النساء والمصاحف مع المسلمين اذا كان عسكرا عظيما
يؤمن عليهن الغالب هو السلامة والغالبا كالحق ويكره اخراج ذلك في سرية لا يؤمن عليهن
لان فيه تعرضهن على الصياع والضيعة وتعرضن لمصاحف الاستخفاف فانه يستخفون بمصاحفها
المسلمين هو الاول الصبر لقوله عليه السلام لا تسافر وابقوا في ارض العدو وودخل
مسلم اليهم ما كان لا بأس بان يحمل معه مصحفه اذا كان قوما يؤمن بالهدى لان الظاهر
عدم التعرض الجاهل غير من في العسكر العظيم فامة على يمين يمين كالحظ والسقي والملاذلة
فاما الشفوات فقل من في البيوت اذ وقع الفتنة ولا يباشر القتال لانه يستدل على ضعف
المسلمين اذ ائتمروا ضرورة ولا يستعمل خراجهم للباينة والخدمة فان كانوا اذ لم يخرجوا
فبالماء دون الحواشي ولا تقتل المرأة لا بالذن ذوجها ولا العبد الا بالذن سيده
لما ساءلوا عن العبد على بلد الضرورة ويبلغ للمسلمين ان لا يفسدوا
لان افترش اوردته وبجاءة فاقا باب

بقیہ اعمال خالصۃً بالمسافر ورنہ عیبت ۱۲ باب

[illegible][illegible]

٢٩٢٠٥١٣

[illegible]

خواجہ صفی ۲۹۹

الهداية

[illegible]

والماخوذ من المال بغير حصار ولا جنيته ^{عنه} اذا المراد ان لو ايسر حصارهم بالدرسلوار سوا كان في صفه
 ولا حصار فيه ^{عنه} سمعت نقرا عاتكة سرزاد

الجزية أما إذا لحق العيش ثم أخذ المال فهو غنيبة فيجب له أن يقسم الباقي بينهما لا يأخذ

بالتقاضي معذوراً والمرتبين فوادعهم أكراماً حتى ينظر في أمرهم لأن الإسلام يدعوهم منهم فحاش

از اطلاع از این امر

ناخبر هاهم بگوئی اسلام و یحیٰی علیہ السلام
 ضمیر الشان ۱۶ ضمیر الشان ۱۳

ولو اخذته لم يردده لانه مال غيره وعصوم لواحصر العدل المسلمين طلبوا الموادة على مال

يدفع المسلمون اليهم ولا يفعل الامام ما فيه من اعطاء الدين^{ية} والحق المذنب باهل الاسلام

١٣ صفت
١٤

في القيد الثاني

١٥

١٦

١٧

١٨

١٩

٢٠

٢١

٢٢

٢٣

٢٤

٢٥

٢٦

٢٧

٢٨

٢٩

٣٠

٣١

٣٢

٣٣

٣٤

٣٥

٣٦

٣٧

٣٨

٣٩

٤٠

٤١

٤٢

٤٣

٤٤

٤٥

٤٦

٤٧

٤٨

٤٩

٥٠

٥١

٥٢

٥٣

٥٤

٥٥

٥٦

٥٧

٥٨

٥٩

٦٠

٦١

٦٢

٦٣

٦٤

٦٥

٦٦

٦٧

٦٨

٦٩

٧٠

٧١

٧٢

٧٣

٧٤

٧٥

٧٦

٧٧

٧٨

٧٩

٨٠

٨١

٨٢

٨٣

٨٤

٨٥

٨٦

٨٧

٨٨

٨٩

٩٠

٩١

٩٢

٩٣

٩٤

٩٥

٩٦

٩٧

٩٨

٩٩

١٠٠

الاداکتھدالم

اهل الحرب لا يجزئ اليهم ان النبي عليه السلام يبيع عن بيع المسلمين اهل الحرب وكما

ايدىهم لان فيه قوتهم على قتال المسلمين فيمنع من ذلك ويكفي الكراع عما يدينه واكد الحديد

اصلا السلاح وكننا بعد اليه ادعته لاننا علمناه وان نقضوا واذا نقضوا فكلنا واعلنا وهذا هو

المستوفى

المعاش للمعام والنوبه العرفه بالنص والاعليه تسووم امر ومه ان يراى

مكة و هو حبيب علي في فصل اذا من جل حوا امرأة حرة كافرا او جماعة او اهل حصن او مكان

صالحا ما فهم لم يكن احد من المسلمين قتالهم ولا صل فيه قوله عليه السلام المسلمون تتكافؤ

آخره طوره فقهه دین مایه ۱۳۳۳

۱۰۰

مجلس الامم المتحدة

والله اعلم

16

لا بد من ان يكون

July 1941

مفتی محمد علی قاسمی

الموا د و ح

مجلس

[illegible]

مجلس خلیفہ

المستند

بسم الله الرحمن الرحيم

المقصود
يكون اعانة
الحرس الملكي
للمسرحه حال
مسيره الى ادم
بجانب الجيش
في الموضع
الذي يقرر
تحت اشراف
القوات
والتدريب
والا

[illegible]

فانی

[illegible]

في القتل وقد بينا في كتابنا في حلاله ما لم يمتدحوا من احد من الجيش فيه مفسدة يشهد الامام
الامان لم يمتدحوا في الامام لا قتياله على بايه بخلاف ما اذا كان في مفسدة كان رعا تقوت
المصلحة بالناحية فكان معه ولا يجوز انما في كانه من غير كذا كذا له على المسلمين
قال ولا اسير ولا اجبر بل عليه ما فيهم وراى تحت ايديهم فلا يجوز ان ياكلوا ولا يمسوا
بجمل الخوف ولا ينفوا بران عليه فيعزى الامان عن المصلحة ولا ينفوا على اشتد الامر عليهم
يجوز ان اسير او تاكل او ينفوا بامانه فلا يفتح لنا باب الفقه ومن اسلم في دار الحرب
ولم يجر اليه الا يصح امانه لم يمتدحوا ولا يجوز امان العبد المحجور عنه في حقيقته ان كان ياذن له
مولا في القتال وقال فيهم وهو قول الشافعي وهو ابو يوسف معه في رواية ومعه حقيقته
في رواية لمحمد قوله عليه تسلا امان العبد اصابه واكله ابو موسى الا شعري ولا مؤمن
مستمع فصحا ما به اعتبارا بالماذون له في القتال وبالماذون من الامان ولا يمان لكونه
بشرط الصلابة واجهاد عبادة ولا مستمع لتحقيق ازالة الخوف بغير اذن اعداء الدين و
اقامة المصلحة في حق جماعة المسلمين اذ الكلام في مثل هذه الحالة وانما يملك المسابقة
لما فيه من تعطل منافع المولى لا تعطل في مجرد القول ولا في حقيقته انه يجوز عن القتال فلا يصح
امانه لانه لا يخافون فلم يلاق الامان عمله بخلاف الماذون له في القتال لان الخوف منه متحقق
ولانه انما يملك المسابقة لانه تصوف في حق المولى على وجه لا يعزى عن احتمال الضرر في
حقه اذ امانه قتال وفيه ما ذكرناه لا يمتدح على بل هو الظاهر وفيه سد باب الاستعظام
بخلاف الماذون لانه رضي به والخطا نادرا لم يشر به القتال وبخلاف الماذون لانه خلعت
اسم المولى رضي ما ناه ١٢

في القتل وقد بينا في كتابنا في حلاله ما لم يمتدحوا من احد من الجيش فيه مفسدة يشهد الامام
الامان لم يمتدحوا في الامام لا قتياله على بايه بخلاف ما اذا كان في مفسدة كان رعا تقوت
المصلحة بالناحية فكان معه ولا يجوز انما في كانه من غير كذا كذا له على المسلمين
قال ولا اسير ولا اجبر بل عليه ما فيهم وراى تحت ايديهم فلا يجوز ان ياكلوا ولا يمسوا
بجمل الخوف ولا ينفوا بران عليه فيعزى الامان عن المصلحة ولا ينفوا على اشتد الامر عليهم
يجوز ان اسير او تاكل او ينفوا بامانه فلا يفتح لنا باب الفقه ومن اسلم في دار الحرب
ولم يجر اليه الا يصح امانه لم يمتدحوا ولا يجوز امان العبد المحجور عنه في حقيقته ان كان ياذن له
مولا في القتال وقال فيهم وهو قول الشافعي وهو ابو يوسف معه في رواية ومعه حقيقته
في رواية لمحمد قوله عليه تسلا امان العبد اصابه واكله ابو موسى الا شعري ولا مؤمن
مستمع فصحا ما به اعتبارا بالماذون له في القتال وبالماذون من الامان ولا يمان لكونه
بشرط الصلابة واجهاد عبادة ولا مستمع لتحقيق ازالة الخوف بغير اذن اعداء الدين و
اقامة المصلحة في حق جماعة المسلمين اذ الكلام في مثل هذه الحالة وانما يملك المسابقة
لما فيه من تعطل منافع المولى لا تعطل في مجرد القول ولا في حقيقته انه يجوز عن القتال فلا يصح
امانه لانه لا يخافون فلم يلاق الامان عمله بخلاف الماذون له في القتال لان الخوف منه متحقق
ولانه انما يملك المسابقة لانه تصوف في حق المولى على وجه لا يعزى عن احتمال الضرر في
حقه اذ امانه قتال وفيه ما ذكرناه لا يمتدح على بل هو الظاهر وفيه سد باب الاستعظام
بخلاف الماذون لانه رضي به والخطا نادرا لم يشر به القتال وبخلاف الماذون لانه خلعت
اسم المولى رضي ما ناه ١٢

في القتل وقد بينا في كتابنا في حلاله ما لم يمتدحوا من احد من الجيش فيه مفسدة يشهد الامام
الامان لم يمتدحوا في الامام لا قتياله على بايه بخلاف ما اذا كان في مفسدة كان رعا تقوت
المصلحة بالناحية فكان معه ولا يجوز انما في كانه من غير كذا كذا له على المسلمين
قال ولا اسير ولا اجبر بل عليه ما فيهم وراى تحت ايديهم فلا يجوز ان ياكلوا ولا يمسوا
بجمل الخوف ولا ينفوا بران عليه فيعزى الامان عن المصلحة ولا ينفوا على اشتد الامر عليهم
يجوز ان اسير او تاكل او ينفوا بامانه فلا يفتح لنا باب الفقه ومن اسلم في دار الحرب
ولم يجر اليه الا يصح امانه لم يمتدحوا ولا يجوز امان العبد المحجور عنه في حقيقته ان كان ياذن له
مولا في القتال وقال فيهم وهو قول الشافعي وهو ابو يوسف معه في رواية ومعه حقيقته
في رواية لمحمد قوله عليه تسلا امان العبد اصابه واكله ابو موسى الا شعري ولا مؤمن
مستمع فصحا ما به اعتبارا بالماذون له في القتال وبالماذون من الامان ولا يمان لكونه
بشرط الصلابة واجهاد عبادة ولا مستمع لتحقيق ازالة الخوف بغير اذن اعداء الدين و
اقامة المصلحة في حق جماعة المسلمين اذ الكلام في مثل هذه الحالة وانما يملك المسابقة
لما فيه من تعطل منافع المولى لا تعطل في مجرد القول ولا في حقيقته انه يجوز عن القتال فلا يصح
امانه لانه لا يخافون فلم يلاق الامان عمله بخلاف الماذون له في القتال لان الخوف منه متحقق
ولانه انما يملك المسابقة لانه تصوف في حق المولى على وجه لا يعزى عن احتمال الضرر في
حقه اذ امانه قتال وفيه ما ذكرناه لا يمتدح على بل هو الظاهر وفيه سد باب الاستعظام
بخلاف الماذون لانه رضي به والخطا نادرا لم يشر به القتال وبخلاف الماذون لانه خلعت
اسم المولى رضي ما ناه ١٢

عن الاسلام فهو عبارة الدعوة اليه ولاه مقابل الجزية ولاه مفرض عنه مسائلهم ذلك
واسقط الفرض فمعرفة قوله اول ما يصح هو لا يعقل لا يصح كالمجنون وان كان يعقل وهو مجنون
عن القتال ففعل الخلاف وان كان ما دونه في القتال ولا يصح ان يصح بالالتحاق

باب الغنائم وقسمتها

واذا افتقر الامام ببلد عتوة اي قهر فهو بالخيار ان شاء قسمها بين المسلمين كما فعل رسول الله
عليه السلام بخيبر وان شاء اقرها له عليه ووضع عليهم الجزية وعلى راضيه لم يخرج كذا
فعل في بلاد العراق بموافقة من العصاة ولم يخرج من خالفه في كل من ذلك قد عرفت وقيل
الاول هو الاول عند حاجة الغنائم في الثاني عند عدم الحاجة ليكون عند في الزمان الثاني
وهذا في العقار ما في المنقول المجزأ لا يجوز لمن بالرد عليهم لانه لم يرد به الشرع في
العقار خلاف الشافعي لان في لمن ابطال حتى للثامن او ملكهم فلا يجوز من غيرهم
بإعادله واخراج غير معادل لقتله بخلاف الرقاب لان الامام ان يبطل حكمهم راسا
بالقتل وانجته عليه ما رويناه وكان فيه نظر لانهم كالكافة العاملة للمسلمين العاملة
بوجوه الزراعة والمئون ورفعة مع ما ان يعطى به الذين يأتون من بعدوا اخراج
وان قل حلة فقد جمل ما كاد وانه وان من عليهم بالرقاب والارض بيد فم ايه من
المنقول بقدر ما يتصل العمل بالخروج عن حلة الكرامة قال وهو في الاسارى بالخيار
ان شاء قتلهم لانه عليه السلام قد قتل وكان فيه حكم مادة الفساد وان شاء
استرقهم لانه فيه دفع شرهم مع دفع المنفعة لاهل الاسلام وان شاء تركهم

الصلوة
عن الاسلام فهو عبارة الدعوة اليه ولاه مقابل الجزية ولاه مفرض عنه مسائلهم ذلك
واسقط الفرض فمعرفة قوله اول ما يصح هو لا يعقل لا يصح كالمجنون وان كان يعقل وهو مجنون
عن القتال ففعل الخلاف وان كان ما دونه في القتال ولا يصح ان يصح بالالتحاق
باب الغنائم وقسمتها
واذا افتقر الامام ببلد عتوة اي قهر فهو بالخيار ان شاء قسمها بين المسلمين كما فعل رسول الله
عليه السلام بخيبر وان شاء اقرها له عليه ووضع عليهم الجزية وعلى راضيه لم يخرج كذا
فعل في بلاد العراق بموافقة من العصاة ولم يخرج من خالفه في كل من ذلك قد عرفت وقيل
الاول هو الاول عند حاجة الغنائم في الثاني عند عدم الحاجة ليكون عند في الزمان الثاني
وهذا في العقار ما في المنقول المجزأ لا يجوز لمن بالرد عليهم لانه لم يرد به الشرع في
العقار خلاف الشافعي لان في لمن ابطال حتى للثامن او ملكهم فلا يجوز من غيرهم
بإعادله واخراج غير معادل لقتله بخلاف الرقاب لان الامام ان يبطل حكمهم راسا
بالقتل وانجته عليه ما رويناه وكان فيه نظر لانهم كالكافة العاملة للمسلمين العاملة
بوجوه الزراعة والمئون ورفعة مع ما ان يعطى به الذين يأتون من بعدوا اخراج
وان قل حلة فقد جمل ما كاد وانه وان من عليهم بالرقاب والارض بيد فم ايه من
المنقول بقدر ما يتصل العمل بالخروج عن حلة الكرامة قال وهو في الاسارى بالخيار
ان شاء قتلهم لانه عليه السلام قد قتل وكان فيه حكم مادة الفساد وان شاء
استرقهم لانه فيه دفع شرهم مع دفع المنفعة لاهل الاسلام وان شاء تركهم

[illegible]

الحار اذمة المسلمين لما بينا في مشرك العرب والموتدين على ما بين ان شاء الله تعالى لا يجوز
ان يرد هم الى اثار الحرب لان فيه تقوية على المسلمين قال اسلموا لا يقتلهم ولا تذاقر الشرب
ولان يستقيم توفير النفقة بعد انعقاد سبيل الملك بخلاف سلامهم قبل الاخذ لانه لم ينقذ
السبب بعد لا يفادي بالاسارى عندنا حقيقة وقال يفادي بهم اسارى المسلمين هو
قوله الشافعي لان فيه خلو لمسلم وهو اولى من قتل الكافر ولا تنفع به وله ان فيه
معونة الكفر لانه يعود حرا علينا ودفع شره اياه خير من استنقاذ الاسير المسلم لانه اذا
بقى في ايديهم كان يتلذذ في حقهم غير مضايق اليأس ولا علة تدفع اسيرهم اليهم مضايقا اليأس
اما المفاداة بما لا يأخذ منهم لا يجوز في المشركين من المذهب لنا اليأس في السير الكبار ان
لا بأس به اذا كان بالمسلمين حاجة استند لانه لا بأس به ولو كان اسلم الاسارى في
ايدينا لا يفادي بمسلم اسير في ايديهم لانه لا يفيد لانه اذا اطلب نفسه به وهو مأمون
على سلامه قال ولا يجوز للمسلم عليه على الاسارى خلافا للشافعي فانه يقول من
رسوله الله عليه السلام على بعض الاسارى يوم بدو ولنا قوله تعالى اقتلوا المشركين
حيث وجدتموهم لانه لا بأسوا والقسم ثبت حق الاسترقاق فيه فلا يجوز اسقاطه
بغير منفعة وعوض ما رواه منسوخ بما تونا واذا الاد الامام العود ومعه مواشي
فلم يقدر على نقلها الى ارا الاسلام ذبحها وخرقها ولا يعقرها ولا يتركها وقال الشافعي
بتركها لانه عليه السلام نهى عن ذبح الشاة الا لما كثر وتلنا ان ذبح الحيوان يجوز لغرض جميع
ولا غرض احده من كسر شاة الاملاء ثم عرق بالنار لانه يقطع منفعته عن الكفاس

الحار اذمة المسلمين لما بينا في مشرك العرب والموتدين على ما بين ان شاء الله تعالى لا يجوز
ان يرد هم الى اثار الحرب لان فيه تقوية على المسلمين قال اسلموا لا يقتلهم ولا تذاقر الشرب
ولان يستقيم توفير النفقة بعد انعقاد سبيل الملك بخلاف سلامهم قبل الاخذ لانه لم ينقذ
السبب بعد لا يفادي بالاسارى عندنا حقيقة وقال يفادي بهم اسارى المسلمين هو
قوله الشافعي لان فيه خلو لمسلم وهو اولى من قتل الكافر ولا تنفع به وله ان فيه
معونة الكفر لانه يعود حرا علينا ودفع شره اياه خير من استنقاذ الاسير المسلم لانه اذا
بقى في ايديهم كان يتلذذ في حقهم غير مضايق اليأس ولا علة تدفع اسيرهم اليهم مضايقا اليأس
اما المفاداة بما لا يأخذ منهم لا يجوز في المشركين من المذهب لنا اليأس في السير الكبار ان
لا بأس به اذا كان بالمسلمين حاجة استند لانه لا بأس به ولو كان اسلم الاسارى في
ايدينا لا يفادي بمسلم اسير في ايديهم لانه لا يفيد لانه اذا اطلب نفسه به وهو مأمون
على سلامه قال ولا يجوز للمسلم عليه على الاسارى خلافا للشافعي فانه يقول من
رسوله الله عليه السلام على بعض الاسارى يوم بدو ولنا قوله تعالى اقتلوا المشركين
حيث وجدتموهم لانه لا بأسوا والقسم ثبت حق الاسترقاق فيه فلا يجوز اسقاطه
بغير منفعة وعوض ما رواه منسوخ بما تونا واذا الاد الامام العود ومعه مواشي
فلم يقدر على نقلها الى ارا الاسلام ذبحها وخرقها ولا يعقرها ولا يتركها وقال الشافعي
بتركها لانه عليه السلام نهى عن ذبح الشاة الا لما كثر وتلنا ان ذبح الحيوان يجوز لغرض جميع
ولا غرض احده من كسر شاة الاملاء ثم عرق بالنار لانه يقطع منفعته عن الكفاس

الحار اذمة المسلمين لما بينا في مشرك العرب والموتدين على ما بين ان شاء الله تعالى لا يجوز
ان يرد هم الى اثار الحرب لان فيه تقوية على المسلمين قال اسلموا لا يقتلهم ولا تذاقر الشرب
ولان يستقيم توفير النفقة بعد انعقاد سبيل الملك بخلاف سلامهم قبل الاخذ لانه لم ينقذ
السبب بعد لا يفادي بالاسارى عندنا حقيقة وقال يفادي بهم اسارى المسلمين هو
قوله الشافعي لان فيه خلو لمسلم وهو اولى من قتل الكافر ولا تنفع به وله ان فيه
معونة الكفر لانه يعود حرا علينا ودفع شره اياه خير من استنقاذ الاسير المسلم لانه اذا
بقى في ايديهم كان يتلذذ في حقهم غير مضايق اليأس ولا علة تدفع اسيرهم اليهم مضايقا اليأس
اما المفاداة بما لا يأخذ منهم لا يجوز في المشركين من المذهب لنا اليأس في السير الكبار ان
لا بأس به اذا كان بالمسلمين حاجة استند لانه لا بأس به ولو كان اسلم الاسارى في
ايدينا لا يفادي بمسلم اسير في ايديهم لانه لا يفيد لانه اذا اطلب نفسه به وهو مأمون
على سلامه قال ولا يجوز للمسلم عليه على الاسارى خلافا للشافعي فانه يقول من
رسوله الله عليه السلام على بعض الاسارى يوم بدو ولنا قوله تعالى اقتلوا المشركين
حيث وجدتموهم لانه لا بأسوا والقسم ثبت حق الاسترقاق فيه فلا يجوز اسقاطه
بغير منفعة وعوض ما رواه منسوخ بما تونا واذا الاد الامام العود ومعه مواشي
فلم يقدر على نقلها الى ارا الاسلام ذبحها وخرقها ولا يعقرها ولا يتركها وقال الشافعي
بتركها لانه عليه السلام نهى عن ذبح الشاة الا لما كثر وتلنا ان ذبح الحيوان يجوز لغرض جميع
ولا غرض احده من كسر شاة الاملاء ثم عرق بالنار لانه يقطع منفعته عن الكفاس

[illegible]

الهائية

فلا يباح الانتفاع به الا الحاجة كما في الثياب الدواب في الاخرى قوله عليه السلام في طعام
 خير كونهما دافعا لها وان احتجوا كان الحكم بدلا على دليل الحاجة وهو كونه في دار الحرب
 لان الغزاة لا يستصحبون نفوسهم فكيف ظهر هذا مقامه فيها والميزة منقطعة فبق
 على اصل الابلحة الحاجة بخلاف السلاح لانه يستصحبه فانعدم دليل الحاجة وقد تم عليه
 الحاجة فيعتبر حقيقة ما يستعمل ثم يرد في المغنم اذا استغنى عنه والكتابة مثل السلاح والطعام
 كالمخزول والدم وما يستعمل فيه كالسهم الزيت قال يستعملوا الحطب في بعض النسخ الطيب
 ويذهبون بالدم من يوقوا به اللهبة لسائل الحاجة الى جميع ذلك ويقالوا لا يبعد من
 السلاح كل ذلك بلا قسم وتاويله اذا احتاج اليه بان لم يكن له سلاح وقبيلنا ولا يجوز
 ان يبيعوا من الغنيمة ولا يقولونه لان البيع يترب على الملك ولا ملك على ما قد مناه انما
 هو ابلحة وصار كالمباح له الطعام وقوله ولا يقولونه اشارة الى انه لا يبيعونه بالذهب
 الفضة والنقود لانه لا ضرورة الى ذلك فان باعه احدهم رد الفضة الى المغنم لانه مبدل
 عين كانت للجماعة واما الثياب المتاع فيكره الانتفاع بها قبل القسمة فمن غير حاجة للاشتراك
 الا ان يقسم الامام بينهم في دار الحرب فاذا احتجوا الى الثياب الدواب المتاع كان المحرم
 يستباح للضرورة والمكره اولى وهذا لان حق المدعى محتمل وحاجة هؤلاء متيقن بها
 فكان اولى بالوعاية ولم يكره القسمة في السلاح ولا فرق في الحقيقة فانه اذا احتاج
 واحد يباح له الانتفاع في الفصلين فان اخذ احدهما انكل يقسم في الفصلين بخلاف
 ما اذا احتجوا الى السبي حيث لا يقسم ولا حاجة اليه في فصول الحوائج

كتاب السيرة
 جلال
 كتاب السيرة
 جلال

ما روي عن هاشم ان النبي عليه السلام اعطى الفارس سهمين والرجل سهمًا فعارض فعلا
فترجم الى قوله وقد قال عليه السلام للفارس سهمان والرجل سهم كيف وقد روي عن ابن عمر
ان النبي عليه السلام قسم للفارس سهمين والرجل سهمًا اذا عارضت وايضا روي في رواية ثانية
ولان الفارس والفرس جنس واحد فيكون خناقا مثل فناء الرجل ففضل عليه سهم ولا تعد
اعتبارا قتلا ولا زيادة لتعد ومعرفة فناء الحاكم على سبيل الفارس سبيل النفس والفر
والرجل سبب واحد فكان استحقاقه على ضعفه ولا يسهمون لان من احد قال ابو يوسف
الفارس لما روي ان النبي عليه السلام اسهم الفارسين لان الواحد قد يعني بهما سائر الاشياء
ان البراء بن اوس قد فرس فيهم رسول الله عليه السلام لان الفارس واحد كان القتال
لا يتحقق بفارسين دفعة واحدة فلا يكون السبب لظاهر مفضي الى القتال عليه فليسهم
لواحد ولهمنا كما يسهم لثلاثة افراس ما رواه حميل على لتفصيل كما اعطى سلمة بن الاكوع
وهو اجل والبزنج العتاق سواء لان الارهاب مضاعف الى جنس الخيل في الكتاب قال الله
تعالى ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم واسلم الخيل يطلق على البراذين
والعتاق والجهين والمقرب اطلاقا واحدا لان العربي ان كان في الطلب والهرب اوى
فالبزنجون اصبر والجهين عطفاف في كل احد منهم منعة مقبرة فاستويا ومن حمل دار الحرب
فارسا ففوق فرسه استحق سهم الفارس ومن دخل الجلا فاشترى فوسا استحق سهم الرجل
خويلد لشافعي على عكس الفصلين هكذا روي ابن مباركة عن ابي حنيفة في الفصل الثاني
يستحق سهم الفارس والحاصل ان المقترع عندنا حالة الجائزة وعندنا حال اقتضاء الحرب

الصلابة
اما روي عن هاشم
ابو داود وقال
شعيب بن الصديق
استحق ان قال
نفسه عن
علي بن ابي حمزة
نفسه عن رسول الله
في كان الخيل
العتاق خمس
فيهم ثلثين
اقتار من فاعطى
واعطى سهمين
سواكل ابو داود
ونحو او هم انما
كلوا ما بقي فارس
فاحط الفارس
سهمين والعصا
سواك
عن ابن عمر
واشجع الواقدي
في المعاني
عن النبي صلى الله عليه
والسلام
سهمين
سواك
عن ابن عمر
واشجع الواقدي
في المعاني
عن النبي صلى الله عليه
والسلام

الصلابة
اما روي عن هاشم
ابو داود وقال
شعيب بن الصديق
استحق ان قال
نفسه عن
علي بن ابي حمزة
نفسه عن رسول الله
في كان الخيل
العتاق خمس
فيهم ثلثين
اقتار من فاعطى
واعطى سهمين
سواكل ابو داود
ونحو او هم انما
كلوا ما بقي فارس
فاحط الفارس
سهمين والعصا
سواك
عن ابن عمر
واشجع الواقدي
في المعاني
عن النبي صلى الله عليه
والسلام

فيمنعه المولى من الخروج الى القتال ثم العبد ما يرد فخره اذا قاتل لانه دخل تحت المولى فصار
 كالتاجر المارة بغيرها اذا كانت تلهو بالجوحي تقوم على الموضع لها اجرة من حقيقة القتال
 فيقام هذا النوع من الامانة مقام القتال بخلاف العبد لانه قادر على حقيقة القتال والذى
 لا يرد فخره اذا قاتل دول على الطريق ولم يقاتل كان فيه منفعة للمسلمين لانه ينادى على المسلمين
 في الدلالة اذا كانت فيه منفعة عظيمة ولا يبلغ بها السهم اذا قاتل لان الجماعة الاول ليس من حله
 ولا يسوي بينه وبين المسلم في حكم الجهاد واما الخمس فيقسم على ثلاثة اقسام سهم للثبات وسهم
 المساكين وسهم لمن السبيل يدخل فقرا ذوى القربى فيهم يقدرون لا يدفع اليه اغنيائهم
 وقال الشافعي لم خمس الخمس ليستوى فيه غنيهم وفقيرهم فيقسم بينهم المذكور مثل حظ الانثيين
 ويكون لبنى هاشم وبنو المطلب ومن غيرهم لقوله تعالى ولدا للفقير ومن غنيه فصل بين لقي المتقير
 ولما كان الخلفاء الاربع الراشدين قد قسموا على ثلثته سهم على نحو ما قلناه وكفى بهم قدوة
 وقال عليه السلام يا معشر بني هاشم ان الله تعالى لو وكلكم غساله الناس واوساخهم
 وعوضكم منها الخمس لكانت غنايتكم في حق من يثبت في حق المعوض وهم
 لا فقراء وانني عليه السلام اعطاهم للنصرة لا ترى انه عليه السلام على فقال انهم
 لم يزلوا معي هكذا في الجاهلية والاسلام وشكك بين اصابعه لعل ان المراد من النص
 قول النصره لا قول لقابله قال فاما ذكر الله تعالى في الخمس فانه لاقتسام الكلام بكتاب الله
 وسهم بني عليه السلام سقط جوده كما سقط الصفي لانه عليه السلام كان حقيقة برسالة
 ولا رسول بعده والى النبي شيء كان عليه السلام تكسبه لنفسه من الغنيمة

كتاب السيرة

فيمنعه المولى من الخروج الى القتال ثم العبد ما يرد فخره اذا قاتل لانه دخل تحت المولى فصار
 كالتاجر المارة بغيرها اذا كانت تلهو بالجوحي تقوم على الموضع لها اجرة من حقيقة القتال
 فيقام هذا النوع من الامانة مقام القتال بخلاف العبد لانه قادر على حقيقة القتال والذى
 لا يرد فخره اذا قاتل دول على الطريق ولم يقاتل كان فيه منفعة للمسلمين لانه ينادى على المسلمين
 في الدلالة اذا كانت فيه منفعة عظيمة ولا يبلغ بها السهم اذا قاتل لان الجماعة الاول ليس من حله
 ولا يسوي بينه وبين المسلم في حكم الجهاد واما الخمس فيقسم على ثلاثة اقسام سهم للثبات وسهم
 المساكين وسهم لمن السبيل يدخل فقرا ذوى القربى فيهم يقدرون لا يدفع اليه اغنيائهم
 وقال الشافعي لم خمس الخمس ليستوى فيه غنيهم وفقيرهم فيقسم بينهم المذكور مثل حظ الانثيين
 ويكون لبنى هاشم وبنو المطلب ومن غيرهم لقوله تعالى ولدا للفقير ومن غنيه فصل بين لقي المتقير
 ولما كان الخلفاء الاربع الراشدين قد قسموا على ثلثته سهم على نحو ما قلناه وكفى بهم قدوة
 وقال عليه السلام يا معشر بني هاشم ان الله تعالى لو وكلكم غساله الناس واوساخهم
 وعوضكم منها الخمس لكانت غنايتكم في حق من يثبت في حق المعوض وهم
 لا فقراء وانني عليه السلام اعطاهم للنصرة لا ترى انه عليه السلام على فقال انهم
 لم يزلوا معي هكذا في الجاهلية والاسلام وشكك بين اصابعه لعل ان المراد من النص
 قول النصره لا قول لقابله قال فاما ذكر الله تعالى في الخمس فانه لاقتسام الكلام بكتاب الله
 وسهم بني عليه السلام سقط جوده كما سقط الصفي لانه عليه السلام كان حقيقة برسالة
 ولا رسول بعده والى النبي شيء كان عليه السلام تكسبه لنفسه من الغنيمة

فيمنعه المولى من الخروج الى القتال ثم العبد ما يرد فخره اذا قاتل لانه دخل تحت المولى فصار
 كالتاجر المارة بغيرها اذا كانت تلهو بالجوحي تقوم على الموضع لها اجرة من حقيقة القتال
 فيقام هذا النوع من الامانة مقام القتال بخلاف العبد لانه قادر على حقيقة القتال والذى
 لا يرد فخره اذا قاتل دول على الطريق ولم يقاتل كان فيه منفعة للمسلمين لانه ينادى على المسلمين
 في الدلالة اذا كانت فيه منفعة عظيمة ولا يبلغ بها السهم اذا قاتل لان الجماعة الاول ليس من حله
 ولا يسوي بينه وبين المسلم في حكم الجهاد واما الخمس فيقسم على ثلاثة اقسام سهم للثبات وسهم
 المساكين وسهم لمن السبيل يدخل فقرا ذوى القربى فيهم يقدرون لا يدفع اليه اغنيائهم
 وقال الشافعي لم خمس الخمس ليستوى فيه غنيهم وفقيرهم فيقسم بينهم المذكور مثل حظ الانثيين
 ويكون لبنى هاشم وبنو المطلب ومن غيرهم لقوله تعالى ولدا للفقير ومن غنيه فصل بين لقي المتقير
 ولما كان الخلفاء الاربع الراشدين قد قسموا على ثلثته سهم على نحو ما قلناه وكفى بهم قدوة
 وقال عليه السلام يا معشر بني هاشم ان الله تعالى لو وكلكم غساله الناس واوساخهم
 وعوضكم منها الخمس لكانت غنايتكم في حق من يثبت في حق المعوض وهم
 لا فقراء وانني عليه السلام اعطاهم للنصرة لا ترى انه عليه السلام على فقال انهم
 لم يزلوا معي هكذا في الجاهلية والاسلام وشكك بين اصابعه لعل ان المراد من النص
 قول النصره لا قول لقابله قال فاما ذكر الله تعالى في الخمس فانه لاقتسام الكلام بكتاب الله
 وسهم بني عليه السلام سقط جوده كما سقط الصفي لانه عليه السلام كان حقيقة برسالة
 ولا رسول بعده والى النبي شيء كان عليه السلام تكسبه لنفسه من الغنيمة

[illegible]

المواد

[illegible]

۳۲۱

[illegible]

[illegible]

١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١
 ٤٧٢
 ٤٧٣
 ٤٧٤
 ٤٧٥
 ٤٧٦
 ٤٧٧
 ٤٧٨
 ٤٧٩
 ٤٨٠
 ٤٨١
 ٤٨٢
 ٤٨٣
 ٤٨٤
 ٤٨٥
 ٤٨٦
 ٤٨٧
 ٤٨٨
 ٤٨٩
 ٤٩٠
 ٤٩١
 ٤٩٢
 ٤٩٣
 ٤٩٤
 ٤٩٥
 ٤٩٦
 ٤٩٧
 ٤٩٨

216

مثل إدريس وإسماعيل وجارية وقال الشافعي يعرفونهم الرسول إلى الخليفة طاب له عليه ما

قد مثله وسهم ذوى القربى كما هو المستحقون في زمن النبي عليه السلام بالنصرة لما سويته
تأليفه في هذا الشأن

قال بعد ما انفق قال العبد الضعيف عصمه الله هذه الذي ذكره قول الكرخ قال الخوا

سهم العقيد منهم ساقط ايضا لا ريب من الاجماع وان فيه معنى الصداقة نظرا الى الشرف
 له فاقوى القرية العتيقة على الصلوة والسهم لا
 له من سهم ذوي القرية رابع

يُحَرِّمُ كَيْدَ الْمُحَارِبِينَ فِي الْقِتَالِ وَبِالْأَوَّلِ وَقِيلَ هُوَ الْأَخِيرُ يُلَوِّحُ بِرُؤُوسِهِمْ وَأَعْلَى الْقِتَالِ مِنْهُمْ وَالْأَوَّلُ

فَعَلَّ عَلَى سَقُوطِ حُجُومِ الْأَشْيَاءِ مَا أَقْرَبَ وَهَمَّ بِدُخُولِهَا فِي الْأَصْنَافِ الثَّلَاثَةِ وَأَدْخَلَ وَأَجَا

أما شأنه في الحرب مع غير إخوان الإسلام فالأمر بالقتال عليه في كل حال، ولا يفتقر إلى دليل، وهو ما حو

فهي وعظيمة اجلاس وسرنا واخمس خيمها واولو دخل واحد واحد ما كان يادون هاهم تقريبا

وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي تَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ تَكُونُوا مِنْهَا كَمَا كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ ۚ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَدْ كَفَرْتُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۚ

ما خذتم او غلبت فكان فقه قولكم على الامام (عليه السلام) انه اذا اخذ احدكم

كان فيه من المسلمين خلايوا واحد والآخر كانه لا يحب عليه نصرة

في التفضل قال ولا بأس بان ينقل الامام في حال القتال ويحضر على القتال فيقول

من قتل قتيلا فلا سلبه يقول للسرية قد جعلت لكم الوعد الحسن معناه بعد

ما دفع الخمس لان التعريض منذ اليه قال الله تعالى يا ايها النبي خضع المؤمنين على القتال

وهذا نوع آخر من تمديد يكون النفي على ما ذكر وقد يكون بغيره إلا أنه لا ينبغي للامام أن ينقل

ابن المأخوذ كان فيه ابطال حق الكل فان فعله مع السرية جاز ان التصرف اليه

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

والتحقيق في هذه المسألة هو الذي ينبغي ان يكون في اول الامر

الحمد لله

١٠

١٢٣٤٥٦٧٨٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩



॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

۱۰۰

子

12

4

10

五

15

د. محمد صالح المنجد

۱۰۰

ایک

11

17

باب استيلاء الكفار

١٠٠

627

الهداية

في كتاب الفقه في الدين من تأليف الشيخ الفقيه الميرزا محمد باقر الخليلي

وهو المستحب ما بينه ان شاء الله تعالى فان عكبتا على لئلا يحل لنا ما يحل من ذلك اعتبارا
لما في قوله تعالى وانما الله تعالى اعلم بما كنا عليه

بما هو ملاكها فاعلموا ان الله تعالى اذن بالذبح واخرها بالدم ملكوها وقال بالذبح فاعني
لا يملكها الا بالذبح

لا يملكونها لان الاستيلاء على ابدانها والمخطو لا يتوض سببا للملك على ما عرفت
لأنه اذا لم يملكها الا بالذبح فلا يجوز ان يملكها الا بالذبح

من قاعدة الخصم لئلا الاستيلاء ورد على ما في مخرج فينقض سببا للملك فعلا حاجة
لأنه اذا لم يملكها الا بالذبح فلا يجوز ان يملكها الا بالذبح

المكسبة كاستيلاء على ماله وهذا لان العصمة تثبت من اقامة الدليل ضرورة على الملك
من الاستيلاء فان اذات الملكية على ما كان غير ان الاستيلاء لا يفتقر الى الاخراج بالذبح

لان عبارة عن الاستيلاء على الجمل جازما ولا يخطو لغاية اذا اضمح سببا للزمنية فتفوق الملك
لأنه اذا لم يملكها الا بالذبح فلا يجوز ان يملكها الا بالذبح

وهو انساب الاجل فما ظنك بالملك العاجل فان ظهر عليه المسلمون فوجب ما لا يكون
قبل القسمة فهو لهم بغير شيء وان جازها بعد القسمة اخذوها بالقيمة ان احبوا القول

عليه لسلامه فيه في حصة قبل القسمة فهو ملك بغير شيء وان وجدته بعد القسمة فهو ملك
بالقيمة لان الملك القديم زال ملكه بغير ضلته فكان له حق الاخذ نظر الى الان في

الاخذ بعد القسمة ضررا بالماخوذ من ازالة ملكه الخاص فياخذ بالقيمة ليحتمل النظر
من الجانبين في الشك في قبل القسمة فعمامة فقل الضرر في اخذ بغير قيمة وان دخل

دار الحرب فاشترى ذلك واخرج الى دار الاسلام فملكه الاول بالخيار ان شاء
اخذ بالثمن الذي اشتراه وان شاء تركه لانه يتضرر بالاخذ مما لا اقرى ان يقره دفع

العوض بمقابلته فكان اعتدال النظر فاقبناه وكذا اشتراه بعرض ياخذ بقيمة العرض
وكو دهبه لسلام ياخذ بقيمة لانه ثبت له ملك خاص فلا يزال

في دار الحرب فاشترى ذلك واخرج الى دار الاسلام فملكه الاول بالخيار ان شاء
اخذ بالثمن الذي اشتراه وان شاء تركه لانه يتضرر بالاخذ مما لا اقرى ان يقره دفع

العوض بمقابلته فكان اعتدال النظر فاقبناه وكذا اشتراه بعرض ياخذ بقيمة العرض
وكو دهبه لسلام ياخذ بقيمة لانه ثبت له ملك خاص فلا يزال

في دار الحرب فاشترى ذلك واخرج الى دار الاسلام فملكه الاول بالخيار ان شاء
اخذ بالثمن الذي اشتراه وان شاء تركه لانه يتضرر بالاخذ مما لا اقرى ان يقره دفع

العوض بمقابلته فكان اعتدال النظر فاقبناه وكذا اشتراه بعرض ياخذ بقيمة العرض
وكو دهبه لسلام ياخذ بقيمة لانه ثبت له ملك خاص فلا يزال

في دار الحرب فاشترى ذلك واخرج الى دار الاسلام فملكه الاول بالخيار ان شاء
اخذ بالثمن الذي اشتراه وان شاء تركه لانه يتضرر بالاخذ مما لا اقرى ان يقره دفع

العوض بمقابلته فكان اعتدال النظر فاقبناه وكذا اشتراه بعرض ياخذ بقيمة العرض
وكو دهبه لسلام ياخذ بقيمة لانه ثبت له ملك خاص فلا يزال

في دار الحرب فاشترى ذلك واخرج الى دار الاسلام فملكه الاول بالخيار ان شاء
اخذ بالثمن الذي اشتراه وان شاء تركه لانه يتضرر بالاخذ مما لا اقرى ان يقره دفع

والسبب في ذلك ان الملك لا يملك الا بالذبح والملك العاجل فوجب ما لا يكون قبل القسمة فهو لهم بغير شيء وان جازها بعد القسمة اخذوها بالقيمة ان احبوا القول عليه لسلامه فيه في حصة قبل القسمة فهو ملك بغير شيء وان وجدته بعد القسمة فهو ملك بالقيمة لان الملك القديم زال ملكه بغير ضلته فكان له حق الاخذ نظر الى الان في الاخذ بعد القسمة ضررا بالماخوذ من ازالة ملكه الخاص فياخذ بالقيمة ليحتمل النظر من الجانبين في الشك في قبل القسمة فعمامة فقل الضرر في اخذ بغير قيمة وان دخل دار الحرب فاشترى ذلك واخرج الى دار الاسلام فملكه الاول بالخيار ان شاء اخذ بالثمن الذي اشتراه وان شاء تركه لانه يتضرر بالاخذ مما لا اقرى ان يقره دفع العوض بمقابلته فكان اعتدال النظر فاقبناه وكذا اشتراه بعرض ياخذ بقيمة العرض وكو دهبه لسلام ياخذ بقيمة لانه ثبت له ملك خاص فلا يزال في دار الحرب فاشترى ذلك واخرج الى دار الاسلام فملكه الاول بالخيار ان شاء اخذ بالثمن الذي اشتراه وان شاء تركه لانه يتضرر بالاخذ مما لا اقرى ان يقره دفع

كتاب السير

جمل

[illegible]

على نفسه بالخروج من دار الاسلام اعتبارها بالحق يدلول على ملكية من لا يملكه
 وقوله يدلول على فظهر يدلول على نفسه صوابا ومعه ما بنفسه فلم يبق حلالا لغيره
 لان يدلول على اقية لقيام يدلول على دار فتم ظم يدلول على دار فثبت الملك لهم عندنا حنفية
 يأخذها المالك القديم بغير شيء موهوبا كان ومشترا ومغفورا قبل القسمة وبعبارة القسمة وقوله
 عوضه عن بيت المال لانه لا يمكن اعادة القسمة لتفرق الغائبين بعد اجتماعهم وليس له على
 المال جعل الا بقرانه عامل لنفسه في زوجه انه ملكه وان كان بعد البيع واخذها ملكه
 انتهى كذا استدلوا اذ كليل للجمعاء لتظهر عند الخروج من دارنا بخلاف العبد على ما ذكرنا
 فان استلوا وجعلوا اخاه دار الاسلام فصاحبه ياخذ بالثمن ان شاء ما بينا فان اتى عبد
 ليجمعه وذهب مدبر من ستاع فاختاروا لشركون ذلك كل في اشترى جمل ذلك كله و
 اخرجه من دار الاسلام فان المولى ياخذ العبد بغير شيء الغرض في المتاع بالثمن فله عندنا حنفية
 ولا لا يا يا العبد ما معه بالثمن ان شاء واعتبارا بحالة الاجتماع لانه لو قد بينا
 احكم في كل فرد واذا دخل الحرب دارنا بايمان واشترى عبدا مسلما واخذه دار الحرب
 بعد ما بي حنفية ولا لا يعتبر كان ازالة كانت مستحقة بطريق معين وهو البتيم وقد
 انتهى كذا لا يجر عليه بغير في يد عبد او لا بي حنفية ان تخلص لمساخر عن ذل
 الكافر واجب في مقام الشطر وهو تباين الدارين مقام العلة وهو اعتاق تخلصه كما
 يقام مقامه في ذلك حيز مقام التفرق فيما اذا سلم احل الزوجين في دار الحرب واذا سلم عبد
 لحربي ثم خرج اليها او ظهر على داره فخرجوا وكان له اذا خرج عيدا على عسكر المسلمين

كتاب العتق

عن ملكه فله ان يملكه من دار الاسلام اعتبارها بالحق يدلول على ملكية من لا يملكه
 وقوله يدلول على فظهر يدلول على نفسه صوابا ومعه ما بنفسه فلم يبق حلالا لغيره
 لان يدلول على اقية لقيام يدلول على دار فتم ظم يدلول على دار فثبت الملك لهم عندنا حنفية
 يأخذها المالك القديم بغير شيء موهوبا كان ومشترا ومغفورا قبل القسمة وبعبارة القسمة وقوله
 عوضه عن بيت المال لانه لا يمكن اعادة القسمة لتفرق الغائبين بعد اجتماعهم وليس له على
 المال جعل الا بقرانه عامل لنفسه في زوجه انه ملكه وان كان بعد البيع واخذها ملكه
 انتهى كذا استدلوا اذ كليل للجمعاء لتظهر عند الخروج من دارنا بخلاف العبد على ما ذكرنا
 فان استلوا وجعلوا اخاه دار الاسلام فصاحبه ياخذ بالثمن ان شاء ما بينا فان اتى عبد
 ليجمعه وذهب مدبر من ستاع فاختاروا لشركون ذلك كل في اشترى جمل ذلك كله و
 اخرجه من دار الاسلام فان المولى ياخذ العبد بغير شيء الغرض في المتاع بالثمن فله عندنا حنفية
 ولا لا يا يا العبد ما معه بالثمن ان شاء واعتبارا بحالة الاجتماع لانه لو قد بينا
 احكم في كل فرد واذا دخل الحرب دارنا بايمان واشترى عبدا مسلما واخذه دار الحرب
 بعد ما بي حنفية ولا لا يعتبر كان ازالة كانت مستحقة بطريق معين وهو البتيم وقد
 انتهى كذا لا يجر عليه بغير في يد عبد او لا بي حنفية ان تخلص لمساخر عن ذل
 الكافر واجب في مقام الشطر وهو تباين الدارين مقام العلة وهو اعتاق تخلصه كما
 يقام مقامه في ذلك حيز مقام التفرق فيما اذا سلم احل الزوجين في دار الحرب واذا سلم عبد
 لحربي ثم خرج اليها او ظهر على داره فخرجوا وكان له اذا خرج عيدا على عسكر المسلمين

هذا هو الكتاب الذي فيه بيان ما يتعلق بعتق العتق من دار الاسلام الى دار الاسلام
 والى دار الحرب والى دار الاسلام من دار الحرب والى دار الاسلام من دار الاسلام
 والى دار الحرب من دار الاسلام والى دار الاسلام من دار الحرب والى دار الاسلام من دار الاسلام

[illegible][illegible]

فهم حرار المؤمن عبيد لطائف المسلمين وخروج الى رسول الله عليه السلام فقتلهم
بقوله قال هم عتقاء الله كانه احز نفسه بالخروج اليهم في غيابة اولئك الغنائم بمنفعة
المسلمين اذا ظهر على الارض واعتبارها في اول من عباد المسلمين لانها سبقت بكونها
على نفسه الحاجة في حقها في زيادة توكيد في حقهم الى اثبات اليها ابتداء فكان اولي

واذا دخل المسلم الى الحيوات جازا فلا يحل ان يتعرض بشئ مما هو اهل له من ماله ولا من
 حرمه الا يتعوض لهم بلاكسيما^{١٢} ^{لما لا يستحقه الا من كان له} ^{لما لا يستحقه الا من كان له}
 ضمن ان لا يتعوض لهم بلاكسيما^{١٣} ^{لما لا يستحقه الا من كان له} ^{لما لا يستحقه الا من كان له}
 ملكهم فاخذوا ما اهلهم وجسمهم وافعلوا فيهم ما فعلوا فيهم ولا ينعقدون لهم الا ما
 بخلافه لاسيما لانه غير مستأمن فيباح له التعرض ان اطاعوا طوعا فان عدت عليهم حتى
 التاجر فاخذ شيئا وخرج به ملكا ملكا عطفوا او ردوا لاسيما على مال مباح الا انه
 بسبب لغت فاجزى له خيرا فيه فيومر بالتصدق به هذا لان المحظوظ لا يمنع انقاذ
 على ما يبينه واذا دخل المسلم الى الحرب بايمان فاذا كان حربي واذا كان هو حربي

فخص بجدوها صاحبته ثم خرج اليها واستامن بحري لم يقض لاحد منها على صاحبها عيشة
 في المسوم والموتى ١٢ في المسوم ١٣
 اما الادانة فلان القضاء يعقل لولاية ولا ولاية وقت الادانة اصلها لا وقت القضاء على
 المستامن كانه ما التزم حكمه ولا تسليم فيما مضى من افعاله وانما التزم ذلك في المستقبل
 وان وجدت الادانة على المسوم في الزمان وقت ١٤
 واما العصب فلا يصار اليه الا الذي غصبه استولى عليه لمصادقة ما لا غير مع وجوده على
 لان دار الحرب دار قهر وغلبة لا دار
 فاما ما بالرواية من خروج المستامين لما اولادهم لو خرجوا مسلمين
 فليس له العصبه ما سب
 وابينا ان كان له لو كان حربيين فخلد ذلك ثم خرجا مستامين لما اولادهم لو خرجوا مسلمين
 في العصبه ١٥

[illegible]

كتاب الاستبصار

45.

وما في دار الاسلام من مال على خطيئة ابن ابي ربيعة على الله ان يقتل سقطه دون وصار

الوديعة فيما إذا الوديعة فلا نهافي يد التقدير لأن يد الودع كيد فعدو فاستعنا بنفسه

وَمَا لَكُمْ مِنْ آلِهَةٍ إِلَّا مَا تَدْعُونَ ۚ إِنَّكُمْ إِذْ تُدْعُونَ إِلَهُكُمْ لَأَنْتُمْ بِلَهُكُمْ أَنَّكُمْ تَبْغُونَ إِلَهُكُمُ الْمَعْلُومَ

لے مطالعہ انجمن علم الدین ۱۶

من يد العامة فيخص به وان قتل فيظهر على التراف القرض الوديعة لورثته وكن الشذا

ما كان نفسه لم تغر مغرمة فكانت مالاً وقد كان حكمه لا يعاقب في مال

$$\frac{1}{x^2} = x^{-2}$$

وغيره عليه وعلى رسته من بعد قال وما اوجفت المسلمون عليه من اموال اهل الحرب

بغير قتال يصرفي مصالح المسلمين كما يصرف الخراج قالوا هؤلاء الأراضى التي اجلوا أهلها

بلى يوروع العرب على قوم من
 لنا والجنة ولا خشي في العوقا
 لنا والجنة ولا خشي في العوقا
 لنا والجنة ولا خشي في العوقا

وَأَمَّا بَعْدُ فَيَعْلَمُ أُولَئِكَ أَنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ قُدْرَةٌ عَلَى أَنْ يَنْقُضُوا عَهْدَهُمْ وَكَانُوا عِندَهُ لَمُذْمُومِينَ

عليه السلام اخذ الجزية ولما عمر معاذ فزرو وضع في بيت المال لم ينجس لانه مال ماخوذ

قوة المسلمين غير قتال بخلاف الغلبة لأنه ملوك مماثلة الغانمين وقوة المسلمين

[illegible]

و هو ما شره ثم القتال ١١ اب

معنى لا يجاب الخمس اذا دخل الحربي دارا بامان له امرأة في دار الحرب واو لا يصغار

کبار و مال و دود و عیوض و ذمما و عیوض و مسلا و اوسا و هم: انچه خدا را

مكة في دار السلام باب

للأرواح لك في أم المراه واولاده الكبار فظاهرة أنهم حريون كبار وليسوا

التباع وكذلك ما في بطنها لو كانت حاملا لما اقلنا من قبل واما اولاده الصغار

2. V. ...

لأن الله عز وجل يحب من أتى بيته في يومه ويحسب له أجره
ومنه ما أولاده في دار الحرب وهو في دار الإسلام ١٢

بيان الدارين لا يتحقق ذلك وكذا امواله لا تصير محروقة بأحزانه نفسه لاختلاف الدارين

[illegible]

وہو

مجلس شورای اسلامی

ويعتبر في كل ما ذكره من النصاب كذا في النصاب

ويعتبر في كل ما ذكره من النصاب كذا في النصاب

ويعتبر في كل ما ذكره من النصاب كذا في النصاب

ويعتبر في كل ما ذكره من النصاب كذا في النصاب

فبقى كل فيما وغيته وان اسلم في دار الحرب ثم جاء فظفر على الدار فاولاده الصغار احرار
مسلمون تبعوا لهم لانهم كانوا تحت ولايته حين سلم الدار واحدة وكان في الدار مسلمون
او ذميا فهو له كانه في يد محترمة وليا له وليس في ذلك ما المدة واولاده الكبار فلما
قلت وما المال الذي في يد المحرور فلانه لم يصير معصوما لان يد المحرور ليست بلا محترمة
واذا اسلم المحرور في دار الحرب فقتله مسلم عملا او خطأ او رغبة مسلمون هناك فلا شيء
عليه الا الكفارة في الخطا والاشاخي تجب لدية في الخطا والتقصا في العمل كانه اراق
دما معصوما او جودا عام هو الاسلام لكونه مستقبلا للكرامة وهذا لان العصمة
اصلا الموثمة لحصول حل الزجر وهي ثابتة اجماعا والمقومة بحال فيما لم يكمال الاستماع
به فيكون صفا فيه فيتعلق بمالحق به لا حل فلما قوله تعالى فان كان من قوم عدو لكم
وهو مؤمن فخنزير فبقية مؤمنة الآية جعل التعديل كل ما لم يوجب جوعا الى فتح الفاء الى كونه
كل المذكور فيتعني غيره وكان العصمة الموثمة بلا دية لان الذي خلق مقبولا اصابا والتكليف
والمقام به بحجزة التعرض الاموال تأميرها اما المقومة فالاصل فيها الاموال في المقوم
يوزن بحسب الغنائم وذلك في الاموال دون النفوس لان من شرطه التماثل فحق المال
دون النفس فكانت نفوس تأميرها العصمة المقومة في الاصول بالاجازة بالدار لان التعرض
بالمنفعة فذلك في النفوس لان التبرع اسقط اعتبار منة الكثرة لانه اوجب ليطاها والكر
والاستامن في دارنا من حل حلهم حكما القصد هذا الاستامن الدماء من قتل مسلما خطأ
لاولى له قتل حريه داخل اليها بالمان فاسلمه فالدية على عاقبة المقوم عليه المقتار

لَا تَقُلْ نَفْسًا مَعْصُومَةٌ خَطَايَا قَوْمٍ بِمَا أَفْرَأُ النَّفْسَ الْعَصُومَةَ وَتَقَعُ قَوْلُ اللَّهِ أَمْرًا وَلَا تَقُلْ

لأنه لا يوفى إلا أن كان عملاً فان شاء الإمام قتله وان شاء أخذه لا يمكن النفس فصورة
على طريق أصغر

والقتل عن اولى معاونيه وهو العامة والاسطان قال عليه السلام السلطان ولى من لا
 اقرهم الجوارح

وَلَيْسَ لَهُ وَقُولُهُ فَإِنْ شَاءَ اخْتِذَاكَ لِيَدِيهِ مَعْنَاهُ بِطَرِيقِ الصَّلَاحِ لِأَنَّهُ مُوجِبٌ لَهَا هُوَ الْقَوْلُ بِهَذَا
 عَلَيْهِ السَّلَامُ ١٢ رَابِعًا

وهذا لان الدنيا انفع في هذه المسألة من القرب فاجعلنا ان لا لاية صلح على المال فليس له

ان يعرفوا الحق للعامة ولا ينظر في ولايتهم من النظر اسقاط حقهم من غير عوض

بَابُ الْعَشْرِ وَالْمُخْرَجِ

قال في خلد لعب كاهن ارض مشرق في ما بين الكندي الى اقصى حرمها اين يحضر الى حيا الشيا

والسواد ارض خارج وهو ما بين العدي إلى حافة كل من من التربة ويقال ان السواد ارض

لأن النبي عليه السلام والخلفاء الراشدين لم يأخذوا الخراج من رعايا العرب ولا من بني النضير

فلا يثبت اذ اضمح كذا لا يثبت في رقابهم خلا لان ضم الخراج من شرط ان يقر اهلها على الكفر
له العرب ١٣

كأن سواد العلق ومشرق العرب لا يقبل منهم إلا الإسلام والسيوف حرس حرم الموضع

الخارج عليها بحضرة الصلاة ووضعه على مصر حيا فتمت أعمارهم العاشر لنا بحقيقة

لَا يَخْلُقُ إِلَّا مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

فِيهِ لَانَ الْأَمَامَ إِذَا قُبِلَ رِضَا مَوْتُهُ وَفُتِحَ لَهُ أَنْ يَقُولَ وَلَوْ عَلَيَّهَا رِضْعُهَا وَعَلَى قَوْمِهَا

الخروج فبقى الاراضى على ملكة لاهلها وقد قد غننا من قبل قال عز وجل لاهلها او
 له فربما يستعجبونكم

مَعُونَةٌ وَقَسَمْتُ بَيْنَ الْعَامِلِينَ فَهِيَ رِضْ عَشْرَ لَانَ الْخَاجَةِ إِلَى ابْتِدَاءِ التَّوْطِيفِ عَلَى السَّيْرِ

الحمد لله

[illegible]

وهو اصاع ودرهم من كبري الرطبة خمسة دراهم ومن جبري الكرم المتصل بالخيال المتصل
عشر دراهم وهذا هو القول من عمره فان بحث هناك من خفيف حتى يسمي سواد العراق
ويجعل هذه رطبة مشرفة فيهم فليعلم ستا وثلاثين الف الف جبري وقسم على ذلك ما قلنا
وكان ذلك محض من اصحابه من غير تكثير فكان اجماعا منهم وكان يكون متفاوتة
فالكرم اخضر مؤونة والمزارع الكثر مؤونة والوطيب يتيم او الوطيفة متفاوت
بتفاوتها فجعل الواجب في الكرم اعلاها وقلل ريع ادناها وقل الرطبة واسطها قال
وما سوى ذلك من الانصاف كالزعفران والبستان غير ما يوضع عليها حسب الطاقة
لا يه ليس فيه توظيف عمودا ولا اعتبار بالطاقة في ذلك فتعتبر بها فيما لا توظيف
فيه تالوا ونهاية الطاقة ان يبلغ الواجب نصف الخارج لا يزداد عليه لان التقصيف
عين الانصاف لما كان لنا ان تقسم لكل بين الغاين البستان كل ارض جوطها
حائط وفيها نخيل متفرقة واشجارا اخرى ديارنا ونفوسا من لنا هم في الاراضى كلها
ونزله كذلك لان التقدير يجب ان يكون بقدر الطاقة من اى شئ كان قال فان كرم
تطوق ما وضع عليها انقصهم الاما لم والنقصان عند قلة الربيع جائزا ولا اجماع الا ترى
الى قول عمر بن الخطاب لما سئل عن الارض ما لا تطيق فقال لا بل حملناها ما تطيق ولو زدناها
لا طاقنا وهذا يدل على جواز النقصان واما الزيادة عند زيادة الربيع يجوز عند
محمد اعتبارا بالنقصان وعند ابى يوسف لا يجوز لان عمره لم يزد حين
اجز بزيادة الطاقة وان غلب على رضى الخراج الماء وانقطع الماء منها

هذا هو القول من عمره فان بحث هناك من خفيف حتى يسمي سواد العراق ويجعل هذه رطبة مشرفة فيهم فليعلم ستا وثلاثين الف الف جبري وقسم على ذلك ما قلنا وكان ذلك محض من اصحابه من غير تكثير فكان اجماعا منهم وكان يكون متفاوتة فالكرم اخضر مؤونة والمزارع الكثر مؤونة والوطيب يتيم او الوطيفة متفاوت بتفاوتها فجعل الواجب في الكرم اعلاها وقلل ريع ادناها وقل الرطبة واسطها قال وما سوى ذلك من الانصاف كالزعفران والبستان غير ما يوضع عليها حسب الطاقة لا يه ليس فيه توظيف عمودا ولا اعتبار بالطاقة في ذلك فتعتبر بها فيما لا توظيف فيه تالوا ونهاية الطاقة ان يبلغ الواجب نصف الخارج لا يزداد عليه لان التقصيف عين الانصاف لما كان لنا ان تقسم لكل بين الغاين البستان كل ارض جوطها حائط وفيها نخيل متفرقة واشجارا اخرى ديارنا ونفوسا من لنا هم في الاراضى كلها ونزله كذلك لان التقدير يجب ان يكون بقدر الطاقة من اى شئ كان قال فان كرم تطوق ما وضع عليها انقصهم الاما لم والنقصان عند قلة الربيع جائزا ولا اجماع الا ترى الى قول عمر بن الخطاب لما سئل عن الارض ما لا تطيق فقال لا بل حملناها ما تطيق ولو زدناها لا طاقنا وهذا يدل على جواز النقصان واما الزيادة عند زيادة الربيع يجوز عند محمد اعتبارا بالنقصان وعند ابى يوسف لا يجوز لان عمره لم يزد حين اجز بزيادة الطاقة وان غلب على رضى الخراج الماء وانقطع الماء منها

هذا هو القول من عمره فان بحث هناك من خفيف حتى يسمي سواد العراق ويجعل هذه رطبة مشرفة فيهم فليعلم ستا وثلاثين الف الف جبري وقسم على ذلك ما قلنا وكان ذلك محض من اصحابه من غير تكثير فكان اجماعا منهم وكان يكون متفاوتة فالكرم اخضر مؤونة والمزارع الكثر مؤونة والوطيب يتيم او الوطيفة متفاوت بتفاوتها فجعل الواجب في الكرم اعلاها وقلل ريع ادناها وقل الرطبة واسطها قال وما سوى ذلك من الانصاف كالزعفران والبستان غير ما يوضع عليها حسب الطاقة لا يه ليس فيه توظيف عمودا ولا اعتبار بالطاقة في ذلك فتعتبر بها فيما لا توظيف فيه تالوا ونهاية الطاقة ان يبلغ الواجب نصف الخارج لا يزداد عليه لان التقصيف عين الانصاف لما كان لنا ان تقسم لكل بين الغاين البستان كل ارض جوطها حائط وفيها نخيل متفرقة واشجارا اخرى ديارنا ونفوسا من لنا هم في الاراضى كلها ونزله كذلك لان التقدير يجب ان يكون بقدر الطاقة من اى شئ كان قال فان كرم تطوق ما وضع عليها انقصهم الاما لم والنقصان عند قلة الربيع جائزا ولا اجماع الا ترى الى قول عمر بن الخطاب لما سئل عن الارض ما لا تطيق فقال لا بل حملناها ما تطيق ولو زدناها لا طاقنا وهذا يدل على جواز النقصان واما الزيادة عند زيادة الربيع يجوز عند محمد اعتبارا بالنقصان وعند ابى يوسف لا يجوز لان عمره لم يزد حين اجز بزيادة الطاقة وان غلب على رضى الخراج الماء وانقطع الماء منها

هذا هو القول من عمره فان بحث هناك من خفيف حتى يسمي سواد العراق ويجعل هذه رطبة مشرفة فيهم فليعلم ستا وثلاثين الف الف جبري وقسم على ذلك ما قلنا وكان ذلك محض من اصحابه من غير تكثير فكان اجماعا منهم وكان يكون متفاوتة فالكرم اخضر مؤونة والمزارع الكثر مؤونة والوطيب يتيم او الوطيفة متفاوت بتفاوتها فجعل الواجب في الكرم اعلاها وقلل ريع ادناها وقل الرطبة واسطها قال وما سوى ذلك من الانصاف كالزعفران والبستان غير ما يوضع عليها حسب الطاقة لا يه ليس فيه توظيف عمودا ولا اعتبار بالطاقة في ذلك فتعتبر بها فيما لا توظيف فيه تالوا ونهاية الطاقة ان يبلغ الواجب نصف الخارج لا يزداد عليه لان التقصيف عين الانصاف لما كان لنا ان تقسم لكل بين الغاين البستان كل ارض جوطها حائط وفيها نخيل متفرقة واشجارا اخرى ديارنا ونفوسا من لنا هم في الاراضى كلها ونزله كذلك لان التقدير يجب ان يكون بقدر الطاقة من اى شئ كان قال فان كرم تطوق ما وضع عليها انقصهم الاما لم والنقصان عند قلة الربيع جائزا ولا اجماع الا ترى الى قول عمر بن الخطاب لما سئل عن الارض ما لا تطيق فقال لا بل حملناها ما تطيق ولو زدناها لا طاقنا وهذا يدل على جواز النقصان واما الزيادة عند زيادة الربيع يجوز عند محمد اعتبارا بالنقصان وعند ابى يوسف لا يجوز لان عمره لم يزد حين اجز بزيادة الطاقة وان غلب على رضى الخراج الماء وانقطع الماء منها

[illegible]

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

[illegible]

فيهم الروايات بل يكلف ان يأتي به بنفسه على فاما والقابض منه فاعاد في رواية قيا حاد
تقليدية جمة هذا ويقول اعطى الجزية يا ذق وقيل عد الله فثبت نه عقوبة والعقوبات
اذ اجتمعت قد اخلت كالحد ودلائها وجبت بل كاعل لقتل في حرمهم وعن الضرر في حرمنا
كما ذكرنا لكن في المستقبل كان الماضي انما يستوفي لحرب قائم في حال لا لحرب بل
ولكن الضرر في المستقبل كان الماضي قوت لغنية عنه ثم قول عجل في الجزية في الجاهل الصغير
وجاءت سنة اخرى حملة بعض المشايخ على الماضي عجاوا وقالوا لوجب باخر الاستفلا بل
المضمر لتحقيق الاجماع فيستدل على عند البعض وهو جري على حقيقة الوجوب عندنا في حيفتنا باد
الحول فيحقق الاجماع فيجوز الجمع والاصح ان الوجوب عندنا في ابتداء الحول عندنا للشافعي في
اخوة اعتبارا بالزكوة ولنا ان ما وجب بدلا عنه لا يحقق الا في المستقبل على ما قررناه فتعذر
ايجابه بعد مضي الحول او جبنها في اوله فصل لا يجوز احداث بيعته ولا كنيسة في الاسلام
لقوله عليه السلام لا خصاء في الاسلام ولا كنيسة والامراء احداثها وان هذا اكبر الكنايس لبقائه
اعادوها لان الابنية لا تبقى دائمة ولما اقرهم الامام فتنعها اليهم كعادة الكفرة لا يمتثلون
من نقلها لانه احداث في الحقيقة والصورة للتحلل بها بمنزلة البيعة بخلاف موطنه لصلام
في البيعة لا تبع للسكنى وهذا في الامصار دون القرى لان الامصار هي التي تقام فيها الشعائر
فلا تعارض باظهارها بل يقال في ديارنا يمتثلون من ذلك في القرى ايضا لان في بعض
الشعائر والمروى عن صاحب المذهب قوله لكونهم اكثرها اهلا اهل الذمة في ارض
العدو يمتثلون من ذلك في امصارها وقرىها لقوله عليه السلام لا يجتمع دينان في جزيرة واحدة

[illegible][illegible]

فصل ونصاري في تغلب يؤخذ من مرامهم ضعف ما يؤخذ من المسلمين من الزكاة لان عمرهم
على ذلك بمحضون الصلابة ويؤخذ من نسائهم لا يؤخذ من صبيانهم لان الصلابة تقع على
الصدقة المضاعفة والصدقة تغيب عليهم دون لصبيان فكذلك المضاعفة لا لا يؤخذ من
نسائهم ايضا وهو قولنا لثنا في كونه خيرية في الحقيقة على ما قال عمر بن الخطاب في صبيها ما استفتيتم
ولهذا قصر مصاريف الجزية ولا جزية على النساء لانهما ما لاجب بالصحة والوراثة من اجل جوب
مثل عليها والقصر مصالحم المسلمين نه ما بيت المال ذلك لا يختص بالجزية الاولى بل لا يراد
فيه اشتراطها ويوضع على موال الغنم الخراج الى الجزية وخارج الارض بمنزلة مولى القرشي وقال
زفر بن عاف لقوله عليه السلام ان مولى الفري منكم لا يرى ان مولى الهاشمي الحق به في حق
حرمة الصدقة ولان هذا تخفيف للمولى لا يلحق بالاصل فيه وتهدا توضع الجزية على مولى
المسلم اذا كان نصرانيا لا حرمة الصدقة كان الخواتم تثبت بالشهاد فالحق للمولى بالهاشمي
في حقه ولا يلزم مولى الفري حيث لا تحرم عليه الصدقة لان الفري من اهلها وانما الفري ما نعم ولم يوجد
في حق المولى اما الهاشمي فليس اهل هذه الصلة اصلا لانه صبي لا تفرق كرامته عن دسائره
والناس فالحق به مولاة قال مالك بن النضر الامام من الخراج من موال بني تغلب ما اهداه اصل
الحول الى الامام الجزية في قصر في مصالحم المسلمين كسائر القلوب بناء القناتر جسد ويعطى
فصا المسلمين عما لهم علماء منهم ما يفيضهم يدفع من راق الملة اكلة وفراهم مال
بيط المال فانه وصل الى المسلمين من غير قتال هو معد بمصالح المسلمين في هذه الامانة ونفقة
الانبارى على ابناءه فلم يعطوا كفايتهم لاحتاجوا الى الكسب لا يقرنون للقتال

في حق المولى ما اهداه اصل
الحول الى الامام الجزية في قصر في مصالحم المسلمين كسائر القلوب بناء القناتر جسد ويعطى
فصا المسلمين عما لهم علماء منهم ما يفيضهم يدفع من راق الملة اكلة وفراهم مال
بيط المال فانه وصل الى المسلمين من غير قتال هو معد بمصالح المسلمين في هذه الامانة ونفقة
الانبارى على ابناءه فلم يعطوا كفايتهم لاحتاجوا الى الكسب لا يقرنون للقتال

كتاب السيرة
في حق المولى ما اهداه اصل
الحول الى الامام الجزية في قصر في مصالحم المسلمين كسائر القلوب بناء القناتر جسد ويعطى
فصا المسلمين عما لهم علماء منهم ما يفيضهم يدفع من راق الملة اكلة وفراهم مال
بيط المال فانه وصل الى المسلمين من غير قتال هو معد بمصالح المسلمين في هذه الامانة ونفقة
الانبارى على ابناءه فلم يعطوا كفايتهم لاحتاجوا الى الكسب لا يقرنون للقتال

في حق المولى ما اهداه اصل
الحول الى الامام الجزية في قصر في مصالحم المسلمين كسائر القلوب بناء القناتر جسد ويعطى
فصا المسلمين عما لهم علماء منهم ما يفيضهم يدفع من راق الملة اكلة وفراهم مال
بيط المال فانه وصل الى المسلمين من غير قتال هو معد بمصالح المسلمين في هذه الامانة ونفقة
الانبارى على ابناءه فلم يعطوا كفايتهم لاحتاجوا الى الكسب لا يقرنون للقتال

ومن

قبل القبض يستطع بالمرء أهل العطاء في زماننا مثل القاضي المدسح المفق والله اعلم

قال اذا رقتا اسلام عن الاسلام العياذ بالله عرض عليه ليعلم ان كان له شبهة كشف عنه

لأن الدعوة بلغت قال محبس ثلاثة أيام فان اسلموا لا قتل وفي الجامع الصغير المرتد غير

خسريت كابل واعدار و عمن ابي حنيفه و هو ابي يوسف انه يستقيبان و حله ثلثة ايام

الان ان تبال المسلم كونه عريضة ظاهرا فان لم يرد عليه كماله انما هو انما انما انما انما

فَكَتَبْنَا لَهُمُ الْكِتَابَ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْيَوْمِ الْآخِرِ

هو هو كافر بين حرو العبد الاطلاق الدائن في القيمة ثوبه ان يتبرع عن الاديان كلها اسوة

مؤول الاسلام عليه كره ولا شئ على القاتل ومعنى الكراهية هي نازلة المستحب تنفاد الضمان

فقتل مارويانا و كان حرة الرجل مبيعة للفصل من حيث انه جانيه مغالطة فتناط بها

١٠٠

[illegible][illegible]

١٥٤

ولا يخيصة ولا انه يمكن الاستناد في كسب الاسلام لوجوده قبل الردة ولا يمكن الاستناد في كسب الردة لعدم قبليها ومن شرط وجوده ثم انما يرد من كان ارثاله حال الردة وبقي ما رثاله في وقت موته في واية عن ابى حنيفة اعتبار الاستناد وقنه انه يرد من كان ارثاله عند الردة ولا يبطل استحقاقه بموته بل يخلفه وارثه لان الردة بمنزلة الموت عنه انه يعتبر وجوده لوارثه مثل الموت لان الحادث بعد انقضاء السبب قبل تمامه كالحادث قبل انقضاء بمنزلة الولد الحادث من المبيع قبل قبض فترثه امرأته المسلمة اذا مات قتل على ردة وهي في العدة كانه يصير فرائدا كان صحيحا وقت الردة والمرثاة تسبها لورثتها لانه لا حارب منها فلم يوجد سبب الفسخ الوارث عند ابى حنيفة في ردتها فترثها زوجها المسلمان رثتها وهي عريضة لقصد ما ابطال حقه وان كانت صحيحة لا يرثها لانها لا تقتل فلم يتعين حقه بالها بالردة بخلاف المرتد فان لم يلق الحق بداء الحرب تلاك حكم الحاكم بحاقه عتق مدبره او امرأته او كاهنه وحلته لذي يورثه عليه فقل ما اكتسب في حال الاسلام الى رثته من المسلمين قال الشافعي يبقى ماله موقفا كما كان كانه نوع غيبية فاشبه لغيبته في حال الاسلام ولما انه صار ماله بالحق من اهل الحرب هم اموات في حق احكام الاسلام لا يقطع ولا يرد لانهم كاهي منقطعة عن الموت فصار كل موت كانه لا يستقر حاقه لا بقضاء القاضي حقا لا لغوا لينا فلا بد من القضاء واذا تقرر موته نشط احكام المتعاقبة وهي ما ذكرناها في الموت الحقيقي ثم يعتبر كونها وارثا عند الحاقه في قول محمد لان الحاق هو السبب القضاء لتقرره قطع الاحكام قال ابو يوسف وقت القضاء كانه يصير مواتا بقضاء والمرتد اذا اذ الحقت بداء الحرب فهي على هذا الخلاف

في كسب الردة لا يمكن الاستناد في كسب الاسلام لوجوده قبل الردة ولا يمكن الاستناد في كسب الردة لعدم قبليها ومن شرط وجوده ثم انما يرد من كان ارثاله حال الردة وبقي ما رثاله في وقت موته في واية عن ابى حنيفة اعتبار الاستناد وقنه انه يرد من كان ارثاله عند الردة ولا يبطل استحقاقه بموته بل يخلفه وارثه لان الردة بمنزلة الموت عنه انه يعتبر وجوده لوارثه مثل الموت لان الحادث بعد انقضاء السبب قبل تمامه كالحادث قبل انقضاء بمنزلة الولد الحادث من المبيع قبل قبض فترثه امرأته المسلمة اذا مات قتل على ردة وهي في العدة كانه يصير فرائدا كان صحيحا وقت الردة والمرثاة تسبها لورثتها لانه لا حارب منها فلم يوجد سبب الفسخ الوارث عند ابى حنيفة في ردتها فترثها زوجها المسلمان رثتها وهي عريضة لقصد ما ابطال حقه وان كانت صحيحة لا يرثها لانها لا تقتل فلم يتعين حقه بالها بالردة بخلاف المرتد فان لم يلق الحق بداء الحرب تلاك حكم الحاكم بحاقه عتق مدبره او امرأته او كاهنه وحلته لذي يورثه عليه فقل ما اكتسب في حال الاسلام الى رثته من المسلمين قال الشافعي يبقى ماله موقفا كما كان كانه نوع غيبية فاشبه لغيبته في حال الاسلام ولما انه صار ماله بالحق من اهل الحرب هم اموات في حق احكام الاسلام لا يقطع ولا يرد لانهم كاهي منقطعة عن الموت فصار كل موت كانه لا يستقر حاقه لا بقضاء القاضي حقا لا لغوا لينا فلا بد من القضاء واذا تقرر موته نشط احكام المتعاقبة وهي ما ذكرناها في الموت الحقيقي ثم يعتبر كونها وارثا عند الحاقه في قول محمد لان الحاق هو السبب القضاء لتقرره قطع الاحكام قال ابو يوسف وقت القضاء كانه يصير مواتا بقضاء والمرتد اذا اذ الحقت بداء الحرب فهي على هذا الخلاف

في كسب الردة لا يمكن الاستناد في كسب الاسلام لوجوده قبل الردة ولا يمكن الاستناد في كسب الردة لعدم قبليها ومن شرط وجوده ثم انما يرد من كان ارثاله حال الردة وبقي ما رثاله في وقت موته في واية عن ابى حنيفة اعتبار الاستناد وقنه انه يرد من كان ارثاله عند الردة ولا يبطل استحقاقه بموته بل يخلفه وارثه لان الردة بمنزلة الموت عنه انه يعتبر وجوده لوارثه مثل الموت لان الحادث بعد انقضاء السبب قبل تمامه كالحادث قبل انقضاء بمنزلة الولد الحادث من المبيع قبل قبض فترثه امرأته المسلمة اذا مات قتل على ردة وهي في العدة كانه يصير فرائدا كان صحيحا وقت الردة والمرثاة تسبها لورثتها لانه لا حارب منها فلم يوجد سبب الفسخ الوارث عند ابى حنيفة في ردتها فترثها زوجها المسلمان رثتها وهي عريضة لقصد ما ابطال حقه وان كانت صحيحة لا يرثها لانها لا تقتل فلم يتعين حقه بالها بالردة بخلاف المرتد فان لم يلق الحق بداء الحرب تلاك حكم الحاكم بحاقه عتق مدبره او امرأته او كاهنه وحلته لذي يورثه عليه فقل ما اكتسب في حال الاسلام الى رثته من المسلمين قال الشافعي يبقى ماله موقفا كما كان كانه نوع غيبية فاشبه لغيبته في حال الاسلام ولما انه صار ماله بالحق من اهل الحرب هم اموات في حق احكام الاسلام لا يقطع ولا يرد لانهم كاهي منقطعة عن الموت فصار كل موت كانه لا يستقر حاقه لا بقضاء القاضي حقا لا لغوا لينا فلا بد من القضاء واذا تقرر موته نشط احكام المتعاقبة وهي ما ذكرناها في الموت الحقيقي ثم يعتبر كونها وارثا عند الحاقه في قول محمد لان الحاق هو السبب القضاء لتقرره قطع الاحكام قال ابو يوسف وقت القضاء كانه يصير مواتا بقضاء والمرتد اذا اذ الحقت بداء الحرب فهي على هذا الخلاف

وتقتضي الدينون التي لو تمت في حال الاسلام ما اكتسب في حال الاسلام ما لزمت في حال دته
 من الدينون يقتضي ما اكتسب في حال دته قال لعبد الضعيف عصمه الله هذه الرواية عن
 ابي حنيفة رحمه الله انه يبالى بكسب الاسلام وان لم يفت بذلك يقتضي من كسب لروية وعنه
 على عكسه جه لا ولا المستحق باسببين مختلفين حصول كل واحد من الكسبين باعتبار السبب
 الذي وجب له الدين فيقتضي كل دين من الكسب ولكنه لا الذي في تلك الحال فيكون الغرض
 بالفتوى وجه الثاني ان كسب الاسلام ماله حتى يحلقت الورثة فيه من شرطه في الخلافة الفراغ
 عن حق الورثة فيقدم الدين عليه ما كسب لروية فليس يولد له بطلان اهلية تلك بالروية
 عندنا لا يقتضي بینه سنة له ان تعدل فنهضة من عمل اخر فيجوز ان يقتضي منه كان له زمانا ما
 ولا وارت له يكون باله جماعة المسلمين لو كان عليهما يقتضي منه كذلك فنهضة وجه
 الثالث ان كسب الاسلام حتى اورد في كسب لروية خالص حقه فكان فنهضة الدين فيه اولى
 الا ان تعدل بان له من به فيجوز ان يقتضي من كسب الاسلام فنهضة قاله يوسف في يقتضي
 دينه من الكسبين كما جحد امسك حتى يجري اذ فيهما والله اعلم قال ما دونه واشترانا
 او امة او حيلة و هذا او تصرف فيه من ماله في حال دته فهو موقوف قال سلم صحت
 عقود اوان ما قتل او قتل ابنا الحق بالار الحوب بطلت هذا عند ابي حنيفة و قال ابو يوسف في محمد
 من الميراث او اشترى او عاق او ما يراه
 يجوز ما صنف في الوصيتين اعلم ان تصرفات المرتد على فاسم نافذ بالاتفاق كما استدلوا
 بطلاق كنه لا يفتقر الى حقيقة الملاك تمام الولاية وباطل بالاتفاق كالتكاح والذمجة لان
 هذه الامور لا تملك له وموقوف بالاتفاق للمفاضلة لا يفتقر الى مساواة ولا مساواة بين المسلمين
 من الميراث او اشترى او عاق او ما يراه

٢٥٤
وتفضل لم يوبن التي لوتمت في حال الاسلام فما اكتسب في حال الاسلام وما لوتمت في حال دته
من الدين تقضى ما اكتسب في حال دته قال لعبد الضعيف عهده الله هل لا ذاية عن
ابي حنيفة رحمه الله انه يبذل بكسب السلام وان لم ينفذ بذلك يقضى من كسب لروية وعنه
على مكرهه انه لا ولا المستحق باسببين مختلف في حصول كل واحد من التبيين باعتبار السبب
الذي وجب الدين فيقضى كل دين من اركسب المكتسب الذي في تلك الحال فليكون انهم
انهم وجه الثاني ان كسب السلام ما كان حتى يحل في الميراث فيه من شرط هذه الخلافة الفراع
من من الميراث فيقدم الدين عليه ما اكتسب لروية فافسح لولاه لبطان اعلمية للمالك بالروية
منه فلا يقضى منه سدا انما بعد فسادا من على اخر فينقض يقضى منه كان على اعمام
لا وارت له يكون بالجماعة المسلمين لو كان عليه ينقض منه كذلك خفي واجه
ثالثا ان كسب السلام حتى لو كسب لروية خلاص حقه فكان فسادا الدين فيه اولى
ان اتعد بان لم يرد به فيجوز في كسب السلام تقدي بالجمعة قاله يوسف في قاضي
وفيه ان كسب السلام في حجة المصلحة حتى يحل في الميراث فيها والله اعلم قال ما يرد له واشترط
اهتمقه وعله و هذا وتصرف فيه من ماله في حال دته فهو موقوف فان سلم صحت
توارة وان لم ينفذ وقيل لا يحق بل بالحب بطلت هذا خناني خيفة ترة وقال ابو يوسف في محمد
ابو يوسف في اعمام في اعمام ان تصرفات الميراث على فسادا بالانفاق كاستيلا
لان كانه لا ينفذ في حقيقة الميراث تمام الولاية وباطل بالانفاق كانه كسب الدين كانه
للميراث ولا ملة له وموقوف بالانفاق كالمفوضة لا ينفذ لمساواة ولا ملة بين المسلمين

الفصلية

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

الموتى والمسلمين في توفيقه عليه من نكاحها ان العفة تقع لاهلية والنكاح يعتد بالملك
ولا خفاء في وجوه الاهلية لكونه محاطا بان الملك لقيامه قبل موته على ما قررناه من قبل
ولهذا لو ولد له ولد بعد الردة لست اشهر من امره مسلمة برثته ولو مات ولده بعد
الردة قبل الموت لا يرثه فيصير تصرفاته قبل الموت ايان عندنا في يوسف تصح كذا نص من
الصحاح كان الظاهر حوده الى الاسلام اذ الشبهة تراوح فلا يقتل صار كالميراث وعندنا
تصح كذا نص من الميراث لان من اتحل الى خلة كاسيا معصيا عانثا عليه قلم يتركه فيفضي الى
اقتل ظاهرا بخلاف المرتدة لانها لا تقتل ولا في حنفية ربه انه حربي مقهور تحت ايدينا على
ما قررناه في توفيق الملك توقف التصرفات بناء عليه صار كالحربي يدخل دارا بغيرا فان
في اخذ ويقهر ويتوقف تصرفاته لتوقف حاله كذا المرتدة استحقاقا لقتل لبطان سلب العفة
في الفصلين فاجاب في الاهلية بخلاف الزاني وقاتل بعد لان الاستحقاق في ذلك جزا
على الجناية وبخلاف المرأة لانها ليست حربية ولو لم يملكها لا تقتل فان عاد المرتدة بعد الحكم بها
بلد الحربي الى دار الاسلام مسلما فلو حيا في بلد رثته من ماله بعينه اخذته لان الوارث
انما يخلفه فيه لا يمتنع من اذله مسلما احتاج اليه فيقدم عليه بخلاف ما اذا انزل الوارث
عن ملكه وبخلاف ميراث اولاده ومدبريه لان الفضل قد صحر بذلك مصحح فلا ينقص ولو
جاء مسلما قبل ان يفضي لفاضي بذلك فكانه لم يزل مسلما لما ذكرنا واذا اوطى المرتدة جارية
فضرانية كانت في حالة الاسلام فجاءت بولد اكثر من ستة اشهر منذ ارتد فادعاه فهي
ام ولد له الولد حرة وهابته ولا يرثه وان كانت الجارية مسلمة ورثة الابن وانما على الوارث

والموتى والمسلمين في توفيقه عليه من نكاحها ان العفة تقع لاهلية والنكاح يعتد بالملك
ولا خفاء في وجوه الاهلية لكونه محاطا بان الملك لقيامه قبل موته على ما قررناه من قبل
ولهذا لو ولد له ولد بعد الردة لست اشهر من امره مسلمة برثته ولو مات ولده بعد
الردة قبل الموت لا يرثه فيصير تصرفاته قبل الموت ايان عندنا في يوسف تصح كذا نص من
الصحاح كان الظاهر حوده الى الاسلام اذ الشبهة تراوح فلا يقتل صار كالميراث وعندنا
تصح كذا نص من الميراث لان من اتحل الى خلة كاسيا معصيا عانثا عليه قلم يتركه فيفضي الى
اقتل ظاهرا بخلاف المرتدة لانها لا تقتل ولا في حنفية ربه انه حربي مقهور تحت ايدينا على
ما قررناه في توفيق الملك توقف التصرفات بناء عليه صار كالحربي يدخل دارا بغيرا فان
في اخذ ويقهر ويتوقف تصرفاته لتوقف حاله كذا المرتدة استحقاقا لقتل لبطان سلب العفة
في الفصلين فاجاب في الاهلية بخلاف الزاني وقاتل بعد لان الاستحقاق في ذلك جزا
على الجناية وبخلاف المرأة لانها ليست حربية ولو لم يملكها لا تقتل فان عاد المرتدة بعد الحكم بها
بلد الحربي الى دار الاسلام مسلما فلو حيا في بلد رثته من ماله بعينه اخذته لان الوارث
انما يخلفه فيه لا يمتنع من اذله مسلما احتاج اليه فيقدم عليه بخلاف ما اذا انزل الوارث
عن ملكه وبخلاف ميراث اولاده ومدبريه لان الفضل قد صحر بذلك مصحح فلا ينقص ولو
جاء مسلما قبل ان يفضي لفاضي بذلك فكانه لم يزل مسلما لما ذكرنا واذا اوطى المرتدة جارية
فضرانية كانت في حالة الاسلام فجاءت بولد اكثر من ستة اشهر منذ ارتد فادعاه فهي
ام ولد له الولد حرة وهابته ولا يرثه وان كانت الجارية مسلمة ورثة الابن وانما على الوارث

الموتى والمسلمين في توفيقه عليه من نكاحها ان العفة تقع لاهلية والنكاح يعتد بالملك
ولا خفاء في وجوه الاهلية لكونه محاطا بان الملك لقيامه قبل موته على ما قررناه من قبل
ولهذا لو ولد له ولد بعد الردة لست اشهر من امره مسلمة برثته ولو مات ولده بعد
الردة قبل الموت لا يرثه فيصير تصرفاته قبل الموت ايان عندنا في يوسف تصح كذا نص من
الصحاح كان الظاهر حوده الى الاسلام اذ الشبهة تراوح فلا يقتل صار كالميراث وعندنا
تصح كذا نص من الميراث لان من اتحل الى خلة كاسيا معصيا عانثا عليه قلم يتركه فيفضي الى
اقتل ظاهرا بخلاف المرتدة لانها لا تقتل ولا في حنفية ربه انه حربي مقهور تحت ايدينا على
ما قررناه في توفيق الملك توقف التصرفات بناء عليه صار كالحربي يدخل دارا بغيرا فان
في اخذ ويقهر ويتوقف تصرفاته لتوقف حاله كذا المرتدة استحقاقا لقتل لبطان سلب العفة
في الفصلين فاجاب في الاهلية بخلاف الزاني وقاتل بعد لان الاستحقاق في ذلك جزا
على الجناية وبخلاف المرأة لانها ليست حربية ولو لم يملكها لا تقتل فان عاد المرتدة بعد الحكم بها
بلد الحربي الى دار الاسلام مسلما فلو حيا في بلد رثته من ماله بعينه اخذته لان الوارث
انما يخلفه فيه لا يمتنع من اذله مسلما احتاج اليه فيقدم عليه بخلاف ما اذا انزل الوارث
عن ملكه وبخلاف ميراث اولاده ومدبريه لان الفضل قد صحر بذلك مصحح فلا ينقص ولو
جاء مسلما قبل ان يفضي لفاضي بذلك فكانه لم يزل مسلما لما ذكرنا واذا اوطى المرتدة جارية
فضرانية كانت في حالة الاسلام فجاءت بولد اكثر من ستة اشهر منذ ارتد فادعاه فهي
ام ولد له الولد حرة وهابته ولا يرثه وان كانت الجارية مسلمة ورثة الابن وانما على الوارث

[illegible]

عاطفًا ذا طابع في بيانهم كما فُحِيتَ كذا في اللغة ١٢

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

وهو إذا الحق صحابه اذ
حيوه حادثة في التقدير
لذي سببه ان مقامه
عند ابي حنيفة والى يومه
اسلمية فلا يقلب بالاسلام
على معصوم متمسك فيه
بما كان في امره
بقاء الحماية وانما المعتبر
من ذلك كله وصار كقوله
فاخذ بآله واولي ان يسلم
لما اخذوا الامام
اصلا لان كسبه الرجعة مما
يملك اكسابه بالكتابة لا يملك
لكذا بالادنى بطريق الاكراه
في دار الحرب ولست
فيتم اولد ما وجدنا
والا لولا شيعه الامام في الرق وانحرث
انه يحسن بالجهد اصلا
لما هو
صدقة الغنم والثالث
يعقل اذ لا عند ابي
لما هو

فَقَضَىٰ بِحُجَّتِهِ كَانَصْرًا وَبِصِيَّةِ
فَلَا يَبُودُ حُكْمَ الْجَنَاحَةِ إِلَّا بِالْإِ
قَالَتْ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَجِبْ
فَقَالَ هُوَ زَوْجِي فِي حُجَّتِي
لَمْ يَلْمِ إِلَى الضَّحَىٰ كَمَا إِذَا أَقْبَلُوا
وَضَلَّ النَّفْسَ إِذَا التَّحْتَاطُ
يَقَامُ فِي حَالٍ نَقَلُوا الشَّيْءَ
بِأَمِّ الْمَلَائِكَةِ فِي حَالٍ يَتَوَقَّعُ
فَقَتْلُ قَاتِلِهِ نَوْقِي مَوْلَاكُمْ
كَذَا كَانَ حَالُكُمْ إِذَا كَانَ
تَوَقَّعَ بِالرَّوْعَةِ فَكُنْ أَلَسْنَا
لَا وَلَدَ لَوْلَاهُمَا وَلَدَ فَطَمَعُ
وَلَا لَوْلَا عَلَى الْأَسْلَافِ وَلَا
تَلْبِغِيَةِ فِي الْأَسْلَافِ هِيَ رَأْسُ
تَجَرُّ الْوَعْدِ وَالْأُخْرَى الْوَعْدِ
حَنَفَةٌ وَهَمٌّ وَجِبْرٌ عَلَى
فَقَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ

ما تقدم براء الموت يقطع الد
 على من حيث الحكم باب
 فإدام يقض لهاضي فله
 قق واسلم ثم مات فعليا
 مع ذل انضمت الى لية لاد
 فله في انازا حتى تم ماوسلما مات اول
 مع نذا حرقا فاسلم لهما
 الى لودة وهنالك لا معتبر
 في حال ثبوت الحكم و
 مال الاتما ١٢
 ليخرج اذا ارتكبا لمكا وجو
 كاتبة وما بقى فلو رثته
 حكا تبا واما عندي حصة
 لل بالوت فبالرزة الوالي ان
 به لا ترى انه لا يتوقف نصر
 في العياذ بالله ولحقا بالاد
 بينهم جميعا فالويلان في لاد
 عودا ولدا اولد روي لاس
 ظا هر والرواية الع
 حة اربعة مسائل كل عل
 بة للقرابة قال وارثا لاد
 الاسلام ولا يقتل واد
 لاسلم ولا يقتل واد

٣٦
سورة اوسلامه
فاق فيقول على الخلا
ملادية كاملة في حال
ما عاض الرقة اهر
الحق ١٢
الجنانية ورز في حال
في حال البقاء بقول
ببار الجوب وكتسا
وقد الحاهر على
فان الكتاب انما
في بلا نوي هولاء
والجوب شمس المرأة
الرقة فسرق
ولا تس كما مر ١٢
من عرب ستيعة
لله وايتيخ الثانية
الصبي الذي
سلامه اسلام

14

1

50

Am

五

100

10

2015

2000

12

۱۲/۱۳

تغیلات

50

5

15

١٢١

۵۹

الله

100

9
17

211

مجلس

1

6

۲۷

...

26.

بَابُ الْبَغَاةِ

واذا أتيتهم من أسبلين على بدي فخرجوا من طاعة الإمام عام إلى العود إلى الجماعة وكففت عن
 شبهتهم لأن علياً فعل كذلك بأهل حوزة قبل قتالهم ولأنه هو من علي الشريفي فعبه
 فيبذل بؤله بقتال حتى يبتدأ فان بدوهم حتى يبتدئ جمعهم قالوا لعلنا نضعف
 هلكن اذكروا القدر في مقتصرة وذكر الامام المعروف بخوارزمية ان عندنا يجوز ان
 بقتالهم اذا تمسكوا واجتمعوا قالوا لا تشافى لا يجوز حتى يبدؤا بالقتال حقيقة

[illegible]

[illegible][illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

[illegible][illegible]

يسمى الكواحل كان حبس المثل نظر واسير اما الرد بعد التوبة فلا بد فاع الضرورة ولا استغنام فيها

قال ملجاء اهل النور من البلاد التي غلبوا فيها من المخرج والعشر يا اخنوخ الامام ثانيا كان

وكاية لاخذله باعتبار الحماية والجمهم فان كانوا صرفوه في حقه اجزي من اخنوخ منه لو هو الحق

ان مستحقه ان يكونوا صرفوه في حقه فعلا عليه فيايدى بين الله تعالى ان يعيده اذ ان كان

لم يصل الى مستحقه قال له بعد الضعيف قالوا لا اعاد عليهم في المخرج لانهم وقادته قد انا

مصرف ان كانوا اغنياء وفي المشرق كانوا فقرا وكان لك لانه حق اذ لم يرد في ريباه في

الركوة وفي المست قبل يا اخنوخ الامام لانه مجهم فيلظهور في كايته دمه في ريباه في ريباه

عسكرا اهل البقي ظهر عليهم فلما بين عليهم شي كانه لا كاي الامام المذلل يابن

موجبا ما قتل في دار الجور ان كانا في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

عزلهم من ظلم في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

لم تقطع كايته لانه لم يصب في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

وقال قد كنت في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

ان حنيفه في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

اذا اذ تلف نفس المذلل وما له لا يضمن كايته لانه ما هو بقاتل فقتلوا في دار الجور

كايته لانه ما هو بقاتل فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

نفسه او ما له لا يضمن كايته لانه ما هو بقاتل فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

ولنا اجماع الصواب في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

هذا هو الحق في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

هذا هو الحق في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

هذا هو الحق في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور فقتلوا في دار الجور

بما يصح إذا خست عليه المنفعة في حق الدافع كافي منتهى أهل الحرب تأويلهم هذا لأن الأحكام كبد
فيها أصل الزام أو الالتزام ولا التزام لا اعتقاد لا بائنه من تأويل ولا الزام لعدم الولاية لوجوب
المنفعة والولاية باقية قبل المنفعة وعند عدم التأويل ثبت الالتزام باعتقاد اعتقاد الآخر
لأنه لا منفعة في حق الشارح إذا ثبت ذلك فنقول قتل لعداؤه لباغي قتل حتى فلا يمنع لارث
ولا يبي يوسف في قتل لباغي لعداؤه لأن التأويل لفاسد ما يعتد به في حق الدافع والحاجة هي هنا
الاستحقاق الأول فلا يكون لتأويل مقبلة في حق الأثر كما أنه في الحاجة إلى دفع المحرمات
أيضا لقرابة سبيلك روث فيعتد بالفاسد فيه لأن من شرطه بقاءه على يائنه فإذا قال كنت
على لباطل لم يوجد الدافع فوجب له أن قال يكره بيع السلام من أهل الفتنة في عساكرهم
لأنه أمانة على العصية وليس يبيع بها الكوفة من أهل الكوفة ومن يعرفه من أهل الفتنة
بأس لان الفتنة في الأصداد أهل السلاح وأما يكره بيع نفوس لسلام كبيع ما يقتل به
لا يصنع الآثرى انه يكره بيع المعارف لا يكره بيع الخشب على هذا الخرم العنب

كتاب اللقيط

اللقيط سمي باعتبار ما له من ان يلقط ولا نقاط مستتب له لما فيه من حياته وان غلب عليه
ضياؤه فوجب قال للقيط حر لان اصله في بني آدم انا هو حر لانه لا ولد له الا حر وان كان
للغالب فقتله في بيت المال هو لم يجرى على ولا مسلم عاجز عن التكسب ولا مال ولا قرابة شبه
والمالك من بني من سكن دار الاسلام كحرية وحرية
المقتول كمال الولاة ميراثه بيت المال يخرج بالاضمان وله ان كانت حياته فيه والمقتول
فان نفقة ايضا في بيت المال
متبرع بالانفاق عليه لعدم الولاية الا ان يأمره القاضي ليكون يباع عليه لعموم الولاية

هذا هو مقتضى الحال في حق الدافع كافي منتهى أهل الحرب تأويلهم هذا لأن الأحكام كبد
فيها أصل الزام أو الالتزام ولا التزام لا اعتقاد لا بائنه من تأويل ولا الزام لعدم الولاية لوجوب
المنفعة والولاية باقية قبل المنفعة وعند عدم التأويل ثبت الالتزام باعتقاد اعتقاد الآخر
لأنه لا منفعة في حق الشارح إذا ثبت ذلك فنقول قتل لعداؤه لباغي قتل حتى فلا يمنع لارث
ولا يبي يوسف في قتل لباغي لعداؤه لأن التأويل لفاسد ما يعتد به في حق الدافع والحاجة هي هنا
الاستحقاق الأول فلا يكون لتأويل مقبلة في حق الأثر كما أنه في الحاجة إلى دفع المحرمات
أيضا لقرابة سبيلك روث فيعتد بالفاسد فيه لأن من شرطه بقاءه على يائنه فإذا قال كنت
على لباطل لم يوجد الدافع فوجب له أن قال يكره بيع السلام من أهل الفتنة في عساكرهم
لأنه أمانة على العصية وليس يبيع بها الكوفة من أهل الكوفة ومن يعرفه من أهل الفتنة
بأس لان الفتنة في الأصداد أهل السلاح وأما يكره بيع نفوس لسلام كبيع ما يقتل به
لا يصنع الآثرى انه يكره بيع المعارف لا يكره بيع الخشب على هذا الخرم العنب

هذا هو مقتضى الحال في حق الدافع كافي منتهى أهل الحرب تأويلهم هذا لأن الأحكام كبد
فيها أصل الزام أو الالتزام ولا التزام لا اعتقاد لا بائنه من تأويل ولا الزام لعدم الولاية لوجوب
المنفعة والولاية باقية قبل المنفعة وعند عدم التأويل ثبت الالتزام باعتقاد اعتقاد الآخر
لأنه لا منفعة في حق الشارح إذا ثبت ذلك فنقول قتل لعداؤه لباغي قتل حتى فلا يمنع لارث
ولا يبي يوسف في قتل لباغي لعداؤه لأن التأويل لفاسد ما يعتد به في حق الدافع والحاجة هي هنا
الاستحقاق الأول فلا يكون لتأويل مقبلة في حق الأثر كما أنه في الحاجة إلى دفع المحرمات
أيضا لقرابة سبيلك روث فيعتد بالفاسد فيه لأن من شرطه بقاءه على يائنه فإذا قال كنت
على لباطل لم يوجد الدافع فوجب له أن قال يكره بيع السلام من أهل الفتنة في عساكرهم
لأنه أمانة على العصية وليس يبيع بها الكوفة من أهل الكوفة ومن يعرفه من أهل الفتنة
بأس لان الفتنة في الأصداد أهل السلاح وأما يكره بيع نفوس لسلام كبيع ما يقتل به
لا يصنع الآثرى انه يكره بيع المعارف لا يكره بيع الخشب على هذا الخرم العنب

فان ادعى عليه انه ابنه ثبت نسب من لا ينفقه كان حلالا للملك فذلك الحق فلا بطل
الحوية ظاهرة بالشك في حقها لا يقيظ ولحق العبد المسلم الذي توجبه الماهو
الا كظرفي حقه ان حجب مع اليقظ مال مشدوعليم فهو له اعتبارا للظاهر وكذا اذا كان
مشدوعلى دابة وهو عليها الماد كذا ثم يصرفه الواحد اليه بامر القاضى لانه مال
صانع وللقاضى ولاية صرفه ومثله اليه قيل يصرفه بغير امر القاضى لانه لا يقيظ ظاهرا
اوله ودية الانفاق وشراء ما لا بد له منه للطعام والكسوة لانه من الانفاق له
ولا يجوز تزويج المملوك لانعدام سبب لولاية من القرابة والمالك والسلطنة قال
ولا يصرفه في مال المملوك اعتبارا بلام وهلاكه لانه ولاية التصرف لشتمير المال وذلك
يتحقق بالراى الكامل والشفقة الواضحة والوجود في كل واحد منهما احدهما قال ويجوز
ان يقبض الخ لانه لا ينفق محض فله ملكه الصغير بنفسه اذا كان عاقلا لا يملكه اقام
دومها قال بسلب في صناعة لانه من باب تنقيفه وحفظ حاله قال بواجبه قال
العبد الصغير في هذه اية القدر في في محضه في الحامع الصغير لا يجوز ان يواجر ذكره
في الكراهية وهو لا يملك ولا يملك له يرجع الى تنقيفه ووجه الثاني انه لا يملك اتلاف منافع
فأشبهه لعمري بخلافه لانه لا يملكه على ما نذكر في الكراهية ان شاء الله تعالى
فان لا يجوز ان يواجر العبد

كتاب الفقة

قال للفقهاء انما اذا اشبه المملوك انه يأخذها يحفظها ويردها على صاحبها لانها
على هذا الوجه ما دون في مشاغل هو كفضل عند طاعة العبد لاجل احوال الضياع على ما قال

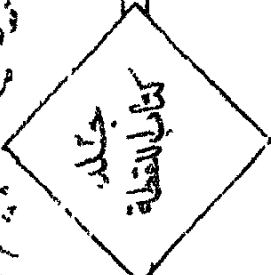
فان ادعى عليه انه ابنه ثبت نسب من لا ينفقه كان حلالا للملك فذلك الحق فلا بطل
الحوية ظاهرة بالشك في حقها لا يقيظ ولحق العبد المسلم الذي توجبه الماهو
الا كظرفي حقه ان حجب مع اليقظ مال مشدوعليم فهو له اعتبارا للظاهر وكذا اذا كان
مشدوعلى دابة وهو عليها الماد كذا ثم يصرفه الواحد اليه بامر القاضى لانه مال
صانع وللقاضى ولاية صرفه ومثله اليه قيل يصرفه بغير امر القاضى لانه لا يقيظ ظاهرا
اوله ودية الانفاق وشراء ما لا بد له منه للطعام والكسوة لانه من الانفاق له
ولا يجوز تزويج المملوك لانعدام سبب لولاية من القرابة والمالك والسلطنة قال
ولا يصرفه في مال المملوك اعتبارا بلام وهلاكه لانه ولاية التصرف لشتمير المال وذلك
يتحقق بالراى الكامل والشفقة الواضحة والوجود في كل واحد منهما احدهما قال ويجوز
ان يقبض الخ لانه لا ينفق محض فله ملكه الصغير بنفسه اذا كان عاقلا لا يملكه اقام
دومها قال بسلب في صناعة لانه من باب تنقيفه وحفظ حاله قال بواجبه قال
العبد الصغير في هذه اية القدر في في محضه في الحامع الصغير لا يجوز ان يواجر ذكره
في الكراهية وهو لا يملك ولا يملك له يرجع الى تنقيفه ووجه الثاني انه لا يملك اتلاف منافع
فأشبهه لعمري بخلافه لانه لا يملكه على ما نذكر في الكراهية ان شاء الله تعالى
فان لا يجوز ان يواجر العبد

كتاب الفقة
فان ادعى عليه انه ابنه ثبت نسب من لا ينفقه كان حلالا للملك فذلك الحق فلا بطل
الحوية ظاهرة بالشك في حقها لا يقيظ ولحق العبد المسلم الذي توجبه الماهو
الا كظرفي حقه ان حجب مع اليقظ مال مشدوعليم فهو له اعتبارا للظاهر وكذا اذا كان
مشدوعلى دابة وهو عليها الماد كذا ثم يصرفه الواحد اليه بامر القاضى لانه مال
صانع وللقاضى ولاية صرفه ومثله اليه قيل يصرفه بغير امر القاضى لانه لا يقيظ ظاهرا
اوله ودية الانفاق وشراء ما لا بد له منه للطعام والكسوة لانه من الانفاق له
ولا يجوز تزويج المملوك لانعدام سبب لولاية من القرابة والمالك والسلطنة قال
ولا يصرفه في مال المملوك اعتبارا بلام وهلاكه لانه ولاية التصرف لشتمير المال وذلك
يتحقق بالراى الكامل والشفقة الواضحة والوجود في كل واحد منهما احدهما قال ويجوز
ان يقبض الخ لانه لا ينفق محض فله ملكه الصغير بنفسه اذا كان عاقلا لا يملكه اقام
دومها قال بسلب في صناعة لانه من باب تنقيفه وحفظ حاله قال بواجبه قال
العبد الصغير في هذه اية القدر في في محضه في الحامع الصغير لا يجوز ان يواجر ذكره
في الكراهية وهو لا يملك ولا يملك له يرجع الى تنقيفه ووجه الثاني انه لا يملك اتلاف منافع
فأشبهه لعمري بخلافه لانه لا يملكه على ما نذكر في الكراهية ان شاء الله تعالى
فان لا يجوز ان يواجر العبد

عن النعمان بن عبد الله بن عمار بن ميمون عن النعمان بن عبد الله بن عمار بن ميمون عن النعمان بن عبد الله بن عمار بن ميمون

وإذا كان كذلك لا تكون مضمونة عليه لأن ذلك لو اقتضى أنه أخذ ما لا بد له من ذلك كان تصديقه
حجة في حقها أيضاً كالبيعة والقران أخذ لنفسه من بالاجماع كذا أخذ ما لم يمتنع به من غير أنه يغير
الذين لم يمتنعوا من أن يمتنعوا عليه قال لا أخذ أخذت له لما لا بد له من ذلك ولا بد له من ذلك يضمن عند
أبي حنيفة وقال أبو يوسف لا يضمن في القول قوله لأن الظاهر شاهد لا اختياراً الحسنة
دون العصية وكلما أن اقترب سبيل ضمان هو أخذ مال لا بد له من ذلك لا بد له من ذلك
وقد شك في ذلك فلا بد من أن يكون الظاهر يرضه مثله أن الظاهر يكون يكون المتصريح بما لا بد له من ذلك
في الشهادة أن يقول من سمعتني بقوله فلان على واحد كان كذا لفظاً أو كذا ماسم جنس
قال فإن كان قل من عشت دراهم عنهما أيا ما أوان كانت عشرة فضاء على عرفاً أو كذا قال العبد
المتعبد وهذا رواية عن أبي حنيفة وقوله أيا ما معناه على حسب ما يرى الإمام وقد عرفت
أن الأصل بالحل عن غير تفصيل بين القليل والكثير وهو قول مالك ومالك بن أنس في القول
عليه السلام من التقط شيئاً فليعرفه سنة من غير فضل فجاء الأول أن التقدير بالحول ورد
في لفظه كانت مائة وبنار تساوى البتة درهم العشرة وما فوقها في مائة ألف في تعلق اللفظ به
في السرقة وأما استعمال العرجية ليست معاً حتى تعلق الزكاة فأوجبنا التعريف بالحول
احتياطاً ما دون العشرة ليس في هذا ألفاً حجة ما فوضنا إلى من المبتلى به في الصبيان شيئاً
من هذا المقادير ليس بالزوم فيفضل في أي الملقط يعرفها الآن يغلب ظننا صاحبها لا يلزم
بعد ذلك ثم تصدق به وإن كانت اللفظة شيئاً لا تبقى عرفة حتى إذا خولن يفسد تصديق
وتبين أن يعرفها في الموضع الذي أصابها وفي لجامع فإن ذلك أقرب إلى الوصول

عن النعمان بن عبد الله بن عمار بن ميمون عن النعمان بن عبد الله بن عمار بن ميمون عن النعمان بن عبد الله بن عمار بن ميمون



عن النعمان بن عبد الله بن عمار بن ميمون عن النعمان بن عبد الله بن عمار بن ميمون عن النعمان بن عبد الله بن عمار بن ميمون

الهداية

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

256.579

فکر ایک افتادہ کتاب عن فساد الہاد والاعیان فی المذہب الخوئی بحقی اسرار

[illegible][illegible][illegible]

إلى صاحبها وإن كانت شيئاً يعلم أن صاحبها لا يطلبها كالتوكيد فتشترى الزمان يكون القاذرة أبا حبة
 حتى جاز لا انتفاع بمن غير قريبين لكنه مثنى على ملكه مالكه لأن التوكيد من المجهول لا يصح
 قال فإن جاء صاحبها بالصدق بها أيضاً للفقير إلى الحق وهو واجب بقدر الإمكان
 وذلك بأيسر ما يمكنه النظر بها وأيضاً للفقير هو التوكيد على اعتبار إجازته
 الصدق بها وإن شاء أمسكها جاء النظر بها قال فإن جاء صاحبها يعني بعد
 ما صدق بها فهو بالخيار إن شاء أمسكها لصدقة وله فإيه لأن الصدق في الأصل بارتداد الشئ
 لم يحصل بأذنه فيتوقف على إجازته وأما التوكيد للفقير قبل الإجازة فلا يتوقف على قيام المحل
 بخلافه الفصول لتبوتها بعد الإجازة في زمان شاء ضمن الملتقط لأنه سلم ماله إلى غيره بغير أذنه
 إلا أنه باباً من جهة الشرع وهذا لا ينافي أنهما كانا في مال الغير حال الخصومة
 وإن شاء ضمن المسكين إذا هلك في يده لأنه قبض ماله بغير إذنه وإن كان قائماً أخذ ماله لأنه جدين
 ماله قال يجوز أن لا تقاطع في المسألة والبقرة والبقر وقال مالك والشافعي إذا وجد البقرة والبقر
 في الصحراء فالنزاع أفضل فقل هذا الخلاف الفرس لهما أن الأصل في أخذ مال الغير الحرصة و
 ولا بأكثر من حصة الضياع وإذا كان معها ما يدفع عن نفسها يقل الضياع ولكنه يتوهم
 فيقضى بالكراهة والندب إلى الترك ولأنها لفظة يتوهم ضياعها فيستحب أخذها
 وتعرفها أصيالة لأموال الناس في الدلالة فإن انفق الملتقط عليها بغير إذن الحاكم فهو تبرع
 نفق ولا يثبت عنه من ماله وإن انفق بأمر الحاكم فإن كان ذمياً على صاحبها كان للفائدة في
 مال نفق نظراً له وقد يكون النفق في الألفاق على ما بين من ذارفع ذلك إلى الحاكم نظريه

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

فان كان للمنفعة اجرها وانفق عليها من اجرتها لان فيه ابقاء العين على ملكه من
كما هو ان الذي يركب ١٢
الام الدين عليه كذا يفعل بالعبد الابن وان لم يكن له منفعة خاف ان تستغرق النفقة
لما شاء ولا يراه ١٢
بأمر وامر يحفظ ثمنها ابقاء له صنف عند قتل ابقائه وان كان الاصل لانفاق عليها
لأن في ذلك جعل النفقة دينا على الكفالة نصيبا لظروف هؤلاء المجانين قالوا انما امر
لأن الحكم ١٢
بلا نفاق يومين وثلاثة أيام على قدر ما يرى رجاء ان يظهر والله انما يظهر ما يرى
لأن اداة النفقة مستصلحة فلا نظرية لانفاق مدة مديدة قال وفي الاصل شرط اقامة البينة
لأنه لا يثبت له يثبت ان يكون غصبا في يد ولا يأمريه بالانفاق وانما امره بالدية فلا بد
من البينة لكشف الحال وليس بالبينة تمام للقضاء وان قال لا يثبت له يقول القائل انفق عليه
ان كنت صادقا فيما قلت حتى ترجع على المالك ان كان صادقا ولا ترجع ان كان غاصبا ولو
في ذلك ان جعل النفقة دينا على صاحبها انما انما يرجع على المالك بعد ما حفر لم يبع
النفقة الا بشرط القضا الرجوع على المالك وهذه رطية وهو الاصل قال اذا حضر المالك
فالمستقطن بمنه بأمرهم حتى يحضر النفقة كانه يحضر نفقته فصار كانه استفاد المالك من محض
فأشبه المبيع واقر من ذلك راد الابن فان له الحبس استيفاء المجل ما ذكرنا لم يستقطر
النفقة بهلاكه في ذلك المستقط قبل الحبس يستقط اذا هلك بعد الحبس نه يصير الحبس بنفيه
الرجوع قال لفظ المحل والجرم سواء وقال الشايع لتعرف لفظ الجرم لان محلي صاحبها
لأنه عليه لسلام الجرم لا يخل لفظه الا انفسد ما قوله عليه لسلام الجرم ما هو وكاها
ثم عرفها سنة من غير فصل لان لفظ القطعة وفي التصديق بعد مدة التعريف ابقاء ملك المالك من
لأنه من اهل المالك ١٢

فان كان للمنفعة اجرها وانفق عليها من اجرتها لان فيه ابقاء العين على ملكه من
كما هو ان الذي يركب ١٢
الام الدين عليه كذا يفعل بالعبد الابن وان لم يكن له منفعة خاف ان تستغرق النفقة
لما شاء ولا يراه ١٢
بأمر وامر يحفظ ثمنها ابقاء له صنف عند قتل ابقائه وان كان الاصل لانفاق عليها
لأن في ذلك جعل النفقة دينا على الكفالة نصيبا لظروف هؤلاء المجانين قالوا انما امر
لأن الحكم ١٢
بلا نفاق يومين وثلاثة أيام على قدر ما يرى رجاء ان يظهر والله انما يظهر ما يرى
لأن اداة النفقة مستصلحة فلا نظرية لانفاق مدة مديدة قال وفي الاصل شرط اقامة البينة
لأنه لا يثبت له يثبت ان يكون غصبا في يد ولا يأمريه بالانفاق وانما امره بالدية فلا بد
من البينة لكشف الحال وليس بالبينة تمام للقضاء وان قال لا يثبت له يقول القائل انفق عليه
ان كنت صادقا فيما قلت حتى ترجع على المالك ان كان صادقا ولا ترجع ان كان غاصبا ولو
في ذلك ان جعل النفقة دينا على صاحبها انما انما يرجع على المالك بعد ما حفر لم يبع
النفقة الا بشرط القضا الرجوع على المالك وهذه رطية وهو الاصل قال اذا حضر المالك
فالمستقطن بمنه بأمرهم حتى يحضر النفقة كانه يحضر نفقته فصار كانه استفاد المالك من محض
فأشبه المبيع واقر من ذلك راد الابن فان له الحبس استيفاء المجل ما ذكرنا لم يستقطر
النفقة بهلاكه في ذلك المستقط قبل الحبس يستقط اذا هلك بعد الحبس نه يصير الحبس بنفيه
الرجوع قال لفظ المحل والجرم سواء وقال الشايع لتعرف لفظ الجرم لان محلي صاحبها
لأنه عليه لسلام الجرم لا يخل لفظه الا انفسد ما قوله عليه لسلام الجرم ما هو وكاها
ثم عرفها سنة من غير فصل لان لفظ القطعة وفي التصديق بعد مدة التعريف ابقاء ملك المالك من
لأنه من اهل المالك ١٢

فان كان للمنفعة اجرها وانفق عليها من اجرتها لان فيه ابقاء العين على ملكه من
كما هو ان الذي يركب ١٢
الام الدين عليه كذا يفعل بالعبد الابن وان لم يكن له منفعة خاف ان تستغرق النفقة
لما شاء ولا يراه ١٢
بأمر وامر يحفظ ثمنها ابقاء له صنف عند قتل ابقائه وان كان الاصل لانفاق عليها
لأن في ذلك جعل النفقة دينا على الكفالة نصيبا لظروف هؤلاء المجانين قالوا انما امر
لأن الحكم ١٢
بلا نفاق يومين وثلاثة أيام على قدر ما يرى رجاء ان يظهر والله انما يظهر ما يرى
لأن اداة النفقة مستصلحة فلا نظرية لانفاق مدة مديدة قال وفي الاصل شرط اقامة البينة
لأنه لا يثبت له يثبت ان يكون غصبا في يد ولا يأمريه بالانفاق وانما امره بالدية فلا بد
من البينة لكشف الحال وليس بالبينة تمام للقضاء وان قال لا يثبت له يقول القائل انفق عليه
ان كنت صادقا فيما قلت حتى ترجع على المالك ان كان صادقا ولا ترجع ان كان غاصبا ولو
في ذلك ان جعل النفقة دينا على صاحبها انما انما يرجع على المالك بعد ما حفر لم يبع
النفقة الا بشرط القضا الرجوع على المالك وهذه رطية وهو الاصل قال اذا حضر المالك
فالمستقطن بمنه بأمرهم حتى يحضر النفقة كانه يحضر نفقته فصار كانه استفاد المالك من محض
فأشبه المبيع واقر من ذلك راد الابن فان له الحبس استيفاء المجل ما ذكرنا لم يستقطر
النفقة بهلاكه في ذلك المستقط قبل الحبس يستقط اذا هلك بعد الحبس نه يصير الحبس بنفيه
الرجوع قال لفظ المحل والجرم سواء وقال الشايع لتعرف لفظ الجرم لان محلي صاحبها
لأنه عليه لسلام الجرم لا يخل لفظه الا انفسد ما قوله عليه لسلام الجرم ما هو وكاها
ثم عرفها سنة من غير فصل لان لفظ القطعة وفي التصديق بعد مدة التعريف ابقاء ملك المالك من
لأنه من اهل المالك ١٢

کتاب الایمان

[illegible][illegible][illegible]

قال ان كانت قيمة اقل من ريعين فمضى بيمينته كما دهرها قال وهما قال محمد وقال ابو يوسف
لما روي دهرها ان التقدير بها ثبت بالنقل لا ينقص عن كذا يجوز الصلح على الزيادة بخلاف
الصلح على اقل لانه حكم منه فمضى ان المقصود حمل الغير على روحه كمال المالك فينقص
ليس له شيء تحقيقا للثابت واما ام الولد المدي في طاعة الولد فان كان في حصة المولى لما
من حياء ملكه ولو وديدها لاجل فيها لا يفتان بالموت بخلاف الفرض لو كان لو ابا المولى
او ابنه وهو في عياله او احدا الزوجين على الاخر فلا جعل لان هو كذا يتبرعون بالرد عاده
ولا يتناولها خلاف الكتاب قال ابن ابي من الذي ذكره فلا شيء عليه لانه امانة في
يده لكن هذا اذا اتهم في كونه في اللقطة قال في ذكره في بعض النسخ انه لا شيء له في
صحة ايضا لانه في معنى البائنه من المالك ولما كان له ان يجبر الباين حتى يسترد
هذه البائنه يجبر لم يبيع لاستيفاء الثمن في ذلك اذ امانات في يده لا شيء عليه لما قلنا
قال لو اعتقه المولى كالمبيع صار قابضا بالامتناع في كفاي العبد المستر وكذا اذا باعه من الرابح
سلامة الدين والزوجان كان له حكم المبيع لكنه بيع من وجه فلا يدخل تحت النهي الوارد عن بيع
ما لم يقبض فجاز قال في بيعه اذا اخذ ان يشبهه بانه ياخذ له بركة فلا شيء عليه في عتقه
ابن حنيفة ومحمد حتى لو لم يشهد تحت الاخذ لا جعل له عند ما كان تركه الاشهاد
امارة ان اخذ نفسه صار كذا اشترا من اخذ او ابا جوار ثغوره على مولا لا جعل
لانه تركه لنفسه كذا انتم له اشتراك بركة فيكون له الجعل وهو متبرع في اداء
المن فان كان الابن رهنا فالجعل على المهرن لانه اخفى ما ليته بالرد وهو حق

لما روي دهرها ان التقدير بها ثبت بالنقل لا ينقص عن كذا يجوز الصلح على الزيادة بخلاف
الصلح على اقل لانه حكم منه فمضى ان المقصود حمل الغير على روحه كمال المالك فينقص
ليس له شيء تحقيقا للثابت واما ام الولد المدي في طاعة الولد فان كان في حصة المولى لما
من حياء ملكه ولو وديدها لاجل فيها لا يفتان بالموت بخلاف الفرض لو كان لو ابا المولى
او ابنه وهو في عياله او احدا الزوجين على الاخر فلا جعل لان هو كذا يتبرعون بالرد عاده
ولا يتناولها خلاف الكتاب قال ابن ابي من الذي ذكره فلا شيء عليه لانه امانة في
يده لكن هذا اذا اتهم في كونه في اللقطة قال في ذكره في بعض النسخ انه لا شيء له في
صحة ايضا لانه في معنى البائنه من المالك ولما كان له ان يجبر الباين حتى يسترد
هذه البائنه يجبر لم يبيع لاستيفاء الثمن في ذلك اذ امانات في يده لا شيء عليه لما قلنا
قال لو اعتقه المولى كالمبيع صار قابضا بالامتناع في كفاي العبد المستر وكذا اذا باعه من الرابح
سلامة الدين والزوجان كان له حكم المبيع لكنه بيع من وجه فلا يدخل تحت النهي الوارد عن بيع
ما لم يقبض فجاز قال في بيعه اذا اخذ ان يشبهه بانه ياخذ له بركة فلا شيء عليه في عتقه
ابن حنيفة ومحمد حتى لو لم يشهد تحت الاخذ لا جعل له عند ما كان تركه الاشهاد
امارة ان اخذ نفسه صار كذا اشترا من اخذ او ابا جوار ثغوره على مولا لا جعل
لانه تركه لنفسه كذا انتم له اشتراك بركة فيكون له الجعل وهو متبرع في اداء
المن فان كان الابن رهنا فالجعل على المهرن لانه اخفى ما ليته بالرد وهو حق

كتاب القطة

هذا مستفاد منها والمجمل بمقابلة احياء الماتية فيكون عليه واراد في حيوته الواهن وبعد
سواء كان لراهن لا يبطل بالموت هذا اذا كانت قيمته مثل الدين واقل منه فان كانت اكثر
فبقدر الدين عليه الباقي على لراهن حقها بالقد المضمون فضا كمثل لدواه وتخليصه
عن الجناية بالفضل وان كان مدويا فاعطى المولى ان اختار قضاء الدين وان بيع بدس
بالجمل والباقي للغير ولو كان مؤنة الملك والمالك فيكون في بيعه من يستقر له وان كان
جائيا فاعطى المولى ان اختار القضاء لعود المنفعة اليه على كاولياءه ان اختار الدفع لعودها
اليهم وان كان موهوبا فاعطى الموهوب له وان جع ان اذهب في هبته بعد ان كان المنفعة
لواهب فحصلت بالرد بل بترك الموهوب له التصرف فيه بعد الرد وان كان لصبي
والجس في ماله لانه مؤنة ملكه وان ذك وصية فلا يجزى له لانه هو الذي يتولى رد فيه

كتاب المفقود

اذا غاب لرجل فلم يعرف له موضع كما يعلم حتى هوام ميت نصيبه من حفظ ماله ويقوم
عليه يستوفي حقه ان القاضى نصيبه انما على ما جاز عن نظر نفسه المفقود بهن كالصفة وصلا
كالصبي المجهول في نجاها فتناله القاضى عليه نظرا لوقوله يستوفي حقه كقضاء انه يقبض غلاته
والدين الذي قرضه من غيره لانه من باب الحفظ ويخاصم في دينه جيب لانه اصل في حقوق
ولا يخاصم فلا يملك المفقود ولا في نصيبه في غنا او عجز في دينه لانه ليس له ولا نائب
عنه اعمه وكيل بالقض من جهة القاضى انه لا يملك الخصومة بلا خلاف انما الخلاف في الوكيل
بالقبض من جهة المالك في الدين ان كان لذلك يتضمن حكمه قضاء على الغائب وان كان

كتاب المفقود

هذا مستفاد منها والمجمل بمقابلة احياء الماتية فيكون عليه واراد في حيوته الواهن وبعد
سواء كان لراهن لا يبطل بالموت هذا اذا كانت قيمته مثل الدين واقل منه فان كانت اكثر
فبقدر الدين عليه الباقي على لراهن حقها بالقد المضمون فضا كمثل لدواه وتخليصه
عن الجناية بالفضل وان كان مدويا فاعطى المولى ان اختار قضاء الدين وان بيع بدس
بالجمل والباقي للغير ولو كان مؤنة الملك والمالك فيكون في بيعه من يستقر له وان كان
جائيا فاعطى المولى ان اختار القضاء لعود المنفعة اليه على كاولياءه ان اختار الدفع لعودها
اليهم وان كان موهوبا فاعطى الموهوب له وان جع ان اذهب في هبته بعد ان كان المنفعة
لواهب فحصلت بالرد بل بترك الموهوب له التصرف فيه بعد الرد وان كان لصبي
والجس في ماله لانه مؤنة ملكه وان ذك وصية فلا يجزى له لانه هو الذي يتولى رد فيه

هذا مستفاد منها والمجمل بمقابلة احياء الماتية فيكون عليه واراد في حيوته الواهن وبعد
سواء كان لراهن لا يبطل بالموت هذا اذا كانت قيمته مثل الدين واقل منه فان كانت اكثر
فبقدر الدين عليه الباقي على لراهن حقها بالقد المضمون فضا كمثل لدواه وتخليصه
عن الجناية بالفضل وان كان مدويا فاعطى المولى ان اختار قضاء الدين وان بيع بدس
بالجمل والباقي للغير ولو كان مؤنة الملك والمالك فيكون في بيعه من يستقر له وان كان
جائيا فاعطى المولى ان اختار القضاء لعود المنفعة اليه على كاولياءه ان اختار الدفع لعودها
اليهم وان كان موهوبا فاعطى الموهوب له وان جع ان اذهب في هبته بعد ان كان المنفعة
لواهب فحصلت بالرد بل بترك الموهوب له التصرف فيه بعد الرد وان كان لصبي
والجس في ماله لانه مؤنة ملكه وان ذك وصية فلا يجزى له لانه هو الذي يتولى رد فيه

وبني أمية وقال مالك إذا مضى أربع سنين فنفق القاضى بشيئين لم ينفق وتعد عدة الوفاة
 ثم تخرج من شاءك ثم هكذا قضى في ذلك استهوه الجن بالمدينة وكلني به ما ما ولا
 منك حقا بالقيمة فينفق القاضى بينها أبعد مضى مدة اعتبارا بالبلاد الفتن وتبين هذا الاعتبار
 أخذ المقلد منها الأربع من كلاله والسنين من الفتن عملا بالشبهين لما قوله صلى الله عليه وآله
 وسلم في امرأة المفقود أنها امرأتى حتى يأتيها البيان قول على فيها هي امرأة ابتليت فلتصبر
 حتى يستبين موتها وطلاق خرج بيان للبيان المذكور في المرفوع وكان النكاح عرف ثبوت
 الغيبة لا وجب لهرة والموت حين لا احتمال فلا يزال النكاح بالشك عمر رجع إلى قول على
 ولا معتبر بالكلية لأنه كان طلاقا معجلا فاعتبر في الشرع وموجب كان موجب الفقرة كما
 هو في غير المفقود
 جواب عن قول من قال على الإقرار بعينه في الجاهل
 هـ الغيبة تعقب الإجابة والعتبة قلما تخل بعد استمرارها سنة قالوا إذا تم له سنة وعشرون
 من يوم له حكمنا بجهته قال وهذا رواية الحسن عن أبي حنيفة وفي ظاهر المذهب يقتل
 بموت الكافر في المروى عن أبي يوسف ثمانية سنة وقد بعضهم بتسعين أو قيس بن
 يقبل بشي وألا في أن يقتل بتسعين إذا حكموا بموته اعتدلت امرأته عدة الوفاة من لك الوقت
 وقسم ماله بين رثته الموجودين في ذلك الوقت كأنه ملك في ذلك الوقت معنية إذا حكم
 معتبرا بالحق في من رثته قبل لك إرث منه لأنه لم يحكم بموته فيها خذ كما إذا كان حيا
 معلومة لا يرث المفقود أحكاما في حال فقد كان بقاءه حيا في ذلك الوقت باستصحاب
 الحال هو لا يصلح محبة في الاستحقاق وإن ذلك لأوصى للمفقود وما لموصى ثم الأصل أنه لو كان
 مع المفقود وإرث لا يحجب به لكنه ينتقص حصة باقيه في قول النصيبين ويوقف الباقي

[illegible]

وان كان معارضا وجب على صاحبه ان يملكه من اثنى عشر سنة موقوفة على ابنه وبناته
 وان كان في يد لا جنيح فصار على خذ لا بن طلب لا يثبت الميراث تعطيل النصف لا يثبت
 ويوقف النصف الاخر لا يعطى له الا بنهم فحينئذ لا يثبت الميراث ولو كان حيا فلا يستحق الميراث لا يثبت
 ولا يزوج من يد لا جنيح الا اذا ظهر منه خيانة ونظر هذا الحمل فانه يوقف له ميراث ابنه احد على
 ما عليه لغيره لو كان معارضا لغيره ان كان لا يقطر بحال لا يتغير بالحمل يعطى كل نصيبه كان من
 تسقط بالحمل لا يعطى له من يتغير به يعطى لاقبل التيقن كما كان لمفقود وقد مر في كتاب المتوفى بغيره

كتاب الشركة

الشركة تجازى ولازم صلته عليه وسلم بعظم الناس يتعاملون بها ففرقهم عدي قال لشركة ضربا
 شركة الاموال وشركة عقود وشركة الاموال العينية برضا رجلان ويشتر باضا فلا يجوز لاحد ان
 يتصرف في نصيبه الا بحال لا باذنه وكل واحد منهما في نصيب صاحبه لا جنيح هذه الشركة يتحقق حينئذ
 في اثنائها ان يثبت جلايه عينا او ملكا هاهنا لا يستلزم او اختلط هاهنا من غير صمم احدهما
 او اختلط باختطاط ابيهم المتكبر او شادوا لا يجوز بيع احدهما نصيبه من شركته في جميع
 ومن يغيره يتركه بغير اذنه كما في صلو الخلط والاختلاف انه لا يجوز ان لا باذنه وقد بينا الفرق
 في كفاية المقتضى الضمير للشركة العقوق وركبها الاجاب للقبول هو ان يقول حاشا شركاء
 في كذا وكذا ويقول الاخر قبله في شرطه ان يكون التصرف المعقود عليه عقدا لشركة وان ابدلا
 للوكالة ليكون ما يصرفه بالتصرف مشترك بينهما فيحقق حكمه المطلوب منه ثم هي ابنة
 اصبه مفادته وعقل شركة الصنائع وشركة الوجوه فاما شركة المفاوضة فهي

هذا هو الكتاب الذي فيه بيان احكام الشركة
 في الشركة تجازى ولازم صلته عليه وسلم بعظم الناس يتعاملون بها ففرقهم عدي قال لشركة ضربا
 شركة الاموال وشركة عقود وشركة الاموال العينية برضا رجلان ويشتر باضا فلا يجوز لاحد ان
 يتصرف في نصيبه الا بحال لا باذنه وكل واحد منهما في نصيب صاحبه لا جنيح هذه الشركة يتحقق حينئذ
 في اثنائها ان يثبت جلايه عينا او ملكا هاهنا لا يستلزم او اختلط هاهنا من غير صمم احدهما
 او اختلط باختطاط ابيهم المتكبر او شادوا لا يجوز بيع احدهما نصيبه من شركته في جميع
 ومن يغيره يتركه بغير اذنه كما في صلو الخلط والاختلاف انه لا يجوز ان لا باذنه وقد بينا الفرق
 في كفاية المقتضى الضمير للشركة العقوق وركبها الاجاب للقبول هو ان يقول حاشا شركاء
 في كذا وكذا ويقول الاخر قبله في شرطه ان يكون التصرف المعقود عليه عقدا لشركة وان ابدلا
 للوكالة ليكون ما يصرفه بالتصرف مشترك بينهما فيحقق حكمه المطلوب منه ثم هي ابنة
 اصبه مفادته وعقل شركة الصنائع وشركة الوجوه فاما شركة المفاوضة فهي

هذا هو الكتاب الذي فيه بيان احكام الشركة
 في الشركة تجازى ولازم صلته عليه وسلم بعظم الناس يتعاملون بها ففرقهم عدي قال لشركة ضربا
 شركة الاموال وشركة عقود وشركة الاموال العينية برضا رجلان ويشتر باضا فلا يجوز لاحد ان
 يتصرف في نصيبه الا بحال لا باذنه وكل واحد منهما في نصيب صاحبه لا جنيح هذه الشركة يتحقق حينئذ
 في اثنائها ان يثبت جلايه عينا او ملكا هاهنا لا يستلزم او اختلط هاهنا من غير صمم احدهما
 او اختلط باختطاط ابيهم المتكبر او شادوا لا يجوز بيع احدهما نصيبه من شركته في جميع
 ومن يغيره يتركه بغير اذنه كما في صلو الخلط والاختلاف انه لا يجوز ان لا باذنه وقد بينا الفرق
 في كفاية المقتضى الضمير للشركة العقوق وركبها الاجاب للقبول هو ان يقول حاشا شركاء
 في كذا وكذا ويقول الاخر قبله في شرطه ان يكون التصرف المعقود عليه عقدا لشركة وان ابدلا
 للوكالة ليكون ما يصرفه بالتصرف مشترك بينهما فيحقق حكمه المطلوب منه ثم هي ابنة
 اصبه مفادته وعقل شركة الصنائع وشركة الوجوه فاما شركة المفاوضة فهي

[illegible][illegible][illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

[illegible]

التبليغ

۳۶
 این کتاب در کتابخانه
 قاجاریه در تهران
 موجود است
 و در کتابخانه
 مجلس شورای
 ملی و در کتابخانه
 وزارت معارف
 و در کتابخانه
 وزارت عدلیه
 و در کتابخانه
 وزارت دارایی
 و در کتابخانه
 وزارت جنگ
 و در کتابخانه
 وزارت معادن
 و در کتابخانه
 وزارت صنایع
 و در کتابخانه
 وزارت راه
 و در کتابخانه
 وزارت پست و
 تلگراف و در
 کتابخانه
 وزارت
 فرهنگ و
 آموزش عالی
 موجود است

[illegible][illegible]

والدنانير والفلوس لما فاقه وقال ما لا يجوز لأبى عرض المكيل والموزون إذا كان الجبس
 واحد لا نأخذ على اس مال معلوم فاشبهه بقود بخلاف المضاربة كان القياس
 يا باها لما فيها من عجز المبيع من فقطر على مورد الشرع ولما أنه يؤدي إلى محال مضمين
 لا نأخذ أبى كل واحد منهما من له وتفاضل الثمنان فما يستحقه أحدهما من الزيادة في مال
 صاحبه يخرج المالك والمبيع من بخلافه لما هو الدنانير لأن ثمن ما يشتريه في ذمة من لا يتعين
 فكان بيع ماضى لأن قولنا تصرف في العرض لبيع وفي النقود الشرع ومبيع أحدهما مال على
 أن يكون الآخر شريكاً في ثمنه لا يجوز شراء أحد هاتين شيئا بالمال على أن يكون المبيع بميتة

[illegible]

وبغيره غير جائز وأما الفلوس لما قلنا فترد جواهر الأثمان فالحققت بها فأكبرها قول محمد لا نفاه
ملحقة بالنقد عندنا حتى لا يتعين بالتعيين لا يجوز بيع اثنين بواحد بأعيانها على ما عرفت وأما
عندنا في حقيقتها ولابي يوسف لا يجوز الشركة والمضاربة بهما لأن ثمنها يتبدل ساعة فساعة
وتصير سلعا وتروى عن أبي يوسف مثل قول محمد لا يجوز أن يقرض عني حصة من المضاربة
بها قال لا يجوز الشركة بما سوى ذلك إلا أن يتعامل الناس بغير الشركة فتعبر الشركة بهما
هكذا ذكر في الكتاب في الجاهل مع الصغير ولا يكون لمفاوضة بمثل قبل فقهه وقضته ومرواه النضر
هذه الرواية التعبر سلعة يتعين بالتعيين فلا يصح إرسال المال في المضاربات والشركات وذكر
في كتابنا لصحة قولنا انقرة لا يتعين حتى لا يفسد العقد بهلاكه قبل التسليم فعلى ذلك الرقابة
وأمر المال فيها وهذا لما عرفت أنه أخلق ثمنين لا أصل له لأن أصله لا يكون له وان خلت المقاييس
في الأصل لكل الثمنية فخصصنا الضرب المخصوص لأن عندنا ذلك كايضه ولن شيء آخر فاهل الأثر
يجوز التعامل باستعمالها ثمانية نزل التعامل بمنزلة الضرب فيكون ثمنه وصورته أصل ثم
قوله لا يجوز بما سوى ذلك يتناول المكسب الموزون العدي المتقارب لا خلاف فيه بيننا قبل الخلط
وكل واحد منهما مع متابعه وعليه صنعتنا أن خلطنا ثم اشتراكا فذلك في قول أبي يوسف في الشركة
شركة ملاك لا شركة عقد عند محمد تعبر شركة العقد ثمرة الاختلاف تظهر عند التساوي في
المالين اشتراط التفاضل في الرخا فظاهرا لرواية ما قاله أبو يوسف لأنه يتعين بالتعيين
الخلط كما يتعين قبله ونحن أنها من مزج حتى جاز البيع بها ديناً في الذمة وبيع من
حيث أنه يتعين بالتعيين فعملنا بالشبهين بالأضافة إلى الحالين بخلاف العروض

كتاب الشركة

الكتاب الثاني في الشركة
والشركة هي ما يجمع فيه
أكثر من اثنين من المال
لغرض معين أو لغيره
فإن كان لغرض معين
فإن كان لغيره
فإن كان لغرض معين
فإن كان لغيره

أيضا إلى قرض بأشراطه للعامل وإلى بضاعة بأشراط الرب المال هذا العقد يشبه المضاربة
من حيث أنه يعمل في مال لشريك ويشبه لشركته استأجره فانه يعلن فلهما شبه المضاربة
وقد نصت أشراط الرب من غير ضمان يشبه لشركته لا يبطل بأشراط العمل فيها **قال**
ويجوز أن يعقد ما كل واحد منهما ببعض ما له دون البعض لا في مساواة في المال ليس بشروط فيه
إذا لفظ لا يقتضيه لا يصح إلا بين اثنين المتفاوضة فعمه به للوجه الذي كونه ويجوز أن يشترط
ومن جهة أحدهما دائره ومن لا خوردهم وكذا من أحدهما درهمين من الآخر سود
وقال في قوله والثاني لا يجوز وهذا بناء على شرط الخط وعدمه فان عندهما شرط
ولا يتحقق ذلك في مختلف الجبر من سنيته من بعد ان شاء الله تعالى **قال** ما يشترط كل واحد
منه للشركه طول بيمينه دون لا خوردهما بينانه يضمن الواكالة دون كفاية والوكيل هو الأصل
في الحق **قال** ثم يرجع على شريكه بحصة منه معناه إذا أدى من مال نفسه له وكيل من
حصة في حصته فإذا انفرد من مال نفسه جمع عليه ان كان لا يعرف ذلك لا يقوله فعليه تحت
يد في حوالب المال في وقت آخر وهو يتكر والقول المتكبر منه **قال** إذا هلك مال لشركته أو
المالين قبل ان يشتري أو يشا بطلت الشراكة لان المعقود عليه في عقد الشراكة المال فانه يتعين
فيه كما في الهبة والوصية ويجوز إلا المعقود عليه يبطل العقد كما في البيع مثلا المضاربة لو كانت
المعقود عليه لا يتعين الثمن فبها لتعيين انما يتعينان بالقبض على ما عرفه هذا ظاهر فيما
إذا هلك المال كذا إذا هلك أحد هاهنا لأنه ما رضى لشركته صاحب ماله ألا يشركه في
ماله فإذا فات ذلك لم يكن أحيا بشركته فيبطل العقد لعدم فائدة إيجابه هلكه **قال**

هذا العقد يشبه المضاربة من حيث أنه يعمل في مال لشريك ويشبه لشركته استأجره فانه يعلن فلهما شبه المضاربة وقد نصت أشراط الرب من غير ضمان يشبه لشركته لا يبطل بأشراط العمل فيها قال ويجوز أن يعقد ما كل واحد منهما ببعض ما له دون البعض لا في مساواة في المال ليس بشروط فيه إذا لفظ لا يقتضيه لا يصح إلا بين اثنين المتفاوضة فعمه به للوجه الذي كونه ويجوز أن يشترط ومن جهة أحدهما دائره ومن لا خوردهم وكذا من أحدهما درهمين من الآخر سود وقال في قوله والثاني لا يجوز وهذا بناء على شرط الخط وعدمه فان عندهما شرط ولا يتحقق ذلك في مختلف الجبر من سنيته من بعد ان شاء الله تعالى قال ما يشترط كل واحد مناه للشركه طول بيمينه دون لا خوردهما بينانه يضمن الواكالة دون كفاية والوكيل هو الأصل في الحق قال ثم يرجع على شريكه بحصة منه معناه إذا أدى من مال نفسه له وكيل من حصة في حصته فإذا انفرد من مال نفسه جمع عليه ان كان لا يعرف ذلك لا يقوله فعليه تحت يد في حوالب المال في وقت آخر وهو يتكر والقول المتكبر منه قال إذا هلك مال لشركته أو المالين قبل ان يشتري أو يشا بطلت الشراكة لان المعقود عليه في عقد الشراكة المال فانه يتعين فيه كما في الهبة والوصية ويجوز إلا المعقود عليه يبطل العقد كما في البيع مثلا المضاربة لو كانت المعقود عليه لا يتعين الثمن فبها لتعيين انما يتعينان بالقبض على ما عرفه هذا ظاهر فيما إذا هلك المال كذا إذا هلك أحد هاهنا لأنه ما رضى لشركته صاحب ماله ألا يشركه في ماله فإذا فات ذلك لم يكن أحيا بشركته فيبطل العقد لعدم فائدة إيجابه هلكه قال

هذا العقد يشبه المضاربة

هذا العقد يشبه المضاربة من حيث أنه يعمل في مال لشريك ويشبه لشركته استأجره فانه يعلن فلهما شبه المضاربة وقد نصت أشراط الرب من غير ضمان يشبه لشركته لا يبطل بأشراط العمل فيها قال ويجوز أن يعقد ما كل واحد منهما ببعض ما له دون البعض لا في مساواة في المال ليس بشروط فيه إذا لفظ لا يقتضيه لا يصح إلا بين اثنين المتفاوضة فعمه به للوجه الذي كونه ويجوز أن يشترط ومن جهة أحدهما دائره ومن لا خوردهم وكذا من أحدهما درهمين من الآخر سود وقال في قوله والثاني لا يجوز وهذا بناء على شرط الخط وعدمه فان عندهما شرط ولا يتحقق ذلك في مختلف الجبر من سنيته من بعد ان شاء الله تعالى قال ما يشترط كل واحد مناه للشركه طول بيمينه دون لا خوردهما بينانه يضمن الواكالة دون كفاية والوكيل هو الأصل في الحق قال ثم يرجع على شريكه بحصة منه معناه إذا أدى من مال نفسه له وكيل من حصة في حصته فإذا انفرد من مال نفسه جمع عليه ان كان لا يعرف ذلك لا يقوله فعليه تحت يد في حوالب المال في وقت آخر وهو يتكر والقول المتكبر منه قال إذا هلك مال لشركته أو المالين قبل ان يشتري أو يشا بطلت الشراكة لان المعقود عليه في عقد الشراكة المال فانه يتعين فيه كما في الهبة والوصية ويجوز إلا المعقود عليه يبطل العقد كما في البيع مثلا المضاربة لو كانت المعقود عليه لا يتعين الثمن فبها لتعيين انما يتعينان بالقبض على ما عرفه هذا ظاهر فيما إذا هلك المال كذا إذا هلك أحد هاهنا لأنه ما رضى لشركته صاحب ماله ألا يشركه في ماله فإذا فات ذلك لم يكن أحيا بشركته فيبطل العقد لعدم فائدة إيجابه هلكه قال

[illegible]

المحلل
من كل قسم
نصفه والوكيل
نصفه

مجلس علمائے ہندوستان
مجلس علمائے ہندوستان
مجلس علمائے ہندوستان

الحق ای قاضی! قاضی! قاضی!

بطلت الوثائق التي كانت في يده
الشرعية أيضا لأن ما قيلت
منها لا يقاوم

تكونا مقصودا فلا يتأهل بطلان
شتر كذا يكون المنة

مجلس شورای اسلامی

ان کی بیویوں کو بھی اس کی بیویوں
کو لایا اور ان کی بیویوں کو لایا

تتداول الاشتراك في الأصل من أن
الاشتراك يخلط الماسك من أن
الاشتراك يخلط الماسك من أن

مجلس شورای ملی
شماره ۱۰۰
تاریخ ۱۳۰۲

المال وما اشتروا بغيره من
الملكوت الدنيا والآخر

۱۳۰۰
۱۳۰۱
۱۳۰۲
۱۳۰۳
۱۳۰۴
۱۳۰۵
۱۳۰۶
۱۳۰۷
۱۳۰۸
۱۳۰۹
۱۳۱۰
۱۳۱۱
۱۳۱۲
۱۳۱۳
۱۳۱۴
۱۳۱۵
۱۳۱۶
۱۳۱۷
۱۳۱۸
۱۳۱۹
۱۳۲۰
۱۳۲۱
۱۳۲۲
۱۳۲۳
۱۳۲۴
۱۳۲۵
۱۳۲۶
۱۳۲۷
۱۳۲۸
۱۳۲۹
۱۳۳۰
۱۳۳۱
۱۳۳۲
۱۳۳۳
۱۳۳۴
۱۳۳۵
۱۳۳۶
۱۳۳۷
۱۳۳۸
۱۳۳۹
۱۳۴۰
۱۳۴۱
۱۳۴۲
۱۳۴۳
۱۳۴۴
۱۳۴۵
۱۳۴۶
۱۳۴۷
۱۳۴۸
۱۳۴۹
۱۳۵۰
۱۳۵۱
۱۳۵۲
۱۳۵۳
۱۳۵۴
۱۳۵۵
۱۳۵۶
۱۳۵۷
۱۳۵۸
۱۳۵۹
۱۳۶۰
۱۳۶۱
۱۳۶۲
۱۳۶۳
۱۳۶۴
۱۳۶۵
۱۳۶۶
۱۳۶۷
۱۳۶۸
۱۳۶۹
۱۳۷۰
۱۳۷۱
۱۳۷۲
۱۳۷۳
۱۳۷۴
۱۳۷۵
۱۳۷۶
۱۳۷۷
۱۳۷۸
۱۳۷۹
۱۳۸۰
۱۳۸۱
۱۳۸۲
۱۳۸۳
۱۳۸۴
۱۳۸۵
۱۳۸۶
۱۳۸۷
۱۳۸۸
۱۳۸۹
۱۳۹۰
۱۳۹۱
۱۳۹۲
۱۳۹۳
۱۳۹۴
۱۳۹۵
۱۳۹۶
۱۳۹۷
۱۳۹۸
۱۳۹۹
۱۴۰۰

فإذا صرح بالوكالة كأنها مقصودة في يجوز الشركة وإن لم يخطأ المال وقال زفر سنة

والشأن في لا يجوز أن لا يخرج المال ولا يقيم الفرع على بشرة إلا بعد نشأة في الأصل وأنه

بالخط والمال محل هو المال ولهذا يضاف اليه ويشترط تعيين رأس المال بخلاف

انسان بهار است و او را یوسف رب المال یوسفی از جمعه علی علمه امانت

جلائے وہ اصل بئیر تھا کہ یہ سب احاد اجس و پیسہ

فأما من كان في ذلك من أهل مكة فلم يكملوا له شأن قط لضعفه ولظهور ما هم عليه من الجهل والبخل وغلط السمع والابصار

ولا يجوز التفاضل في الرجوع المتساوي في المال لا يجوز شركة القبول والأعمال لا تعدل المال
ولكن إن الشركة في الرجوع مستندة إلى العقد ون المال كالعقد هي شركة فلا بد من تحقق منفعة
هذه الأهم فيه فلم يكن الخلط شرطاً وكان الظاهر الثاني لا يستبعدان فلا يستفاد الرجوع برأس المال
وإنما يستفاد بالتصرف لأنه في النصف أصيل في النصف كين إذا تحققت الشركة في التصرف
بدون الخلط تحققت في الاستفادة وهو الرجوع منه وصار المضاربة فلا يشترط اتحاد
الجنس المتساوي في الرجوع ونص شركة القبول قال لا يجوز الشركة إذا دخل أحدهما راجع
مساهمة من الرجوع كمن شرط لوجبه لفظاً مع الشركة ففساه لا يخرج الأثر المستعمل في هذا نظرية
في المخارعة قال لكل واحد من المفاد صريح شريك العنان أن يتجمع المال لأنه معتاد
في عقد الشركة وكان إجماعاً على العمل بالتفصيل بغير عوض وبه فيملكه وكذلك
أن يورده لأنه معتاد ولا يجزى لثا من به قال لا بد منه مضاربة كالتهاد وفي الشركة
فيتضمنها وعن ابن حنيفة أنه ليس كذلك لأنه نوع شركة والأصح هو الأول وهو رواية الأصم
لأن الشركة غير مقصورة وإنما المقصود تحصيل الرجوع إذا استأجر جرداً ولي كان تحصيل بل
ضمان في ذمته بخلاف الشركة حيث لا يملكه لأن الشئ لا يستتبع مثله قال يוכל من تصرف فيه
لأن التوكيل بالبيع المشروط ببيع التجارة والشركة انعقد بالتجارة بخلاف لو قيل بالشراء حيث
لا يملك أن يוכל غيره لأنه عقد خاص لطبقة تحصيل العين فلا يستتبع مثله قال وبلدة
في المال يد أمانة لأنه قبض مال بأذن المالك لا على وجه البذل والوثيقة فصار كالوديعة
قال أما شركة الصنائع وتسمى شركة القبول كالحياطين الصنائع يشتركون على أن يتقبلا

هذا هو الأصل في الشركة
فإن كان الرجوع على رأس المال
فلا بد من تحقق منفعة
هذه الأهم فيه فلم يكن
الخلط شرطاً وكان الظاهر
الثاني لا يستبعدان فلا
يستفاد الرجوع برأس المال
وإنما يستفاد بالتصرف
لأنه في النصف أصيل في
النصف كين إذا تحققت
الشركة في التصرف بدون
الخلط تحققت في الاستفادة
وهو الرجوع منه وصار
المضاربة فلا يشترط
اتحاد الجنس المتساوي في
الرجوع ونص شركة
القبول قال لا يجوز
الشركة إذا دخل أحدهما
راجع مساهمة من الرجوع
كمن شرط لوجبه لفظاً مع
الشركة ففساه لا يخرج
الأثر المستعمل في هذا
نظرية في المخارعة قال
لكل واحد من المفاد صريح
شريك العنان أن يتجمع
المال لأنه معتاد في عقد
الشركة وكان إجماعاً على
العمل بالتفصيل بغير عوض
وبه فيملكه وكذلك أن
يورده لأنه معتاد ولا
يجزى لثا من به قال لا بد
منه مضاربة كالتهاد
وفي الشركة فيتضمنها
وعن ابن حنيفة أنه ليس
بذلك لأنه نوع شركة
والأصح هو الأول وهو
رواية الأصم لأن الشركة
غير مقصورة وإنما
المقصود تحصيل الرجوع
إذا استأجر جرداً ولي كان
تحصيل بل ضمان في
ذمته بخلاف الشركة
حيث لا يملكه لأن الشئ
لا يستتبع مثله قال
يוכל من تصرف فيه
لأن التوكيل بالبيع
المشروط ببيع التجارة
والشركة انعقد
بالتجارة بخلاف لو
قيل بالشراء حيث
لا يملك أن يוכל
غيره لأنه عقد
خاص لطبقة
تحصيل العين
فلا يستتبع
مثله قال وبلدة
في المال يد
أمانة لأنه قبض
مال بأذن
المالك لا على
وجه البذل
والوثيقة
فصار كالوديعة
قال أما شركة
الصنائع وتسمى
شركة القبول
كالحياطين
الصنائع
يشتركون على
أن يتقبلا

المال لا يكون الكسب بينهما يجوز ذلك وهذا عندنا وقال فرو الشافعي لا يجوز لان هذا لا يشرك
لا تقيد مقصودها وهو التبريد لا بد من أصل المال هذا لان الشركة في الربح تبتغي على الشركة
في المال على صلبها على ما قررناه ولان المقصود من الحصول هو يمكن بالتوكيل لانه لما كان كليا
في النصف صيلا في النصف تحققا لشركة في المال المستفاد ولا يشترط فيها اتحاد العمل والمكان

الاعمال ويكون الكسب بينهما يجوز ذلك وهذا عندنا وقال فرو الشافعي لا يجوز لان هذا لا يشرك
لا تقيد مقصودها وهو التبريد لا بد من أصل المال هذا لان الشركة في الربح تبتغي على الشركة
في المال على صلبها على ما قررناه ولان المقصود من الحصول هو يمكن بالتوكيل لانه لما كان كليا
في النصف صيلا في النصف تحققا لشركة في المال المستفاد ولا يشترط فيها اتحاد العمل والمكان

خلافا لما لا خلاف فيه ان المعنى المحي للشركة وهو ما ذكرناه لا يلائم ما ورد في لفظ الشركة
والمال ثلاثا جاز وفي القياس لا يجوز لان الضمان بقدر العمل فالزيادة عليه بحر ما لم يضمن فلم يجز
العقد لتأديته اليه وصار كشركة الوجوه لكن نقول ما يأخذ به لا يأخذ به رجلان الربح عند
اتحاد الجنس فلا يختلف لان أصل المال عمل والرجح مال فكان بدل العمل والعمل يتقوم المقوم
فيتقد بقدر ما قومه به فلا يجرم بخلاف شركة الوجوه لان جنس المال متفق والربح يتحقق في

الجنس المتفق ورجح ما لم يضمن لا يجوز لان المضاربة قال ما يتقبله كل واحد منهما من العمل
يلزمه يلزم شريكه حتى ان كل واحد منهما يطالب بالعمل ويطلب بالاجر ويدفع بالبدل فم
اليه وهذا ظاهر في المفاوضة وفي غيرها استحقاق القياس خلاف ذلك لان الشركة وقعت
مطلقة والكلالة مقتضى المفاوضة وجه الاستحسان ان هذه الشركة مقتضية للضمان لا كثر
ان ما قبله كل واحد منهما من العمل مضمون على الآخر ولهذا لا يفتقر الاجر بسبب نفاذ تقبله
عليه فجري المفاوضة في ضمان العمل اتصاء البديل قال اما شركة الوجوه فالرجحان

يشتركان كاملا لهما على ان يشتريا بالوجوه هو يدعى فتم لشركة على هذا سميت به
لان لا يشترى بالنسبة الا من كان له وجاعة عند الناس وانما انهم مفاوضة

المال لا يكون الكسب بينهما يجوز ذلك وهذا عندنا وقال فرو الشافعي لا يجوز لان هذا لا يشرك
لا تقيد مقصودها وهو التبريد لا بد من أصل المال هذا لان الشركة في الربح تبتغي على الشركة
في المال على صلبها على ما قررناه ولان المقصود من الحصول هو يمكن بالتوكيل لانه لما كان كليا
في النصف صيلا في النصف تحققا لشركة في المال المستفاد ولا يشترط فيها اتحاد العمل والمكان

المال لا يكون الكسب بينهما يجوز ذلك وهذا عندنا وقال فرو الشافعي لا يجوز لان هذا لا يشرك
لا تقيد مقصودها وهو التبريد لا بد من أصل المال هذا لان الشركة في الربح تبتغي على الشركة
في المال على صلبها على ما قررناه ولان المقصود من الحصول هو يمكن بالتوكيل لانه لما كان كليا
في النصف صيلا في النصف تحققا لشركة في المال المستفاد ولا يشترط فيها اتحاد العمل والمكان

المال لا يكون الكسب بينهما يجوز ذلك وهذا عندنا وقال فرو الشافعي لا يجوز لان هذا لا يشرك
لا تقيد مقصودها وهو التبريد لا بد من أصل المال هذا لان الشركة في الربح تبتغي على الشركة
في المال على صلبها على ما قررناه ولان المقصود من الحصول هو يمكن بالتوكيل لانه لما كان كليا
في النصف صيلا في النصف تحققا لشركة في المال المستفاد ولا يشترط فيها اتحاد العمل والمكان

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

ابن يوسف لا يجاوز به نصف فوجك وقد عرفني مرضه قال اذا اشتد عليك واحد مما يغفل
بنو علي المغفل ١٢ نائب القاع ١٢ ب
سنة الف و م و ا ب
حالي ١٢

والاخر اوتى يستق عليه الماء فانكسب بينه الم نصير الشركة والاكسب كله لان استغنى به.

احضرت الباقية ان كان العامل صاحب الغار ان كان صاحب الباقية فغدا احد متعلق بها

٢٠١٩

والشركة في البساتين بالطلب على المياه
والشركة في البساتين بالطلب على المياه

ملك الجور هو المستحق فتهب استوفى منافع ما فيه الغير هو البعل أو الأمانة بعقد فاسد في أثر

جاءت كل شركة فاسدة فالوحيثما عملت قد المالح ويصل شرط التفاضل لان الزعم فيها ان:

[illegible]

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

مسند فقہ الامتقاق علی قدر اسل مال اذا مات احد منكم فليكن نذرا وتذكيرا لغيره منكم. بحسب

الشركة لا يراها تتضمن وكالة ولا بد منها لتحقيق الشركة على ما أثر الوكالة تبطل بالثبوت ومن

فان لو كان الشريك في الجرم لو بقا كما في الف

٢٤

هو صاحبها لم يعلم من عن علي فاذا بطلت وكالة بطلت الشريعة بخلافه اذ اصبح احدا له بين الناس

حيث يتوقف على علم الآخراته عز وجل قصد والله اعلم **فصل** في بيان حدي الشريك من دين كالأداء

مال الآخر الا ان اذنه كانه ليس من جنس القارة فان اذن كل واحد من الصاحبه ان يودي زكاته

الشيخ العلامة

[illegible]

५३५

المؤمن والاربعين حق الله تعالى فادفع اليهم مائة مئة قال اذا سئل الواقف غلة الوقت لنفسه
 لما لم يرد من الغلة الا كذا باب اي القدر في باب
 الاستسجار من الغلة
 وجعل لوكايتة اليه جاز من لا يورس قال ذكر فضلين شرط الغلة لنفسه جعل لوكايتة اليه ما الاول
 اسع المصنف باب
 ثم يورس على قاي من عمل وهو قول هلال بن ابي ربيعة قال الشافعي به
 فهو جائز عندنا باذنه
 وقال لا خلاف فيهما بناء على الاختلاف في الله تعالى المبيح من الاقراض وقيل هي مسألة مبتدأة وقد
 اختلف في ذلك
 اذا شرط اليه من نفسه شيئا لم يبعده من الموت لا فله ولا فقيه اذا شرط الكل لنفسه في حياته
 يبيع باذنه يورس في باب
 يبيع من ماله مقرا بعهده ولو وقعه في شرك البضاعة الى اهل اهلها في كاديه ومدايريه ما دأبوا
 بكذا ذكره الفقيه ابو الجعفر باب
 اياه فاذا ارادوا فهو لفقراء والمساكين فقد قيل يجب ان لا يفتات وقد قيل هو على اختلاف
 في باب
 في باب وهو الصحيح لان اشتراطه لهما في حياته كما شرطه لنفسه ونجبه قول نعم الله
 في باب الواقف

[illegible]

[illegible]

ان الوقت تبرع على وجه التملك بالطريق الذي قد مناه فاشترط البعض والكل لنفسه بطله
 لان التملك من نفسه لا يتحقق فصار كالصدقة المنفقة وشروط بعض نفقة السجدة لنفسه
 ولا يبي يوسف ما روي ان النبي عليه السلام كان يأكل من صدقة المراد منها صدقة الوقوف ولا
 يحل لكل منها الا بالشرط بل على وجهه كان الوقف لالة الملك الى الله تعالى على وجه القرية على
 ما بيناه فاذا شرط البعض او الكل لنفسه فقد جعل ما صار ملكا لله تعالى لنفسه ان يجعل ملك
 نفسه لنفسه فلا جائز ان اذا بنى خاد او سقاية او جعل رضى مقبرة وشروط ان يتركه ويشرب
 منه او يبيع من فيه لان مقصود القرية وفي التصرف الى نفسه ذلك قال عليه السلام نفقة
 الرجل على نفسه صدقة او شرط الواقف ان يستبدل به ارضا اخرى اذا شاء ذلك فحرم
 جائز عندنا يبي يوسف وعند محمد الوقف جائز بالشرط باطل او شرط الخيار لنفسه في
 الوقف ثلثة ايام جازا الوقف الشرط عندنا يبي يوسف وعند محمد الوقف باطل هذا بناء
 على راذ كرا واما فصل الولاية فقد نص في على قول يبي يوسف هو قول هلال ايضا وهو
 ظاهر المذهب وذكر هلال في وقفه قال قوام ان شرط الواقف الولاية لنفسه كانت له وان
 لم يشترط لم تكن له الولاية فان مشايخنا الاشباة يكون هذا قول محمد لان من اصله
 ان التسليم الى فقير شرط الصحة الوقف فاذا سلم لم يبق له الولاية فيه اذا ان المتولى انما
 له خيد الولاية من جهة الشرط فيستحيل ان لا يكون له الولاية وغيرة يستفيدا لولاية منه فولاية
 اقرب الناس الى هذا الوقف فيكون اولى لولاية من اتخذ مسجدا يكون اولى بجوارته
 ونصيبه اذن فيه وكن اعتق عبد اكان الولاء له لان اقرب الناس اليه

[illegible][illegible]

[illegible]

وَأَنَّ الْوَاقِعَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِإِذْنِهِ كَمَا الْوَاقِعُ غَيْرُ مَا مَوْنٌ عَلَى لَوْفٍ فَلَا خِيَانَ يَنْزِعُ مِنْ يَدِهِ

نظر الفقهاء كما لو ان يخرج الوصي نظرا للصنف وكذا اذا شرط ان ليس لسلطان ان يلقا

من يخرج من دينه ويؤلف عليه لانه شرط مخالف لحكم الشرع **فصل** واذا بين

مسجد الميزل ملكه عند حق يفوزة عن ملكه بطريقه وياؤن للناس بالصلاة فيه
 في الميزل ملكه عند حق يفوزة عن ملكه بطريقه وياؤن للناس بالصلاة فيه

فأذا صلى فيه أحلّ لى عند أبي حنيفة رة عن ملكه اما الافران فلا رة لا يخلص لله تعالى

الابيه واما الصلوة فيه فلان لا بد من التسليم عند ابي حنيفة ومحمد ويشترط تسليم

نوع هو ذلك في المسجد بالصلاة فيه اولاً لما اعتذر القبط بيقام تحقق المقصود
 ا. هـ السليم ١١

الجنس متناهية في شتطادناه ونحن محمد ^{صلى الله عليه وسلم} أنه يشترط الصلوة بالجماعة لأن المنجد

يقول في القالب وقال ابو يوسف من ملكه بقوله جعلته مسجوناً لان التسليم عنده ليس
وبه قال الا انه في القالب ١٣

بشرط أن لا يسقط ملك العبد فيصير خالصاً له تعالى بسقوط حق العبد صلاً ولا عناق
 مع الوقف ١٢

وقد بينا من قبل قال من جعل مسجدا غيبه ربه وادخله فوقه بيت وجعل باب المسجد الى

الطريق وغزاه عن ملكه فانه ان يبيعه وان مات بعثت عنه لانه لم يغاير الله تعالى لبقاء

حق العبد متعلقاً به ولو كان السردا بصلح السجد جاز كما في مسجد بيت المقدس

وروى الحسن عنه انه قال اذا جعل الفل مسجداً وعلى ظهره مسلمان فهو مسجداً

السيد عايتا بذلك يحقق في السفلى دون العلوي عن محمد علي عيسى

معظم اذا كان فوقه مسلمان او مستقل يتعدا لعظيم ۹۰ عن ابي يوسف ر ۱۵ انه جور

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

--

[illegible]

۴. فتاح بنی خاندن کاروان سرای آلود را با بالیغ سها فرزند ۱۳ ساله

کتاب الوقف

مجلس العلماء وادبائنا
الذين هم في اوج ذلهم
والذين هم في اوج ذلهم
والذين هم في اوج ذلهم

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

[illegible]

النفوس التي هي في الدنيا الفاضل من بعد ان الموتى بقا الله رؤسهم

اما بعد الحمد والصلوة فانه الحواشي الجديدة على الهداية درر بيمية فرائد غالية القيمة
عزيزة البطانة والظاهرة بجملة البحار النجارية صاحبها استاذي لاصول الجمع بين
بحر الفقه والحديث ثمير الطيب من الحديث في المسائل واللائل مستندها بالانوار
ثم شهاب الانوار واذ انقطعت في البحث عن صحة الاسانيد بمقتضاها بالاسفار والكتب
فالحواشي هذه كلها مملوءة بما يدور عليه الفقه حق المداد او بما فيه حل المطالب وصور
المسئلة وتحقيق المقام بامعان الانظار لم يوجد مثلهما فيما طبع على حواشي الهداية
او تحتها في الامصار والاعصار فطوبى لهذا الطبع وبشر الطلبة بالطبع في هذا الطبع
الطوبى قد سمعوا الله وطبعها وفي تصحيحها وتحسين صوابها وكتابتها سعيها بالهداية
وصرفها ما لا يبلغ مبلغا بقاؤه انجاه الكتاب على سعيه ونجته وحسن نيته فيزيه
بالاسفار وحواشيه تزيينه في الانظار كيف لا وهو لانا المحشى عن ربه بشفقة سلاله الكمال

خاتمة الكبرمجين محمد الطبع للجلد الثانية من الجداول الأولى والحمد لله

الحمد لله الذي بيده الهداية والكنية لذكورنا وانثنا والصلاة على الرضا الخ لا تقى و
عليه واحبابه الطاهرين المطهرين الذين كلهم مقتدا انا اوصياهم فان الكنية المصنوعة
باسم الهداية حواشيها الجديدة قد طبع مرة بعد اولى في شاع في اكثر البلاد ان من المنة المنة
البحار افاضهم الطالبين الى شرائه بصفا طبعه حسن قال الحق لم يبق نسخ وشوقهم الى شرائه حتى
طاله فبشر لمن فرح يا شاعه الشرح والمثلث انه قد جاء مرة ثالثة بعد اية الله وافضل الراجحة
في دفع الاغلاط عن الملتزم الموانع زيدات في حاشيتة فوائد جديد تبارك من حج لان العلم
والفن منشئ يراكم فرائض حفظه الله تعالى عن شره والفتن وقد خص طبعه في طبع
المسوك المنشى نوال كشور وتم طبع جلده الثانية في الشهر الرابع من
شهور سنة العث ثمانمائة وست وعشرين من هجرة راس المرسلين المذاهب لشهر ربي
من شهور سنة العيسوية وهي العث وتسعمائة وثمان فالحمد لله رب العالمين

[illegible]

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۳	از مولوی محمد نور الدین - رسالہ خلافت المسائل - نماز روزے کے مسائل اور زکوٰۃ اور نکاح و طلاق و عتاق کے احکام اور خرید و فروخت و وکالت و ضمانت وغیرہ کے جو اذرعہ و جوائزی صورتیں اُردو میں بیان بیان کیا ہو مع حاشیہ مفیدہ از جناب مولوی امیر علی صاحب ترجمہ فتاویٰ عالمگیری دہلویہ مصنف تفسیر مواہب الرحمن - نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ اردو ہر جلد جلد یکمائی مطبوعہ نظامی کاغذ سفید - ہزار مسئلہ - شامل ہفت رسالہ (۱) ہزار مسئلہ (۲) مسائل ثانیہ (۳) صدقہ مسئلہ (۴) مناجات بدرگاہ باری تعالیٰ (۵) حلیہ شریف (۶) نور نامہ (۷) چل سائل مولفہ مولوی عبدالمدین عبدالسلام - تبلیغ الخافین - مسائل وینیہ - حیرت الفقہ - مسائل شکار فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری - جواب السائلین - بطور استفتاء - کنز الدقائق - اُردو ترجمہ از مولوی محمد سلطان خان - چل مسائل فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری - رسالہ تجنیس و تکفین بیت - از محمد عمر کتب اصول الفقہ عموی حسامی - از مولانا حسام الدین -	۳ پائے	رسالہ قاضی قطب - ذکر ایام امکان - کتب فقہ اُردو ہدایۃ الاسلام مصنف مولوی امانت اللہ صاحب خازی پوری - غایۃ الاوطار - ترجمہ اُردو و درختہ ترجمہ مولوی خرم علی و مولوی محمد حسن کامل چار جلدین کاغذ سفید - عین الہدایہ - ترجمہ کامل ہدایہ ہر جلد حامل المتن ترجمہ مولوی امیر علی صاحب مترجم فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کاغذ سفید ایضاً - کاغذ خانی - اور متفرق بھی فروخت کے لیے موجود ہیں - جلد اول - جلد دوم - جلد سوم - کاغذ سفید ایضاً - کاغذ خانی - جلد چارم - کاغذ سفید ایضاً - کاغذ خانی - راہ نجات ضروری مسائل نماز روزہ وغیرہ مفتاح الجنۃ از مولوی کرامت علی چوہدری حقیقۃ الصلوٰۃ مع رسالہ بے نازان - ترجمہ فتاویٰ عالمگیری - کامل ہر جلد مع مقدمہ یعنی جلد اول ترجمہ مولانا ہاشم و مابقی ہر جلد مع مقدمہ ترجمہ مولانا امیر علی کاغذ سفید و خانی - کشف الحاجات - ترجمہ اُردو مولانا بدینہ	۱۱ پائے	شرح سفر السعادت از مولانا عبدالحق دہلوی معروف - حج الحج - سبلی بہ غایت اشعار از ملا محمد شاہ - تذکرۃ الجمعۃ لبحکام مجاز مولوی عبدالسلام بدائع منظوم - مسائل فقہ نظم فارسی از ملا ناظم علی رحمہ - نام حق - مشہور و سری از شیخ شرف الدین بنخاری - مائے مسائل - سو مسائل از مولانا محمد رحمہ اللہ - شرح وقایہ فارسی - مع حاشیہ ملحق البحر از شاہ عبدالحق محدث دہلوی - مسائل المتقین - مرغوب علماء ولایت از مولوی الہ یار خان - فتاویٰ برہنہ - جامع ابواب فقہ از مفتی نصیر الدین - قدوری - مترجمہ مولانا ابوالقاسم - شرح فارسی مختصر وقایہ از عبدالرحمن جامی کنز فارسی - از مفتی نصیر الدین کرمانی محشی مع فرہنگ - مالا بدینہ - از قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ مع وصیت نامہ - شرح مختصر وقایہ کورمیری - از مولانا جلال الدین سمرقندی - رسالہ تبیین الانسان - در حلت و خیر جانوران -

تفصیل	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
حاشیہ التفتیح شرح حسامی سند لاه	چھ روپے	از ادیب علی الخجندیہ والسبیل - ذخیرہ	۴ روپے	شہنشاہ اکبر کی گزشتہ تاریخ اپنے
عبد الغفر بناری معروف دستاویز		احادیث از مولانا غلام محی		خزانہ کی منزلت کیجیے عجیب صنعت پر بالکل
توضیح تلخیص - از صدر الشریعہ و علامہ		کتاب حدیث فارسی		بے نقص اس عجیب بلاغت و سلاست پر تیار
نفاذانی مع کمال سہ حاشیہ از حسن چلی		اشعہ اللغات حامل المتن - شرح مشکوٰۃ		و خبر اور شرط و جزا کی اصطلاح بے نقص
وشیح الاسلام و ملا خسرو نہایت نایاب مجموعہ		از مولانا عبد الحق محمد دہلوی		فروع و قاریوں کا نام بے نقص روایات
مطبوعہ عید پوری ۱۹۹۵ء	چھ روپے	چار مجلدات میں پوری شرح مع ترجمہ	۱ روپے	کا ترجمہ بے نقص شہنشاہ ہند کا عزت کو یاد کیا
شرح مسلم الثبوت - از ملا بحر العلوم نہایت		کاغذ سفید و خانی		سبھا تھا و فیضی مصنف کا فخر زیبا و سیای پلما
تفصیل و معروف و مستند شرح -	۴ روپے	کتاب حدیث اردو		جیسا سنا تھا مطبع کی تمام کوشش سے نہایت
اصول الشاشی معنی مسلمی بھول کرانی	۴ روپے	مظاہر حق - ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح ترجمہ		تفصیل نسخہ ملا بسکودا ہر رقم خوشنویس نے
کتاب حدیث عربی		جناب مولانا محمد قطب الدین دہلوی رحمہ		لکھا بہت عمدہ چھاپا کاغذ سفید و خانی گندہ
تیسرے اصولی حدیث جامع الاصول		و مغفور کمال چار جلد میں ہر حال المتن		تفسیر جلالین مع کمالین تجلی جدید طبع
از شیخ عبدالرحمن بن علی بنی معروف -	چھ روپے	اول عبارت عربی حدیث کی بعد داسکا		دہلی کاغذ سفید و خانی -
جامع ترمذی - امام ابو یعلیٰ مہ صاحب		ترجمہ اردو میں کاغذ سفید گندہ -	۴ روپے	بیان فی اعراب القرآن مولف شیخ عبدالہ
میں سے معروف مع رسالہ اصول حدیث		ایضاً - کاغذ خانی و سفید محولی -	۱ روپے	بن حسین عکبری محدث مفسر بخوی متون
جرجانی و شامل ترمذی جدید -	چھ روپے	از اوسیل آخرت - مولانا عثمان بہادر ڈوہٹی		مستند اس فن کی کوئی کتاب ہند میں طبع
قسطانی - شہاب الدین قسطانی کا شرح		سید اولاد حسین صاحب فوسی سی - آئی -		مندی غلطی سے خلاصہ الکشاف تمام
صحیح البخاری مسلمی بارشاد اساری مؤلف		ای شلمٹ انطباق پر مشرق و ہند -	۱۲ روپے	درج ہو گیا جو ساتھ میں رسالہ فتح الجفر
بہ قسطانی دس مجلدات میں پوری شرح		تحفۃ الاختیار ترجمہ اردو و مشارق الانوار		مولانا ولی اللہ دہلوی کا لگا ہوا جو
خط نسخ کاغذ سفید و لایٹی گندہ -	۴ روپے	مترجمہ مولوی خرم علی - کاغذ سفید و خانی	۴ روپے	در را نظم - خواص و تاثیرات و سور قلم
سند ابی داؤد و ہر چار جلد کمال و جلد		ترجمہ جامع ترمذی - حامل المتن جلد اول		قرآنی مؤلف قاضی ابوالصری -
میں از امام سلیمان بن اشعث و نخل صحاح		مترجمہ مولوی فضل احمد انصاری لاہور کا		توریت - بزبان عربی ترجمہ بطور صل کے
معروف جدید الطبع -	چھ روپے	کاغذ سفید و خانی -	۴ روپے	اسکے نیچے فارسی ترجمہ موجود تھا اور اردو
سمن ابن ماجہ معنی مع شرح مفتاح الحیۃ		ایضاً جلد دوم - کاغذ سفید و خانی -	۴ روپے	ترجمہ بصر زو خطیر مطبع ہذا کی طرف سے
از مولانا شیخ محمد بن عبداللہ مطبوعہ غیر	۱ روپے	کتاب تفسیر عربی		اضافہ ہوا کاغذ سفید گندہ -
دلائل الخیرات - با ترجمہ فارسی و ہمار		تفسیر بے نقص فیضی - معنی بہ سلاطین الامام		فتح الجفر از حضرت شاہ ولی اللہ مطبوعہ غیر
نسبہ کہ خواص سار سے معروف -	۴ روپے	علم کے سر کا تاج - یہ جو کتاب خزانہ کبری		

To: www.al-mostafa.com